حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

www.katibewahi.com

از

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

نعیمی کتب خانہ

کتاب ہذا کے جملہ حقوق بحق نعیمی کتب خانہ محفوظ ہیں!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْاَکْبَرْ

کہ بنظیر رسالہ ہدایت کا قبالہ اہلسنّت کا ایمان امیر معاویہ رضؓ کی شان

دینی سپر

مسمّٰی بہ

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

پر

ایک نظر

جس میں صحابہ کبار اہلبیت اطہار کے درجات اور امیر معاویہؓ کے صحیح مناقب و حالات نہایت تحقیق سے بیان کئے گئے ہیں اور اس کے متعلق اولیاء کرام کا نہایت مدلّل فیصلہ بیان کیا گیا ہے

www.katibewahi.com

ناشر

نعیمی کتب خانہ

۱۵ الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ ۴۰ اُردو بازار، لاہور

جملہ حقوق بحق نعیمی کتب خانہ، محفوظ ہیں

نام کتاب	امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تصنیف	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
ناشر	نعیمی کتب خانہ لاہور
تعداد	گیارہ سو
اشاعت	جون 2010

www.katibewahi.com

فہرست

ایمان کی بنیاد حضور کی محبت پر ہے 5

حضور کی محبت صحابہ اور اہلبیت کی محبت سے حاصل ہوتی ہے 6

ایک صحابی کا انکار سارے صحابہ و اہلبیت کا انکار 7

امیر معاویہ کے بغض کا نتیجہ اللہ اور رسول کی عداوت ہے 9

امیر معاویہ کی عداوت حضرت علی کی عداوت ہے 11

شیعوں سے پہلے کس چیز پر بحث ہونا چاہئے 12

مقدمہ 13

صحابی کسے کہتے ہیں 13

کوئی ولی، عالم، غوث، قطب، صحابی کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتے 14

اب کوئی صحابہ کیوں نہیں بنتا 14

صحابہ کی تعداد انبیاء کی تعداد کی طرح ہے 14

درجات صحابہ کی نفیس ترتیب 15

خلفاء راشدین نام میں عمر میں کاموں میں حضور ﷺ کے مظہر ہیں 15

سارے صحابہ عادل ہیں کوئی فاسق نہیں 16

اگر صحابی فاسق ہوں تو قرآن مشتبہ ہوگا قرآن رب نے کتابی شکل میں کیوں نہ بھیجا اور حضور نے خود کیوں جمع نہ فرمایا 18

صحابہ کے سینے کینہ سے پاک تھے 19

حضرت عائشہ کے ساتھ علی کا سلوک بحالت جنگ حضرت عقیل امیر معاویہ کے مہمان رہے 21

حضرت علی کے مدح خوان کو امیر معاویہ کا انعام 21

صحابہ کی جنگوں میں بحث نہ کرو 22

اغراض خارجی 23

اب امیر معاویہ کو باغی کہنا جرم ہے 24

فضائل صحابہ کی آیات و حدیث کس صحابی کے حق میں کتنی آیات اتریں 24

فضائل صحابہ کی احادیث 29

اہلبیت اطہار 31

حضور کے ازواج اہلبیت ہیں 32

اہلبیت کے فضائل 36

آیات قرآنیہ 37

احادیث شریفہ 38

پہلا باب

امیر معاویہ کے حالات 40

www.katibewahi.com

امیر معاویہ کا حضور سے نسبی و سسرالی رشتہ 41

امیر معاویہ کی ولادت اور اسلام 41

امیر معاویہ مولفۃ القلوب میں سے نہیں 43

امیر معاویہ حاکم کیسے بنے 43

امیر معاویہ کی وفات 44

امیر معاویہ کی قابلیت و فضائل 45

امیر معاویہ کے خصوصی فضائل 47

کل کاتب وحی ۱۳ تھے 47

وتر تین رکعت ہیں 48

امیر معاویہ کے فضائل کی احادیث 48

کن صحابہ تابعین نے امیر معاویہ سے روایت کی 52

امیر معاویہ [illegible] 52

ہیں 53

سلطان اسلام اور خلیفہ راشد میں فرق 55

امیر معاویہ کی سخاوت 56

امیر معاویہ کے دل میں اہلبیت کی محبت و عظمت 58

امیر معاویہ کی کرامات 62

دوسرا باب

امیر معاویہ پر اعتراضات کے جوابات 64

قتل مومن کے احکام 66

بغض اہلبیت اور مخالفت میں فرق 69

امیر معاویہ کی وجہ مخالفت 72

امیر معاویہ کو قصاص عثمان کا کیا حق تھا حضرت عثمان کا شجرہ نسب 74

یزید کو ولی عہد بنانے کی بحث 75

امام حسین امیر معاویہ کی طرف سے گورنر مدینہ اور مختار حکومت رہے 79

یزید اور امیر معاویہ میں فرق 85

امیر معاویہ کو مرتد ماننے کا نتیجہ 86

یزید اور مروان کی پیدائش 91

خلافت راشدہ کی مدت 94

خاتمہ۔ ضروری ہدایات 95

سیدوں کے فضائل 99

صدیق اکبر سیدوں کے نانا ہیں 101

امام جعفر صادق کا نسب و حسب 101

حضور کے والدین حضور کے امتی ہیں 102

[illegible] محبت کا فرق 102

حضرت عائشہ کی خصوصیات 103

حضرت خدیجہ و فاطمہ زہراء کے خصوصیات 106

حضور کے والدین نے زندہ ہو کر حضور کی زیارت کی 107

تتمہ ۱۲۷، مجدد الف ثانی کا ارشاد 107

حضور غوث پاک کے ارشادات 108

امام اعظم کے اقوال پاک 113

داتا گنج بخش کے اقوال 116

مولانا روم کے ارشادات 117

119

www.katibewahi.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحَمدُ للّٰہ وَکفٰی وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِن المُصطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہِ البَررَۃ التَّقٰی۔

جاننا چاہیئے کہ ایمان کی بنیاد جس پر تمام عقائد و اعمال کی عمارت قائم ہو سکتی ہے وہ حضور سیّد عالم صلّے اللہ علیہ وسلّم کی عظمت و محبّت ہے حضور ہی کی عظمت و محبّت سے ربّ تعالیٰ کی ہیبت و جلال دل میں پیدا ہوتی ہے' اسی سے سارے پیغمبروں کی تعظیم و توقیر حاصل ہوتی ہے' اسی سے قرآن کریم کا وقار اسی سے اسلام کی عظمت دل میں جاگزین ہوتے ہیں۔ غرضیکہ جس دل میں حضور کی محبّت ہے اس میں ایمان ہے اور جو اس سے خالی ہُوا وہ ایمان سے بے بہرہ رہا قرآن کریم فرماتا ہے :-

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ (نساء)

تیرے رب کی قسم یہ اسوقت تک مومن نہیں ہو سکتے یہانتک کہ اپنے تمام جھگڑوں میں تمہیں اپنا حاکم بنائیں، پھر تمہارے فیصلہ میں اپنے دل میں تنگی نہ پائیں اور نیاز تسلیم کر دیں۔

حضور سیّد عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں :-

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

تم میں سے کوئی اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جبتک کہ میں اُسے اُسکے ماں باپ اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں

www.katibewahi.com

پھر یہ بھی خیال رہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محبّت اُس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتی جبتک کہ حضور کے تمام صحابہ کرام۔ اہلبیت اطہار بلکہ حضور سے ہر نسبت رکھنے والی چیز سے دلی محبّت نہ ہو اسلیئے رب العالمین نے اپنی پہچان اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ذریعہ سے اور حضور کی پہچان صحابہ کبار کے وسیلہ سے کرائی کہ ارشاد فرمایا:۔

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۝ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ۔ (فتح)

وہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسُول کو ہدایت اور سچّے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ انہیں تمام دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی گواہ ہے محمّد اللہ کے رسُول ہیں اور اُن کے تمام ساتھی کافروں پر سخت ہیں آپس میں ایک دُوسرے پر مہربان ہیں

www.katibewahi.com

معلوم ہوا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم آئینۂ خدا نما ہیں اور حضور کے اصحاب آئینۂ رسول نما خدا کو پہچاننا ہے تو حضور کو جانو اور مانو اور حضور کو جاننا اور ماننا ہے تو اُن کے انصار و مہاجرین کو مانو یہ بھی خیال رہے کہ جیسے ایک پیغمبر کا انکار سارے پیغمبروں کا انکار ہے، ربّ فرماتا ہے:۔

۱۔ كَذَّبَتْ عَادُ الْمُرْسَلِیْنَ — قوم عاد نے تمام نبیوں کو جھوٹا کہا۔

۲۔ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِیْنَ — حجر والوں نے سارے رسولوں کو جھٹلایا۔

۳۔ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِیْنَ۔ — قوم ثمود نے تمام پیغمبروں کو جھوٹا کہا

۴۔ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ الْمُرْسَلِیْنَ۔ — قوم نوح نے سارے رسولوں کو جھٹلایا

۵۔ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ الْمُرْسَلِیْنَ — قوم لوط نے سارے نبیوں کو جھوٹا کہا

دیکھو قوم عاد۔ قوم ثمود۔ قوم لوط۔ قوم نوح نے صرف اپنے اپنے ایک رسول کی تکذیب کی تھی مگر ربّ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہوں نے سارے پیغمبروں کا انکار کر دیا۔ معلوم ہوا کہ ایک پیغمبر کا انکار سارے رسولوں کا انکار ہے، اسی طرح ایک صحابی کا انکار اہلبیت اطہار میں سے ایک بزرگ سے سرتابی در پردہ تمام صحابہ کرام اور سارے اہلبیت کا انکار ہے۔

آج مشاہدہ ہو رہا ہے کہ جس دل میں صرف امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے عداوت پیدا ہوتی تو اس کا انجام یہ ہوا کہ آہستہ آہستہ اس میں اہلبیت اطہار اور صحابہ کرام تمام ہی کی نفرت پیدا ہو گئی اور سب پر زبان طعنہ دراز کرنے لگے۔ اس پر زمانہ ماضی و حال شاہد عدل ہے۔

خوارج

یہ لوگ اوّلاً علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لشکر کے سپاہی اور آپ کے جانثار تھے، آپ پر جان و مال قربان کرتے تھے جب حضرت علیؓ نے حضرت امیر معاویہؓ سے صلح فرمائی تو یہ لوگ بغض معاویہؓ کے جوش میں حضرت علیؓ سے متنفر ہو گئے اور کہنے لگے کہ علیؓ نے سخت غلطی کی کہ معاویہ جیسے دشمن سے صلح کر لی اور غیر خدا کو حکم قبول کر کے شرک کا ارتکاب کیا۔ آخر کار یہ بغض معاویہ والے لوگ ذوالفقار حیدری سے تہ تیغ ہوئے اُن کے خروج کی اصلی وجہ بغض معاویہ ہوئی۔

روافض

یہ مدعیان محبت اہلبیت بھی بغض امیر معاویہ کی بیماری میں گرفتار ہیں اور اس بیماری کا نتیجہ یہ ہے کہ ان میں سے اکثر حضرات اہلبیت اطہار سے در پردہ متنفر ہیں چنانچہ ان میں سے بعض بارہ اماموں کے ماننے پر اور بعض صرف چھ کے ماننے پر اور بعض صرف تین اماموں کے معتقد ہونے پر مجبور ہیں۔ ورنہ محبت اہلبیت کا تو تقاضا یہ تھا کہ حضور کے سارے اہلبیت پر ایمان لایا جائے اور حضور کے سارے اہل قرابت پر جان و مال قربان کیا جائے اور حضور کی تمام ازواج پاک اولاد پاک پر دل سے فدا ہوں یہ فہرست بنانا میرا

www.katibewahi.com

کہ ہم تو اہلبیت میں سے صرف بارہ کو یا چھ کو یا تین کو مانیں گے۔ باقی کو نہیں پتہ لگا کہ بغض معاویہ کی بیماری نے محبت اہلبیت کی جگہ دل میں چھوڑی ہی نہیں۔

ہم نے گذشتہ زمانہ میں شیعہ حضرات کو خود دیکھا تھا کہ ماتم میں حسنؓ حسینؓ دونوں حضرات کا نام لیتے تھے۔ لیکن موجودہ ماتم میں امام حسنؓ کا نام شریف اُڑا دیا گیا۔ فیض آباد کے ضلع میں صرف علی مولیٰ۔ حیدر مولیٰ کے نام پر ماتم ہوتا ہے اور پنجاب میں سینہ کوٹتے وقت یا حسین یا حسین کی صدا ہوتی ہے۔ آخر یہ کیوں؟ صرف اسلئے کہ حضرت امام حسنؓ نے امیر معاویہؓ سے صلح فرما کر اُن کے حق میں خلافت سے دستبرداری فرمائی تھی۔ بھلا کیسے ہو سکتا تھا کہ بغض معاویہؓ والے دل میں امام حسنؓ کی محبت کی گنجائش رہ جاتی بغض معاویہؓ کا یہ انجام ہے۔

آئیے ہم آپ کو اس بیماری والی جماعت کی آپس کی گفتگو سنائیں سنیئے اور عبرت حاصل کیجئے چند حضرات آپس میں امیر معاویہؓ کے متعلق اس طرح گفتگو کر رہے ہیں۔

www.katibewahi.com

پہلا شخص یار امیر معاویہؓ بڑے فاسق و ظالم تھے اہلبیت اطہار کے سخت دشمن تھے اُنہوں نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کیا اور ان کی وجہ سے ہزارہا مسلمانوں کا خون بہا۔ مسلمان عورتیں بیوہ ہوئیں۔ مسلمان بچے یتیم ہوئے۔ حضرت علیؓ کو ستایا اور جس نے علی کو ستایا اُس نے رسول کو ستایا اور جس نے رسول کو ستایا اُس نے رب کو دُکھ دیا۔ بھلا ایسا شخص کب سچا مسلمان ہو سکتا ہے۔ غضب ہے۔ کہ لوگ معاویہ کو بھی پرہیزگار مانتے ہیں۔

دوسرا شخص یار بات کہنے کی نہیں چھوٹا منہ بڑی بات ہے اہلبیت کو سب نے ہی جی بھر کر ستایا برسوں کے رضی اللہ عنہ نے ایسی حرکتیں کیں کہ توبہ بھلی۔ حضرت عائشہ صدیقہ۔ حضرت طلحہ۔ حضرت زبیر (عشرہ مبشرہ والے) اور جنگ جمل و حنین کے تمام وہ

لوگ جو حضرت عائشہ یا معاویہ کے ساتھی تھے۔ سب ہی اہلبیت کی عداوت سے بھرپور تھے سب نے ہی حضرت علیؓ کے خلاف نبرد آزمائی کی۔

تیسرا شخص یار میرا دل تو کہتا ہے کہ معاویہ جیسے فاسق و فاجر کے ہاتھ پر امام حسنؓ کو بھی بیعت نہ کرنا چاہیئے تھی۔ امام حسنؓ نے بڑی بزدلی دکھائی کہ معاویہ سے صرف صلح ہی نہ کی بلکہ اُن کے حق میں خلافت سے دست بردار ہو گئے۔ امام حسینؓ کی طرح مردِ میدان بن کر ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیئے تھا امام حسینؓ پر جان قربان کہ جان دے دی مگر ملعون یزید کی بیعت نہ کی۔ امام حسنؓ کو کم از کم اپنے والد ماجد حضرت علیؓ سے ہی سبق لینا چاہیئے تھا کہ دین کی حمایت اور خلافت کی حفاظت میں کسی نقصان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے امیر معاویہؓ اور حضرت عائشہؓ کا ہمت سے مقابلہ کیا امام حسنؓ نے کیوں ایسا نہ کیا۔

www.katibewahi.com

چوتھا شخص یار امام حسنؓ کے وقت امام حسینؓ کو کیا ہو گیا تھا۔ کہ وہ بھی خاموش رہے اور اپنے بھائی کو نہ سمجھایا نہ اُن سے قطع تعلق کیا۔ یہاں ہی امیر معاویہؓ کی امارت کا قلع قمع کر دیا ہوتا تو کربلا والا واقعہ ہی پیش نہ آتا نہ معلوم امام حسینؓ اس وقت کیوں خاموش رہے اور کربلا والی جرأت و ہمت امیر معاویہ کے مقابلہ میں کیوں نہ دکھائی۔ یار گومگو کا معاملہ ہے کچھ کہا نہ کہیں۔

پانچواں شخص یار بات دُور پہنچتی ہے کہنے کی ہمت نہیں پڑتی ورنہ اگر غور کیا جائے تو بڑی غلطی حضرت علیؓ سے ہی ہو گئی کہ اتنا لڑ بھڑ کر پھر معاویہؓ سے صلح کر لی اور خلافت کے دو ٹکڑے ہو جانے پر راضی ہو گئے۔ تمام مصیبتوں کی جڑ تو حضرت علیؓ کی یہ صلح ہے بڑی غلطی اس صلح میں ہوئی ساری ذمہ داری حضرت علیؓ پر ہے، وہ

اللہ کے شیر تھے معاویہؓ کی امارت کی جڑ کاٹ کر رکھ دی ہوتی تاکہ آئندہ یہ واقعات ہی رُونما نہ ہوتے۔

چھٹا شخص

یار اگر سچی پوچھو تو ان تمام فتنوں کی جڑ حضرت عمرؓ نے قائم کی کہ معاویہؓ کو اپنے زمانۂ خلافت میں شام کا گورنر مقرر کر گئے اگر یہ گورنری معاویہؓ کو نہ ملتی تو آئندہ اُن کے دل میں خلیفہ بننے کا شوق نہ پیدا ہوتا۔ ان تمام فتنوں کی جڑ حضرت عمرؓ کی قائم کی ہوئی ہے۔

ساتواں شخص

یار ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو غیب کا علم دیا ہے تو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ہی معاویہ جیسے دشمن اہلبیت کو اپنی بارگاہ میں باریاب کیوں ہونے دیا کہ اُنہیں اپنا کاتبِ وحی مقرر کیا۔ معاویہؓ کی بہن امّ حبیبہ سے نکاح کر کے معاویہؓ کو اپنا سالا بننے کا موقعہ دیا پھر اُن کے فضائل بیان کر کے معاویہؓ میں ہٹ اور جرأت پیدا کی۔ ضرور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے بھی اس معاملہ میں لغزش واقع ہوئی۔ حضرت آدمؑ کا گندم کھانا۔ حضورؐ کا امیر معاویہؓ کو باریاب کرنا بڑی خرابیوں کا باعث ہُوا۔ (نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ)۔

آٹھواں شخص

یار میری سمجھ میں نہیں آتا کہ قرآن تو حضورؐ کے صحابہؓ کی تعریف یُوں کرتا ہے کہ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کہ وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں ایک دُوسرے پر مہربان۔ مگر جب ان تمام جنگجو صحابہ کی تواریخ دیکھی جائے تو وہ آپس میں ایک دُوسرے کے خون کے پیاسے لڑ بھڑ کر ہزاروں کو موت کی گھاٹ اُتارنے والے ہیں یا تو قرآن کی یہ آیت درست نہیں کسی نے ملاوٹ کر دی ہے اور یا ان تمام جنگِ جمل یا صفین والوں میں کوئی بھی صحابی نہیں ان کی لڑائیاں ہمارے

www.katibewahi.com

اسلام پر ایک بدنما داغ ہے۔"

یہ اُن لوگوں کی گفتگو ہے جو اپنے کو صحیح العقیدہ، راسخ الاعتقاد سچا اور پکا مسلمان سمجھ کر امیر معاویہؓ سے متنفر ہیں۔ غور کرو کہ امیر معاویہؓ کے بغض کی بیماری کس طرح ایمان کا خاتمہ کر دیتی ہے کہ اگر اس میں زیادہ بحث کی جائے تو پھر نہ صحابہ طعن سے بچتے ہیں نہ اہلبیت۔ بلکہ پھر نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت دل میں رہتی ہے نہ قرآن کریم کا وقار۔

فی زمانہ بہت سے سُنّی کہلانے والے بزرگ بغض معاویہ کی بیماری میں گرفتار ہیں اہلِ دل حضرات اس حالت پر خون کے آنسو روتے ہیں اس نازک حالت کو دیکھتے ہوئے مجھے میرے محترم بزرگ حضرت سیّد پیر محمد معصوم شاہ صاحب قادری ساکن سادہ چک ضلع گجرات نے فرمائش کی کہ کوئی رسالہ ایسا تحریر کرو۔ جس میں اس بیماری کا مکمّل علاج ہو جس سے مسلمانوں کے دل صحابہ کرام اور اہلبیت عظام کی محبّت سے بھرپور ہو جائیں، اور لوگوں کے دلوں میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی محبّت و عظمت قائم ہو۔ اُن کی طرف دل مائل ہوں اور ان صحابی رسول کا وقار دلوں میں قائم ہو۔ میں نے اُن کے اس جذبہ کی قدر کرتے ہوئے اس رسالہ کی طرف توجّہ کی۔

خیال رہے کہ اس رسالہ میں اُن سُنّی حضرات سے خطاب ہے جو کچھ غلط فہمیوں کی بنا پر امیر معاویہؓ سے بددل ہیں، اُن کی عظمت کے انکاری ہیں۔ شیعہ حضرات سے اس مسئلہ پر گفتگو کرنا ایسے ہی بیکار ہے جیسے غیر مسلم سے نماز وضو کے مسائل پر مناظرہ کرنا اُس سے تو پہلے حقانیت اسلام پر گفتگو کرنا چاہیئے۔ اسی طرح شیعہ حضرات سے پہلے اس پر گفتگو کی جائے کہ آیا قرآن کریم اللہ کی کتاب ہے یا نہیں اگر ہے تو محفوظ ہے

www.katibewahi.com

یا توریت وانجیل کی طرح اس میں بھی تحریف ہو چکی۔ نیز خلافت صدیقی وفاروقی برحق ہے یا نہیں حضرت امیر معاویہؓ کا معاملہ تو بہت بعد کا ہے۔ اُن سے پہلے تو حقانیت قرآن اور حقانیت خلفاء راشدین اور تمام اہل بیت کی حقانیت کا اقرار کرایا جائے۔

اس رسالہ کا وہ ہی طریقہ ہوگا جو جاء الحق وسلطنت مصطفےٰ وغیرہ کتب کا ہے۔ یعنی اس میں ایک مقدمہ ہوگا اور دو باب، مقدمہ میں صحابہ کرام اور اہلبیت کرام کی حقانیت اور ان کے فضائل بیان ہوں گے اور پہلے باب میں امیر معاویہؓ کے فضائل ومراتب، دوسرے باب میں اُن پر اعتراضات اور اُن کے جوابات مذکور ہوں گے۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ نظر انصاف سے اس رسالہ کو بغور مطالعہ فرماویں۔ اور حق قبول کرنے میں تامل نہ کریں اور مجھ فقیر بے نوا کے لئے دُعا کریں کہ ربّ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب صلے اللہ علیہ وسلّم کی سچّی غلامی نصیب کرے اور اُن کے تمام صحابہ کرام اہلبیت اطہار کی سچّی محبّت نصیب کرے اور حضور کے اُن جاں نثاروں کے غلاموں میں حشر نصیب فرمائے۔

جو کوئی اس رسالہ سے فائدہ اُٹھائے وُہ مجھے اپنی دُعائے خیر میں یاد رکھے وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَ نُوْرِ عَرْشِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اٰمِیْنَ بِرَحْمَتِہٖ وَھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۝

احمد یار خاں

خطیب جامع چوک پاکستان گجرات

۲۱ رجب المرجّب سنہ ۱۳۷۵ھ دوشنبہ مبارک

www.katibewahi.com

اس رسالہ کی تصنیف میں حسب ذیل کتب سے امداد لی گئی ہے: قرآن کریم۔ ترمذی شریف۔ بخاری شریف۔ مشکوٰۃ شریف۔ مرقاۃ۔ اشعۃ اللمعات۔ صواعق محرقہ۔ تطہیر الجنان وغیرہ۔ آخر میں ایک خاتمہ شامل کیا گیا ہے جس میں چند ضروری ہدایات اور حضرت مجدد الف ثانی سرہندی و حضور غوث الثقلین بغدادی رضی اللہ عنہما کے اقوال طیبہ و طاہرہ ہیں۔

مقدمہ

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بھی ہیں اور حضور کے نسبی و سسرالی رشتہ دار بھی جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا اس لئے اس مقدمہ میں صحابی اور اہل بیت کے متعلق کچھ ضروری باتیں عرض کی جاتی ہیں پہلے ان کو ملاحظہ کر لیا جائے پھر اصل کتاب ملاحظہ فرمائی جائے تاکہ پورا پورا فائدہ ہو۔

www.katibewahi.com

صحابی

نمبر ۱: صحابی وہ خوش نصیب مومن ہیں جنہوں نے ایمان و ہوش کی حالت میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نظر دیکھا یا انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی پھر اُن کو ایمان پر خاتمہ بھی نصیب ہوا لہٰذا حضرت ابراہیم و طیب و طاہر فرزندان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو بچپن ہی میں وفات پا گئے صحابی نہیں کیونکہ انہوں نے شیر خوارگی میں حضور کو دیکھا جب کہ ہوش نہیں ہوتا۔ اور سیدنا عبداللہ ابن ام مکتوم نابینا صحابی ہیں کیونکہ وہ بزرگ اگرچہ نابینا ہونے کی وجہ سے حضور کو دیکھ نہ سکے۔ مگر اُس صحبت پاک

میں تو حاضر ہوئے اور جو لوگ کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد مرتد ہو کر مرے جیسے مسیلمہ کذّاب پر ایمان لے آنیوالے۔ وہ صحابی نہیں کیونکہ صحابیت میں ایمان پر خاتمہ ہونے کی شرط ہے، البتہ وہ لوگ جو مُرتد ہو کر پھر ایمان لے آئے جیسے اشعث ابن قیس یا زمانۂ صدیقی میں زکوٰۃ کے منکر جو بعد میں تائب ہو گئے وہ اکثر علماء کے نزدیک صحابی ہیں۔ (از مرقات واشعۃ اللمعات وغیرہ)

نمبر ۲: اسلام میں صحابیت سب سے بڑا درجہ ہے پیغمبر کے بعد صحابی ہی اعلیٰ رُتبہ والے ہیں۔ تمام دُنیا کے اولیاء۔ اقطاب۔ ابدال۔ غوث صحابی کی گرد کو نہیں پہنچ سکتے اور کیوں نہ ہو کہ صحابی صحبت یافتہ جناب مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء ہیں۔ اس کے مکمّل دلائل عنقریب بیان ہوں گے۔

یوں سمجھو کہ جہاد کرنیوالا غازی ہے قرآن پڑھنے والا قاری۔ نماز پڑھنے والا نمازی، اسلامی فیصلے کرنیوالا قاضی کعبہ کو دیکھنے والا حاجی مگر چہرہ پاک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنے والا مومن صحابی ہے۔ حضور کے بعد مسلمانوں میں حاجی۔ غازی۔ نمازی۔ قاضی سب ہو سکتے ہیں مگر صحابی کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سب کچھ دے گئے مگر اپنا دیدار ساتھ لے گئے۔

نمبر ۳: کل صحابہ کرام ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں یعنی انبیاء کی تعداد کے برابر پھر جیسے انبیاء کرام مختلف درجے والے ہیں ایسے ہی صحابہ کرام مختلف مرتبہ والے، ربّ تعالیٰ انبیاء کرام کے بارے میں فرماتا ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (بقر)	یہ پیغمبر بزرگی دی ہم نے اُن کے بعض کو بعض پر اُن میں سے بعض وُہ ہیں جن سے رب نے کلام کیا اور بعضوں کو درجوں بلند کیا۔

www.katibewahi.com

اِدھر صحابہ کرام کے متعلق ارشاد باری ہوتا ہے :-

لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَۃً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی ۔ (حدید)

تم میں سے وہ لوگ جو فتح مکہ سے پہلے صدقہ وجہاد کر چکے برابر نہیں یہ بڑے درجہ والے ہیں اُن سے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد صدقات دیئے اور جہاد کئے اور اللہ نے ان سب سے جنّت کا وعدہ فرمالیا۔

پھر جیسے سارے فرشتوں میں چار سردار اور سارے نبیوں میں چار پیغمبر بڑی ہی شان والے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السّلام، داؤد علیہ السّلام، عیسیٰ علیہ السّلام اور حضور محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم ایسے ہی تمام صحابہ کرام میں چار صحابہ بہت ہی اعلیٰ شان والے یعنی خلفائے راشدین ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی حیدر کرار رضوان اللہ علیہم اجمعین، پھر عشرہ مبشرہ، پھر عام اہل بدر، پھر عام اہل احد، پھر تمام بیعت الرضوان والے، پھر بیعت عقبہ والے پھر سابقین یعنی وہ حضرات جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی پھر فتح مکہ کے دن یا اُس کے بعد ایمان لانے والے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

www.katibewahi.com

نمبر ۴ : خلفائے راشدین کے فضائل شمار سے باہر ہیں۔ اُن لوگوں کے ناموں کو ربّ تعالیٰ اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے وُہ قرب حاصل ہے کہ سبحان اللہ لا الٰہ الّا اللہ کے حرف بارہ ہیں، اسی طرح محمد رسول اللہ۔ ابوبکر الصدیق۔ عمر ابن الخطاب۔ عثمان ابن عفان علی ابن ابی طالب تمام میں بارہ بارہ حرف ہی ہیں۔ حضور نے فرمایا خیر القرون قرنی یعنی تمام زمانوں میں میرا زمانہ زیادہ بہتر ہے۔ قرنی میں ق صدیق اکبر کی۔ ر عمر کی۔ ن عثمان کی۔ ی علی کی طرف اشارہ ہے گویا ان بزرگوں کا زمانہ حضور ہی کا زمانہ ہے نیز نبی کریم صلّی اللہ

علیہ وسلّم کی عمر شریف ۶۳ سال ہُوئی اسی طرح ان تمام خلفاء اربعہ میں سے ہر ایک کی عمر شریف ۶۳ سال ہی ہوئی سوائے حضرت عثمان کے۔

نمبر ۵ : جیسے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے ہر پیغمبر نبی اور تمام دنیا سے اعلیٰ ہیں اس نبوت کی صفت میں تمام یکساں ہیں مگر بعض پیغمبروں کے کچھ خصوصی صفات قرآن یا حدیث میں بیان ہوئے بعض کے صرف نام آئے اور اکثر وہ ہیں جن کے نام سے بھی دنیا واقف نہیں مگر ایمان سارے نبیوں پر ہے۔ کسی کی توہین کرنا کفر ہے۔ اسی طرح تمام صحابہ وصف صحابیت میں برابر ہیں مگر پھر اُن میں سے بعض بزرگوں کے خصوصی فضائل قرآن یا حدیث میں وارد ہُوئے اور کچھ بزرگوں کے صرف نام ہی معلوم ہو سکے اور اکثر کے نام شریف کی بھی خبر نہیں مگر صحابیت میں سب یکساں ہیں، سب کی تعظیم و توقیر واجب ہے کسی صحابی کی گستاخی سخت محرومی کا باعث ہے جس پر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ وارد ہیں۔

www.katibewahi.com

نمبر ۶ : کوئی صحابی فاسق یا فاجر نہیں۔ سارے صحابہ متقی پرہیزگار ہیں یعنی اوّلاً تو اُن سے گناہ سرزد نہیں ہوتے اور اگر سرزد ہو جائیں تو رب تعالیٰ اُنہیں توبہ کی توفیق عطا فرماتا ہے اور وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں یا رسُولَ اللہ مجھے پاک فرما دو۔ صحابیت اور فسق جمع نہیں ہو سکتے۔ جیسے اندھیرا اور اُجالا جمع نہیں ہو سکتے۔ جس طرح سارے نبی گناہ سے معصوم ویسے ہی سارے صحابہ فسق سے مامون و محفوظ ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم نے اُن سب کے عادل متقی پرہیزگار ہونے کی گواہی دی اور اُن سے وعدہ فرمایا مغفرت و جنّت کا ربّ فرماتا ہے :

(۱) وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ | اللہ نے پرہیزگاری کا کلمہ اُن سے لازم

كَانُوْا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا۔

کر دیا۔ اور وہ اس کے مستحق تھے۔

(۲) اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی۔

جو لوگ اپنی آوازیں اللہ کے رسول کے حضور میں پست رکھتے ہیں یہ ہی وہ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کیلئے پرکھ لیا۔

(۳) اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ۝

یہ اُن الزاموں سے بری ہیں جو لوگ کہتے ہیں ان کیلئے بخشش ہے اور اچھی روزی۔

(۴) وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی۔

اور سارے صحابہ سے اللہ نے جنت کا وعدہ فرمایا

(۵) اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ۔

یہ صحابہ سب سچے ہیں۔

(۶) رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔

اللہ ان سے راضی یہ اللہ سے راضی ہیں۔

(۷) وَكَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ۔

اللہ نے تمہارے دلوں میں کفر فسق اور گناہوں سے نفرت ڈال دی۔

www.katibewahi.com

یہ صفات فاسقوں کے نہیں ہو سکتے بہر حال سارے نبی معصوم اور سارے صحابہ فسق سے محفوظ ہیں بلکہ رب نے گناہوں سے اُن کے دلوں میں ایسی گھن رکھی جیسے ہمارے دلوں میں گندیوں پلیدیوں سے۔

نمبر ۸: تاریخی واقعات ۹۵ فیصدی غلط اور بکواس ہیں تاریخ اپنے مصنف کی آئینہ دار ہوتی ہے ان میں روافض اور خوارج کی آمیزشیں بہت زیادہ ہیں جو تاریخی واقعہ کسی صحابی کا فسق ثابت کرے وہ مردود ہے۔ کیونکہ قرآن انہیں عادل متقی فرما رہا ہے قرآن سچا ہے اور تاریخ جھوٹی مورخ یا محدث یا راوی کی غلطی مان لینا آسان ہے مگر

صحابی کا فسق ماننا مشکل ہے کیونکہ اُسے فاسق ماننے سے قرآن کی تکذیب لازم آئے گی۔

نمبر ۹ : صحابی کو فاسق ماننے سے نہ قرآن صحیح رہ سکتا ہے نہ کوئی حدیث قابلِ اعتماد غرضکہ تمام دین درہم برہم ہو جائے گا کیونکہ رب کریم قرآن کے بارے میں فرماتا ہے۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝	اس کتاب میں کوئی شک نہیں پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے۔

اور ظاہر ہے کہ قرآن جب ہی شک اور تردّد سے پاک وصاف مانا جا سکتا ہے جبکہ حضرت جبریل علیہ السّلام پر کسی قسم کا شبہ نہ ہو وہ امین ہوں کہ جیسا ربّ سے لیں ویسا ہی بغیر فرق کئے حضور تک پہنچا دیں پھر نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم بالکل سچّے امین ہوں کہ جیسا حضرت جبریل سے قرآن لیں ویسا ہی صحابہ تک پہنچا دیں پھر سارے صحابہ بالکل عادل ثقہ متّقی دیانت دار پرہیزگار ہوں کہ جیسا حضور سے قرآن لیں بلا فرق اور بلا کمی بیشی امّت تک پہنچا دیں تو قرآن کی حقانیت کے لئے جیسے حضرت جبریلؑ اور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا امین، سچّا، پاک باز، پرہیزگار ماننا ضروری ہے ایسے ہی صحابہ کو عادل۔ ثقہ۔ امین ماننا لازم ہے کیونکہ اگر یہ حضرات فاسق وفاجر ہوں تو پھر قرآن کا اعتبار نہ رہے گا۔ کیونکہ احتمال یہ ہوگا کہ شاید صحابہ نے اپنی طرف سے قرآن میں خلط ملط یا تبدیلی کر دی ہو۔

مثلاً اگر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر فسق وفجور کا شبہ کیا جائے تو امیر معاویہؓ کاتب وحی تھے لہٰذا شبہ ہوگا کہ نہ معلوم انہوں نے درست کتابت کی یا غلط اسی طرح جس صحابی کو فاسق کہا جائے گا تو قرآن کی وہی آیت مشکوک ہو جائے گی جو اُن صحابی سے حاصل ہوئی۔ غرضکہ صحابہ کرام کے مومن، صادق، امین، عادل، ثقہ ہونے پر قرآن کی حقانیت موقوف ہے۔

www.katibewahi.com

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم پڑھا ہُوا اُتارا توریت وانجیل کی طرح کتابی شکل میں نہ بھیجا اور نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے بھی قرآن کو کتابی شکل میں جمع نہ فرمایا۔ بلکہ آیات قرآنیہ کو صحابہ کرام کے پاس منتشر حالت میں چھوڑا۔ پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کرام کی مدد سے جمع فرمایا تاکہ سارے مسلمان حقانیت قرآن کے سلسلہ میں صحابہ کرام کو پرہیزگار، متقی اور مومن ماننے پر مجبور ہوں۔

یہ تو قرآن کا حال تھا۔ اب رہی حدیث تو ظاہر ہے کہ تمام احادیث کی حقانیت کا دارو مدار صحابہ کرام کی حقانیت پر ہے کہ ہم نے جو احادیث سنیں وہ صحابہ کرام کے ذریعہ سے سنیں۔ اگر یہ حضرات فاسق ہوں تو کوئی حدیث قابلِ اعتبار نہیں۔ کیونکہ فاسق کی بات کا اعتبار نہیں۔ اب کہیئے کہ صحابہ کو فاسق مان کر آپ کیسے مسلمان رہ سکتے ہیں۔ اگر ریل کا پہلا ڈبہ جو انجن سے متصل ہوتا ہے انجن سے کٹ کر گر جائے تو پچھلے ڈبے کیسے سلامت رہ سکتے ہیں۔ صحابہ کرام تو اسلام کا اگلا ڈبہ ہیں جو نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم سے بلا واسطہ وابستہ ہیں۔ اگر اُن کا ایمان درست نہیں تو پھر قیامت تک کسی مسلمان کا ایمان درست نہیں ہو سکتا۔

www.katibewahi.com

نمبر ۱۱: صحابہ کرام کے سینہ آپس کے کینہ بُغض وحسد سے بالکل پاک وصاف تھے کیونکہ قرآنِ کریم اُن کے متعلق اس طرح صفائی بیان فرما رہا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ۔	اور وُہ جو رسول اللہ کے ساتھی ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں ایک دُوسرے پر رحم وکرم والے۔

جب ربّ تعالیٰ اُن کے متعلق اعلان فرما رہا ہے کہ وُہ آپس میں ایک دُوسرے پر

مہربان ہیں تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وُہ ایک دُوسرے کے دشمن ہوں۔ صحابہ کرام کی تمام جنگیں اللہ کے لئے تھیں نفس کے لئے نہ تھیں۔ اُن میں سے بعض کو غلط فہمی ہوئی تھی۔ بعض بالکل حق پر تھے مگر جن سے جو غلطی ہوئی وہ اجتہادی تھی جو شرعاً حرام نہیں اس کا کھلا ہُوا ثبوت ان امور سے ملتا ہے:

(۱) امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جنگ جمل میں شکست دی اور جب حضرت عائشہ کا اُونٹ جس پر آپ سوار تھیں گرا دیا گیا تو انہیں گرفتار نہ کیا بلکہ نہایت احترام و عزّت کے ساتھ والدہ محترمہ کا سا ادب فرماتے ہُوئے مدینہ منوّرہ واپس پہنچا دیا نہ اُن کے مال پر قبضہ کیا نہ اُن کے کسی سپاہی پر کوئی سختی فرمائی۔ جب خوارج نے آپ پر اعتراض کیا کہ آپ نے دشمن پر قبضہ پا کر اُسے چھوڑ کیوں دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ عائشہ ہمارے لئے بحکم قرآن ماں ہیں رب فرماتا ہے

وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ | نبی کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں

اور ماں قرآنی حکم سے بیٹے پر حرام ہے اور لونڈی مولی پر حلال ہوتی ہے۔ قرآن پاک میں ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ | تم پر تمہاری مائیں حرام کی گئیں۔

اگر تم حضرت عائشہ کو ماں نہیں مانتے تو کافر اور اگر انہیں ماں جان کر اُن کو لونڈی بنا کر رکھنا جائز مانتے ہو تو کافر (صواعق محرقہ) بتاؤ اگر یہ جنگ نفسانی ہوتی اور امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے سینے میں عائشہ صدیقہؓ کا کینہ ہوتا تو اس وقت تلوار کے ایک ہی وار میں کام پار تھا، یہ تلوار کیوں نہ چلی کیسے چلتی حق پر جنگ تھی نفس پر نہ تھی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

www.katibewahi.com

(ب) علی مرتضیٰ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما میں عین جنگ کے زمانہ میں حضرت عقیل ابن ابی طالب رضؓ یعنی علی مرتضیٰ کے بھائی امیر معاویہؓ کے ہاں پہنچ گئے۔ امیر معاویہؓ نے اُن کا بہت ادب و احترام کیا ایک لاکھ روپیہ نذرانہ پیش کیا اور ایک لاکھ روپیہ سالانہ اُن کا وظیفہ مقرر کیا۔ اس دوران میں حضرت عقیل فرمادیا کرتے تھے کہ دین علی کی طرف ہے (صواعق محرقہ) کہیئے اگر نفسانی جنگ تھی تو یہ برتاؤ کیسے؟

(ج) امیر معاویہؓ کے سامنے ایک شاعر نے حضرت علیؓ کی تعریف میں قصیدہ پڑھا جس میں حضرت علیؓ کی بیحد تعریف فرمائی امیر معاویہ ہر شعر پر جھوم جھوم کر فرماتے تھے کہ واقعی علیؓ ایسے ہی ہیں اور قصیدے کے ختم پر شاعر کو امیر معاویہؓ نے سات ہزار اشرفی انعام دیا۔ کسی نے پوچھا کہ اے امیر جب آپ حضرت علیؓ کے ایسے معتقد ہیں تو پھر اُن سے جنگ کیوں کر رہے ہیں۔ جواب دیا الملک عقیم یعنی یہ مذہبی جنگ نہیں۔ مُلکی معاملات کی جنگ ہے یعنی خون حضرت عثمان کی (کتاب النابہہ)

(د) ایک دفعہ حضرت امام حسنؓ کی امیر معاویہؓ سے ملاقات ہوئی تو امیر معاویہؓ نے امام حسنؓ سے عرض کیا کہ آج میں آپ کو ایسا نذرانہ پیش کرنا چاہتا ہوں جو آج تک کسی نے کسی کو نہ دیا ہو۔ یہ کہہ کر چار لاکھ روپیہ نذر پیش کی جو امام حسنؓ نے قبول فرمائی (کتاب النابہہ) انشاء اللہ یہ پوری بحث آگے آئے گی۔ بہرحال قرآن شریف کی وہ آیت پڑھو اور یہ واقعات دیکھو تو یقین ہوگا کہ اُن کی لڑائیاں نفسانی نہ تھیں اللہ کے لئے تھیں ؎

رہِ حق میں تھی دوڑ اور بھاگ اُنکی	شریعت کے قبضہ میں تھی باگ اُن کی
جہاں کر دیا گرم گرما گئے وُہ!	جہاں کر دیا نرم نرما گئے وُہ

www.katibewahi.com

لہٰذا جو تاریخ جو روایت یہ بتائے کہ اُن حضرات کے دلوں میں ایک دُوسرے کا حسد تھا یا ایک دُوسرے کو گالیاں دیتے تھے یا اُن کے سینے کینے سے بھرے ہُوئے تھے وہ تاریخ جھوٹی ہے وہ روایت غلط وہ راوی غلط گو ہے کیونکہ قرآن کے خلاف ہے، قرآن اُنہیں ایک دُوسرے پر رحیم وکریم فرما رہا ہے۔ غرضکہ قرآن سچّا ہے اور اُس کے مقابل تمام روایات تاریخی واقعات جو قرآن کو جھُوٹا کریں وہ سب غلط ہیں۔

لطیفہ: ایک سُنی اور شیعہ کا مناظرہ ہُوا سُنّی نے شیعہ سے سوال کیا کہ ابوبکر صدیق رضؓ اور عمر فاروق رضؓ تمہارے نزدیک اب عذاب میں ہیں یا راحت میں۔ شیعہ نے کہا عذاب میں سنّی نے پُوچھا کہ رب فرما رہا ہے۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔	اللہ اُنہیں عذاب نہ دے گا حالانکہ اُن میں آپ ہیں

www.katibewahi.com

جب نبی کا موجود ہونا عذاب نہیں آنے دیتا تو وہ دونوں آغوش مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم میں سو رہے ہیں اور حضورؐ اُن کے ساتھ ہیں پھر عذاب کیسے آگیا نیز یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اُس سبز گنبد میں جہاں ستّر ہزار فرشتہ ہر وقت صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں دوزخ کی آگ پہنچے۔ اگر صدیق وفاروق پر (پناہ بخدا) عذاب قبر ہو رہا ہے تو لازم آئے گا کہ حضورؐ کا گنبد خضرا شریف معاذ اللہ آگ سے بھرا ہوا اس پر شیعہ کو خاموش ہونا پڑا۔

نمبر ۱۱: نہایت ضروری اور اشد لازم یہ ہے کہ صحابہ کرام کی آپس کی جنگوں کے متعلّق ہم کچھ رائے زنی نہ کریں۔ نہ اُن میں سے کسی کو بُرا سمجھیں۔ سب کو سچّا پکّا پرہیزگار یقین کریں اور اگر ضرورتاً اس کے متعلق گفتگو کرنا پڑ جائے تو خیال رکھو کہ حضرت امیرالمومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے وقت میں خلیفہ برحق تھے اُن کے مقابل آنے

والے تمام صحابہ کرام غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے اور آپ کے مقابل بغاوت کر بیٹھے جن میں سے بعض حضرات اپنی غلطی پر مطلع ہو کر بعد میں تائب ہو گئے جیسے ام المومنین عائشہ صدیقہ اور اُس سرکار کے ساتھی اور بعض حضرات آخر تک اپنی غلطی سے مطلع نہ ہو سکے۔ جیسے امیر معاویہؓ اور اُن کے ساتھی مگر ان کی جنگ غلط فہمی کی جنگ تھی۔

باغی و خارجی

باغی وہ مسلمانوں کی جماعت ہے جو خلیفہ برحق کے مقابل آجائے کسی غلط فہمی کی بنا پر نہ کہ نفسانی وجہ سے۔ خارجی وہ لوگ ہیں جو خلیفۃ المسلمین کی اطاعت سے فتنہ و فساد پھیلانے کے لئے نکل جائیں۔ ان دونوں کے احکام جداگانہ ہیں باغیوں کے متعلق قرآن کریم میں ارشاد ہوا۔

وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا

(حجرات)

اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں پس اگر ایک گروہ دوسرے پر بغاوت کرے تو بغاوت کرنے والوں سے جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آویں۔ پھر اگر لوٹ آویں تو اُن کی صلح کرا دو۔

www.katibewahi.com

غرضکہ باغی کو فاسق فاجر وغیرہ نہیں کہہ سکتے اُنہیں قرآن کریم نے مومن فرمایا نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے امام حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ میرا بیٹا سیّد ہے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرا دے گا اور ایسا ہی ہوا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہؓ سے صلح فرما کر ہزارہا مسلمانوں کا خون بچا لیا۔

خارجی بے دین فاسق فتنہ انگیز شر پسند ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر خروج کرنے

والوں کے متعلق حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ	دین سے اَیسے نکل جاویں گے جیسے تیر شکار سے۔

غرضکہ باغی اور خارجی میں زمین و آسمان کا فرق ہے، یہ فرق ضرور خیال میں رہنا چاہیئے۔ نہروانی لوگ خوارج تھے اور حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اور اُن کے ساتھیوں سے غلط فہمی کی بنا پر بغاوت واقع ہوئی۔

پھر جب امام حسنؓ نے جناب امیر معاویہؓ سے صُلح کر لی تب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ امیر المومنین برحق ہوئے یہ ہی مذہب اہلِ سنّت ہے۔

بہر حال جب بھی کسی صحابی کا ذکر ہو تو خیر سے ہو اُن کی عظمت و احترام کا خیال رہے نیز اب چونکہ ہماری اردو اصطلاح میں لفظ باغی بے ادبی کا لفظ مانا جاتا ہے اس لیئے

www.katibewahi.com

اب حضرت امیر معاویہؓ یا اُن کی جماعت یا کسی صحابی پر یہ لفظ نہ بولا جائے کیونکہ ہماری اصطلاح میں باغی غدّار اور ملک و قوم کے دُشمن کو کہا جاتا ہے اصطلاح بدل جانے سے حکم بدل جاتا ہے۔

فضائل صحابہ کی آیات و احادیث

فضائلِ صحابہ کرام میں آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ بہت کثرت سے وارد ہوئی ہیں یہ آیات و احادیث دو قسم کی ہیں۔ ایک تو وُہ جو کسی خاص صحابی کے حق میں وارد ہوئیں جیسے کہ خلافت صدیقی کے بارے میں ۴ آیات صدیق اکبر کے فضائل میں بارہ آیات فضائل عمر فاروق میں ۴ آیات۔ حضرت علی مرتضیٰ و حسنین کریمین و فاطمۃ زہرا و حضرت فضہ کے فضائل میں سورہ دہر کی پندرہ آیات۔ حضورؐ کی ازواج پاک کے فضائل میں سورۂ احزاب کی۔

آیات۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل وعصمت وعفت میں سورہ نور کی ۱۹ آیات وغیرہ اگر ہم کو اس رسالہ کی طوالت کا اندیشہ نہ ہوتا تو وہ تمام آیات تفصیل دار مع تفسیر کے لکھتے، اب جس کو شوق ہو وہ ہماری فہرست القرآن کا مطالعہ کرے۔

دُوسری قسم کی وہ آیات واحادیث جو عام صحابہ کرام کے فضائل میں وارد ہیں وُہ بھی بہت ہیں ہم بطور اختصار کچھ آیات پیش کرتے ہیں، ناظرین اپنے رب کا فرمان دیکھیں اور غور کریں کہ ربّ کریم نے کس شان سے صحابہ کرام کے تقویٰ طہارت۔ ایمان۔ دیانت صدق۔ امانت۔ عدالت وغیرہ کا اعلان فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

(۱) لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ (حدید)

تم میں وہ برابر نہیں جنہوں نے فتح مکّہ سے پہلے خیرات کی، جہاد کیا یہ بڑے درجہ والے ہیں اُن سے جنہوں نے فتح مکّہ کے بعد خیرات اور جہاد کیا اور اللہ نے سب سے جنّت کا وعدہ فرمالیا۔

(۲) وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا الخ

اور جو رسُول اللہ کے ساتھی ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں آپس میں ایک دُوسرے پر مہربان تم انہیں رکوع سجود کرنیوالا دیکھو گے۔

(۳) كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ (فتح)

جیسے ایک کھیتی اُس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے طاقت دی۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے عبادات اُن کے رکوع سجدے اُن کا آپس میں رحیم وکریم ہونا وغیرہ کا اعلان فرمایا ساتھ ہی اُن بدبختوں پر کُفر کا فتویٰ دیا جو کسی

www.katibewahi.com

صحابی سے جلے یا نفرت کرے قرآن نے صراحتاً کفر کا فتویٰ صحابی کے دشمن پر ہی دیا ہے اس سے عبرت پکڑنا چاہیئے۔

(۴) لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ۔ (حشر)

صدقات اُن فقیر مہاجروں کے لئے ہیں جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے وہ اللہ کا فضل اور رضامندی تلاش کرتے ہیں اور اللہ و رسول کی مدد کرتے ہیں یہ لوگ سچے ہیں۔

اس آیت میں رب نے سارے صحابہ مہاجرین کو اعمال و ایمان کا سچا فرمایا۔

(۵) وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (حشر)

اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر (مدینہ) اور ایمان میں گھر بنالیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو اُن کی طرف ہجرت کر کے آئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اُس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ اُن کو سخت محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کی لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

اس آیت میں رب نے سارے انصار کے ایمان سخاوت مہمان نوازی اور اُن کی کامیابی کی گواہی دی۔

(۶) وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

اور جو اُن کے بعد آئے وہ کہتے ہیں کہ اے

www.katibewahi.com

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَاتَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

(حشر)

ہمارے ربّ ہم کو بخش دے اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے گزرے ایمان کے ساتھ اور ہمارے دلوں میں مسلمانوں کا کینہ نہ ڈال۔ اے ربّ ہمارے تو رؤف رحیم ہے۔

اِس آیت میں ربّ نے بعد میں قیامت تک کے مسلمانوں کی پہچان یہ بتائی کہ وہ تمام صحابہ کے دعا گو ہیں اور اُن کے سینے صحابہ کے کینوں سے صاف ہیں۔ یعنی مسلمانوں کی کل تین جماعتیں ہوئیں۔ صحابہ مہاجرین۔ صحابہ انصار اور اُن سب کے دُعا گو خیر خواہ سچے غلام۔ اب بتاؤ کسی صحابی سے بغض رکھنے والا کس زمرہ میں ہے صحابہ سے بغض رکھنے والا مسلمانوں کی تینوں جماعتوں [illegible]

www.katibewahi.com

(۷) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ

(الانفال)

اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت و جہاد کئے اور جنہوں نے انہیں جگہ دی اور ان کی مدد کی۔ یہ سب سچے مومن ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور اچھی روزی۔

اِس آیت میں ربّ نے سارے صحابہ مہاجرین انصار کا نام لے کر اُن کے سچے مومن ہونے اور اُن کے مقبول بارگاہ الٰہی ہونے کا اعلان فرمایا۔

(۸) اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

بیشک وہ جو رسول اللہ کی بارگاہ میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہ وہ ہیں جنکے

امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ (الحجرات)	دِل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لئے اُن کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

اِس آیت میں ربّ نے تمام حاضرین بارگاہِ نبوی یعنی صحابہ کرام کے متّقی ہونے اور اُن کی مغفرت اور بڑے ثواب کا اعلان فرمایا۔

(۹) وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔ (فتح)	اور ربّ نے پرہیزگاری کا کلمہ اُن سے لازم کردیا اور وُہ اس کے اہل تھے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

اس سے معلوم ہُوا کہ تمام صحابہ کے لئے تقویٰ و طہارت ایسی لازم ہے جیسے سُورج کے لئے روشنی اور آگ کے لئے گرمی، جیسے آگ ٹھنڈی نہیں ہو سکتی، سُورج کالا نہیں ہو سکتا۔ ایسے ہی کوئی صحابی فاسق یا غیر عادل نہیں ہو سکتا۔

www.katibewahi.com

(۱۰) وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ (توبہ)	اور سب میں اگلے پہلے مہاجر و انصار اور جو بھلائی کے ساتھ اُن کے پیرو ہُوئے اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور اُن کے لئے تیار کر رکھے ہیں وہ باغ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ہمیشہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

اس آیت میں تمام صحابہ کے متعلق تین چیزوں کا اعلان ہوا۔ اللہ اُن سے راضی ہو چکا۔ وہ اللہ سے راضی ہو چکے۔ جنت اور وہاں کی نعمتیں اُن کے نامزد ہو چکیں۔

(۱۱) فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ (بقرہ)

پھر اگر وُہ بھی ایسا ہی ایمان لائیں جیسا کہ اے صحابہ تم لائے تو وُہ ہدایت پالیں گے۔

اس آیت میں فرمایا گیا کہ وہ ہی ایمان کا مدعی ہدایت پر ہے جو صحابہ کی طرح ایمان رکھتا ہو یعنی صحابہ ایمان کی کسوٹی ہیں۔

(۱۲)۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ط (البقرہ پ۱ رکوع ۲)

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ ایسا ایمان لاؤ جیسا اور لوگ (صحابہ کرام) لائے تو وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسا ایمان لائیں جیسا احمق لوگ ایمان لائے۔

www.katibewahi.com

اس آیت میں یہی فرمایا کہ جس کا ایمان صحابہ کی طرح نہ ہو وہ منافق اور نرا احمق ہے۔ غور کرو کہ ان آیات کی گواہی ہوتے ہوئے کوئی صحابی فاسق فاجر ہو سکتا ہے۔ معاذ اللہ!

احادیث

فضائل صحابہ میں بہت زیادہ احادیث وارد ہیں اُن میں سے کچھ بطور اختصار عرض کی جاتی ہیں۔

تمہید ۱: مسلم و بخاری نے ابو سعید خدری سے روایت کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلّم نے کہ میرے کسی صحابی کو بُرا نہ کہو۔ تمہارا پہاڑ بھر سونا خیرات کرنا اُن کے سوا سیر جَو کے صدقے کے برابر نہیں ہو سکتا نہ اُس کے آدھے کے۔

نمبر ۲: مسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت کی کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تارے آسمان کے لئے امن ہیں اور میں صحابہ کے لئے امن ہوں اور میرے صحابہ میری امّت کے لئے امن ہیں۔ انتہیٰ ملخصاً

نمبر ۳: ترمذی شریف میں حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اُس مسلمان کو آگ نہیں چھو سکتی جس نے مجھے دیکھا۔

نمبر ۴: مسلم بخاری نے حضرت عمران ابن حصین سے روایت کی کہ سرکار صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میری امت میں سب سے بہتر میرے زمانہ والے پھر اُن کے بعد کے لوگ پھر اُن کے بعد کے لوگ یعنی صحابہ پھر تابعین پھر تبع تابعین۔

www.katibewahi.com

نمبر ۵: ترمذی نے حضرت عبد اللہ ابن مغفل سے روایت کیا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو اُنہیں اپنے طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بناؤ جس نے میرے صحابہ سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے اُن سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا۔

نمبر ۶: رزین نے حضرت عمر ابن خطاب سے روایت فرمایا کہ حضور فرماتے ہیں کہ میرے صحابہ تارے ہیں تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

نمبر ۷: ترمذی نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کی کہ فرمایا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جب تم اُنہیں دیکھو جو میرے صحابی کو بُرا کہتے ہیں تو کہدو کہ تمہاری شر پر اللہ کی پھٹکار ہو۔

نمبر ۸ : دیلمی نے حضرت انس سے روایت کی کہ جب اللہ کسی کی بھلائی چاہتا ہے تو اُس کے دل میں میرے تمام صحابہ کی محبّت پیدا فرما دیتا ہے۔

نمبر ۹: خطیب اور دار قطنی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے کہ لوگ بڑھیں گے اور صحابہ گھٹیں گے لہٰذا میرے صحابہ کو بُرا نہ کہو۔

نمبر ۱۰ : طبرانی۔ حاکم نے عویمر ابن ساعدہ سے روایت کیا کہ فرمایا نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ اللہ نے مجھے پسند فرمایا اور میری صُحبت کے لئے میرے صحابہ کو پسند فرمایا۔ اُن ہی صحابہ میں سے میرے انصار مددگار وُزراء چُنے جو انہیں بُرا کہے اُس پر اللہ تعالےٰ فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہو۔ اللہ تعالیٰ اُس کے فرائض و نوافل کو بھی قبول نہ فرمائے گا۔ اسے خطیب۔ عقیلی اور ابن نعیم نے کچھ فرق سے روایت فرمایا۔

www.katibewahi.com

نمبر ۱۱ : دار قطنی نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک قوم ہم اہلبیت کی محبّت کا دعویٰ کرے گی، مگر وہ ایسی نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ ابوبکر و عمر کو بُرا کہیں گے، یہ روایت حضرت فاطمہ زہرا۔ ام سلمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی کچھ فرق کے ساتھ مختلف طریقوں سے مروی ہے۔

نمبر ۱۲ : طبرانی اور ابو یعلیٰ نے حضرت انس سے روایت کی کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میرے صحابہ ایسے ہیں جیسے کھانے میں نمک کہ کھانا بغیر نمک کے ٹھیک نہیں ہوتا (کسی کا ایمان بغیر میرے صحابہ کے ٹھیک نہیں ہو سکتا)۔

اہلبیت اطہار

جیسے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سارے نبیوں کے سردار ہیں ویسے ہی حضور کے اہلبیت اطہار تمام اہلبیت کے سردار ہیں حضور کے

صحابہ تمام نبیوں کے صحابہ کے سردار حضور کے والدین ماجدین تمام نبیوں کے غیر نبی ماں باپ کے سردار حضور کا شہر مبارک تمام نبیوں کے شہروں سے افضل حضور کا زمانہ شریف تمام نبیوں کے زمانہ سے افضل غرضکہ سرداری اُن کے قدم شریف سے وابستہ ہے۔ جس چیز یا جس شخص کو اُس ذاتِ کریم سے نسبت ہو گئی سرداری اُس کے دامن سے وابستہ ہو گئی۔ اہلبیت اطہار کے فضائل میں بہت آیات اور بہت احادیث وارد ہیں جو ہم نے فہرست القرآن میں جمع کی ہیں۔

اوّلاً یہ سمجھنا ضروری ہے کہ حضور کے اہلبیت کون ہیں۔ لفظ اہل کے لغوی معنی ہیں والا اسی لیئے کہا جاتا ہے اہلِ علم۔ اہلِ دولت۔ اہل ملک وغیرہ۔ یعنی علم والا۔ دولت والا۔ ملک والا۔ لہٰذا اہل بیت کے معنی ہوئے گھر والے۔ اسی اہل سے آل بنا یہ بھی اہل کے معنی میں ہی ہے مگر آل کی نسبت صرف دنیاوی یا دینی عزّت و وجاہت والے انسان کی طرف ہی ہوتی ہے۔ اصطلاح میں آل بیوی بچوں کو بھی کہا جاتا ہے اور خاص خدام کو بھی، قرآن کریم نے حضرت عمران کی بیوی بچّوں کو آل عمران فرمایا بلکہ ایک سورت کا نام آل عمران رکھا گیا جس میں عمران کی بیوی حنہ اور عمران کی بیٹی حضرت مریم کا ذکر ہے اور فرعون کی پولیس و خدّام کو قرآن نے آل فرعون فرمایا۔ فرماتا ہے:۔

وَ اِذْ نَجَّیْنٰکُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ	اور جب ہم نے تم کو فرعون کی آل سے نجات دی۔

فرعون لاولد تھا لہٰذا یہاں آل فرعون سے مُراد اس کے خدّام ہی ہیں۔ اصطلاح میں اہلبیت گھر والوں کو کہا جاتا ہے۔ اہلبیت نبی کے معنی ہیں۔ نبی کے گھر والے پھر

www.katibewahi.com

گھر والا ہونے کی تین صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ نبی کے گھر ہی میں پیدا ہوں اور گھر ہی میں رہیں، جیسے حضور کے چاروں فرزند ارجمند طیّب۔ طاہر۔ قاسم۔ ابراہیم۔ دُوسرے یہ کہ نبی کے گھر میں پیدا ہوں مگر پھر بعد میں دُوسرے گھر میں رہیں جیسے حضور کی چاروں صاحبزادیاں زینب، کلثوم، رقیہ، فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم کہ حضور کے گھر میں پیدا تو ہوئیں مگر نکاح کے بعد اپنے سُسرال میں رہیں۔ حضرت زینب ابوالعاص کے گھر رقیہ و کلثوم عثمان ابن عفان کے گھر۔ فاطمہ زہرا علی مرتضیٰ کے گھر رضی اللہ عنہم۔ ان دونوں کو اہلبیت ولادت کہا جاتا ہے۔ تیسرے وہ جو پیدا اور جگہ ہوں مگر بعد میں حضور کے گھر میں رہیں جیسے حضور کی ازواج مطہرات کہ اُن کی ولادت اپنے والدین کے گھر ہوئی مگر حضور کے نکاح میں آکر حضور کے گھر میں رہیں انہیں اہلبیت سکونت کہتے ہیں۔ یہ تینوں قسم کے حضرات اہلبیت رسول ہیں ہمارے اُردو محاورہ میں بھی تمام بیوی بچوں کو اہل خانہ یا عیال و اطفال یا گھر والے کہا جاتا ہے۔

www.katibewahi.com

لہٰذا حق یہ ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تمام اولاد۔ صاحبزادے، صاحبزادیاں اور تمام ازواج حضور کے اہلبیت ہیں (تفسیر کبیر۔ مرقاۃ اشعۃ اللمعات وغیرہ)

ازواج مطہرات کا اہل بیت نبوّت ہونے پر قرآن کی بہت سی آیات ناطق ہیں اور بہت احادیث صحیحہ وارد ہیں۔ لہٰذا ازواج پاک کے اہلبیت ہونے کا انکار درحقیقت قرآن کا انکار ہے۔ آیات ملاحظہ ہوں۔

(۱) وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ (اٰل عمران)	اور یاد کرو اے حبیب جب آپ صبح کو اپنے دولت خانہ سے چلے مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہؓ کے گھر سے اُحد کی طرف تشریف لے گئے تھے رب نے اُسے "اہلک" فرمایا معلوم ہوا کہ حضرت عائشہؓ اہلبیت نبی ہیں۔

(۲) اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا (احزاب)

اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو تم کو ہر ناپاکی سے دُور رکھے اور تمہیں خوب پاک و سُتھرا کرے۔

اس سارے رکوع میں ازواج پاک سے خطاب ہو رہا ہے اس آیت سے آگے بھی اُنہیں سے خطاب ہے اور اس کے پہلے بھی اگر اس آیت میں صرف حضرت فاطمہ و حسنین کریمین ہی شامل ہوں ازواج خارج ہوں تو کلام ربانی میں ایسی بے ترتیبی ہو جائے گی جس کا حل ناممکن ہوگا۔

(۳) فَالْتَقَطَہٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِیَکُوْنَ لَھُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ط (القصص)

تو اُنہیں اٹھا لیا فرعون کے گھر والوں نے کہ وہ اُن کا دشمن اور اُن پر غم ہو۔

www.katibewahi.com

نہر سے حضرت آسیہ نے موسیٰ علیہ السلام کو نکالا تھا آپ فرعون کی بیوی تھیں رب نے اُنہیں آل فرعون کہا۔ معلوم ہُوا کہ قرآنی اصطلاح میں بیوی بھی آل ہے۔

(۴) فَقَالَ لِاَھْلِہِ امْکُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا (طٰہٰ)

پس موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے۔

یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی صفورا سے فرمایا۔ جنہیں رب نے موسیٰ علیہ السلام کا اہل فرمایا۔ معلوم ہُوا کہ بیوی اہلبیت میں داخل ہے۔

(۵) فَنَجَّیْنٰہُ وَاَھْلَہٗ مِنَ الْکَرْبِ

پس ہم نے اُنہیں اور اُن کے گھر والوں کو

الْعَظِيْمِ۔ (الانبیاء)۔	بڑی مصیبت سے نجات دی۔

اِس آیت میں نوح علیہ السّلام کے سب مومن بیوی بچّوں کو اُن کی اہل فرمایا۔

(۶) قَالَتْ يٰوَيْلَتٰى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۣ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ (ھود)	بولیں ہائے خرابی کیا میرے بچّہ ہوگا اور میں بوڑھی ہوں اور میرے شوہر بوڑھے بیشک یہ اچنبے کی بات ہے فرشتے بولے کیا اللہ کے کام کا اچنبا کرتی ہو اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں تم پر اے گھر والو بیشک وہ ہی خوبیوں والا اور عزّت والا ہے۔

اِس آیت میں فرشتوں نے حضرت سارہ کو جو ابراہیم علیہ السّلام کو زوجہ ہیں۔ اہلبیت فرمایا معلوم ہوا کہ بیویاں اہلبیت ہیں۔

www.katibewahi.com

یہ آیات بطور نمونہ پیش کی گئیں ورنہ قرآن میں بے شمار آیات ہیں جن میں بیوی کو آل یا اہلبیت فرمایا گیا۔

جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگائی گئی تو سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا (بخاری)	میں اپنے گھر والوں پر بھلائی ہی جانتا ہوں۔

کوئی آیت یا کوئی حدیث ایسی نہیں ملتی جس میں فرمایا گیا ہو کہ صرف اولاد اہلبیت ہیں بیویاں اہلبیت نہیں۔ یہ صرف خیال ہی خیال ہے۔ حدیث کساء جس سے دھوکا ہوتا ہے اس کی تحقیق دوسرے باب میں ہوگی انشاء اللہ۔ ہاں یہ ظاہر ہے کہ

تمام ازواج پاک میں حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ بڑی شان والی ہیں کہ جب ازواج بولا جائے تو فوراً انہیں کی طرف ذہن دوڑتا ہے اور اولاد شریف میں حضرت فاطمہ زہرا اور حضرات حسنین سب سے اعلیٰ شان والے ہیں کہ جب اہل بیت بولا جاوے تو یہ ہی حضرات سمجھ میں آتے ہیں۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان دو بیویوں کے سوا اور کوئی حضور کی زوجہ ہی نہ ہو یا ان حضرات کے سوا حضور کی اور کوئی اولاد یا اہلبیت ہی نہ ہو۔

اہلبیت کے فضائل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت کے فضائل آسمان کے تاروں اور زمین کے ذرّوں کی طرح بیشمار ہیں اور کیوں نہ ہوں جب حضرت جابر کے دسترخوان سے حضور ہاتھ پونچھ لیں تو وہ دسترخوان آگ میں نہ جلتا تو حضرت فاطمہؓ اور حسنینؓ کا میرا طہر جسم کا خمیر خون خیر الرسل سے ہے ان کا کیا پوچھنا اور وہ عائشہ صدیقہؓ جن کے سینہ شریف پر حضور کا وصال ہوا اور جن کے حجرے میں حضور قیامت تک کے لئے آرام فرما ہوں اُن کا کیا کہنا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عظمت تو دیکھو کہ ادھر پنجتن پاک میں شامل اُدھر چار یار میں داخل ایک ہاتھ اہل کسا میں ہے تو دُوسرا ہاتھ خلفاء راشدین میں ہے حضرت علیؓ ہی نسل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل ہیں حضرت علیؓ کے دروازے سے ولایت تقسیم ہوتی ہے۔ علی ہی مشکلکشا ہیں۔

اہلبیت کرام کے فضائل میں دو قسم کی آیات واحادیث وارد ہوئیں۔ ایک وہ جو کسی خاص ہستی کے لئے آئیں دُوسری وہ جو عام اہلبیت کے لئے وارد ہوئیں۔ ہم اختصار کے ساتھ دونوں قسم کی کچھ آیات واحادیث پیش کرتے ہیں سنو اور ایمان تازہ کرو

(۱) اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا (احزاب)

اللہ ہی چاہتا ہے کہ تم کو گندگی سے دُور رکھے اے نبی کے گھر والو اور تمہیں خُوب پاک سُتھرا رکھے۔

معلوم ہُوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے اہلبیت کو ہر ظاہری و باطنی گندگی سے پاک رکھا۔ نبی صلّے اللہ علیہ وسلّم فاطمہ زہرا کے جسم اطہر کو سونگھتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان کے جسم اطہر سے جنّت کی خوشبو آتی ہے (مبسوط سرخسی) اسی لیئے آپ کو زہرا کہتے ہیں یعنی جنّت کی کلی اور اسی آیت سے لفظ پنجتن پاک لیا گیا ہے کہ کساء کی حدیث سے پنجتن لیا گیا۔ کیونکہ کمبل شریف میں پانچ تن ہی تھے۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم، فاطمہ زہرا۔ علی مرتضیٰ۔ حسن۔ حسین رضی اللہ عنہم اور پاک اس آیت سے لیا گیا۔

(۲) قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی (شوریٰ)

اے محبُوب فرمادو کہ میں تم سے نبوّت پر اجرت نہیں مانگتا سوا قرابت کی محبّت کے

www.katibewahi.com

معلوم ہُوا کہ جس نے اہلبیت سے محبّت نہ کی اُس نے نبی کا حق ہی ادا نہ کیا۔ ربّ تعالیٰ نصیب فرماوے۔

(۳) وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔ (آل عمران)

اللہ کی رسّی کو مضبوط پکڑ لو اور الگ الگ نہ ہو۔

صواعق محرقہ شریف میں فرمایا کہ حبل اللہ حضور کے اہلبیت کرام ہیں اُن کا دامن مضبوطی سے پکڑنا نجات کا ذریعہ ہے اور بھی اس کی تفسیر میں بہت سے قول ہیں۔

(۴) فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ

پس فرمادو کہ آؤ ہم تم اپنے اپنے بچّوں اپنی اپنی عورتوں اپنی اپنی جانوں کو

وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ (آل عمران)	بلائیں۔

اس آیت میں علی مرتضیٰ فاطمہ زہرا حضرات حسنین کریمین کی ایسی چمکتی ہوئی منقبت ہے کہ جس سے ایمان چمک جاتا ہے کیونکہ علی مرتضیٰ کو حضور نے اپنا نفس بتایا حسنین کریمین کو اپنا بیٹا۔ فاطمہ زہرا کو نساء میں شامل فرمایا سرکار ان ہی چار کو لیکر نجران والوں کے مقابلہ میں مباہلے کے لئے تشریف لے گئے۔

(۵ تا ۲۱) یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ یَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا۔ (سورۂ دہر کی ۱۵ آیات)	یہ حضرات نذر پوری کرتے ہیں اور اُس دن سے ڈرتے ہیں جس کی مصیبت پھیلنے والی ہے۔

یہ پندرہ آیات حضرت علی۔ فاطمہ زہرا۔ حسنین کریمین۔ فضہ رضی اللہ عنہم کے فضائل میں اُتریں جبکہ ان بزرگوں نے حسنین کریمین کی بیماری کے موقعہ پر تین روز کی منت مانی اور شفا ہونے پر روزے رکھے بوقت افطار ایک ایک روٹی کے حساب کھانا پکایا مگر افطار کے وقت ایک دن مسکین دوسرے دن یتیم تیسرے دن قیدی بھوکا آگیا ان بزرگوں نے روٹیاں اُسے دے دیں اور خود بھوکے سو گئے۔ اس پر یہ آیات اُتریں جن میں ان بزرگوں کی ایسی شان بیان کی گئی کہ سبحان اللہ (خازن۔ رُوح البیان۔ خزائن العرفان وغیرہ۔

(۲۲) مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَ اَنْتَ فِیْھِمْ (انفال)	اللہ انہیں عذاب نہیں دے گا۔ حالانکہ آپ اُن میں ہیں۔

احادیث شریفہ

اہل بیت اطہار کے فضائل میں بہت کثرت سے احادیث آئی ہیں کچھ پیش

www.katibewahi.com

کی جاتی ہیں:-

نمبر ۱: فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ میں نے رب سے عہد لے لیا ہے کہ اپنی اُمّت میں سے جس سے میں نکاح کروں یا جس کے ساتھ اپنی اولاد کا نکاح کروں وہ میرے ساتھ جنت میں ہو (طبرانی۔حاکم عن ابی ہریرہ)۔

نمبر ۲: فرماتے ہیں صلّی اللہ علیہ وسلّم کہ میں نے ربّ سے عہد لے لیا۔ کہ میرا اہلبیت کوئی بھی دوزخ میں نہ جاوے (ابوالقاسم عن عمران ابن حصین)۔

نمبر ۳: فرماتے ہیں صلّی اللہ علیہ وسلّم کہ جس نے میرے اہلبیت سے کوئی سلوک کیا اُس کا بدلہ قیامت میں اُسے میں دُوں گا۔ (ابن عساکر عن علی المرتضیٰ)۔

نمبر ۴: میرے اہلبیت کشتی نُوح کی طرح ہیں جو اس پر سوار ہو گیا نجات پا گیا جو الگ رہا ڈوب گیا۔ (حاکم عن ابی ذر)

www.katibewahi.com

نمبر ۵: اُس پر خدا کا غضب ہو جو میرے اہلبیت کو ستا کر مجھے دُکھ پہنچائے (دیلمی عن ابی سعید)۔

نمبر ۶: جو میرے اہلبیت سے جنگ کرے میں اُس کے مقابل ہوں اور جو اُن سے صُلح کرے میں اُس سے صُلح میں ہُوں۔ (ترمذی۔ابن ماجہ۔ابن حبان۔حاکم)

نمبر ۷: جو مجھ سے اور حسن و حسین سے اور ان کی ماں ان کے باپ سے محبّت کرے وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی۔احمد عن علی المرتضیٰ)

نمبر ۸: اولاد عبدالمطلب جنتیوں کے سردار ہیں۔ میں۔ حمزہ۔ علی۔ جعفر۔ حسن حسین۔ مہدی۔ (ابن ماجہ۔ حاکم عن انس)

نمبر ۹: قیامت میں سارے نسب اور سُسرالی رشتہ ٹوٹ جاویں گے۔ سوائے

میرے نسب اور میرے سُسرالی رشتہ کے۔ (احمد۔ حاکم عن مسور ابن مخرمہ)

نمبر ۱۰ : اللہ نے فاطمہ اور اُس کی اولاد کو دوزخ پر حرام فرما دیا (بزار۔ ابو یعلی۔ طبرانی عن ابن مسعود)۔

نمبر ۱۱ : فرمایا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ قیامت میں اعلان ہوگا کہ اے اہلِ محشر سر جھکا لو آنکھیں بند کر لو۔ صراط پر فاطمہ بنت محمدؐ گزرنے والی ہیں۔ پھر فاطمہ زہرا ستر ہزار حوروں کے ہمراہ بجلی کی کوند کی طرح گزر جائیں گی۔ (اخرجہ ابو بکر فی الغیابات عن ابی ایوب) (صواعق)

نمبر ۱۲ : فرماتے ہیں صلّی اللہ علیہ وسلّم ہم سب سے پہلے اپنے اہلبیت کی شفاعت کریں گے پھر اقرب فالاقرب کی الخ (طبرانی عن ابن عمر)۔

اور بھی بے شمار احادیث ہیں مگر استدلال کے لئے اتنی ہی کافی ہیں، اللہ تعالےٰ اپنے حبیب کے تمام اہلبیت اطہار اور صحابہ کبار کی سچّی غلامی نصیب کرے۔

www.katibewahi.com

پہلا باب

امیر معاویہؓ کے حالات

امیر معاویہؓ کا نسب آپ کا نام معاویہ کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے۔ آپ والد کی طرف سے پانچویں پشت میں اور ماں کی طرف سے بھی پانچویں پشت میں حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مل جاتے ہیں۔ والد کی طرف سے نسب یہ ہے معاویہ (ابو عبد الرحمٰن) ابن صخر (ابو سفیان) ابن حرب ابن اُمیّہ ابن عبد شمس ابن عبد مناف۔ ماں کی طرف سے سلسلہ یہ ہے معاویہ ابن ہند بنت عتبہ ابن ربیعہ ابن عبد شمس

ابن عبد مناف۔

عبد مناف نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے چوتھے دادا ہیں کیونکہ حضور محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف ہیں۔

امیر معاویہؓ عبد مناف میں حضور سے مل جاتے ہیں لہٰذا امیر معاویہؓ نسبی لحاظ سے حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم کے قریبی اہل قرابت میں سے ہیں۔

سُسرالی رشتہ

امیر معاویہؓ نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم کے حقیقی سالے ہیں کیونکہ امّ المومنین امّ حبیبہ بنت ابی سفیان جو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زوجہ مطہرہ ہیں وہ امیر معاویہؓ کی حقیقی بہن ہیں اس لیئے امیر معاویہؓ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سُسرالی رشتہ دار بھی ہیں۔ لہٰذا ان کا حضور سے دوہرا رشتہ ہُوا۔ نسبی۔ اور سُسرالی متنوی شریف میں امیر معاویہؓ کو تمام مومنوں کا ماموں فرمایا اُس کے یہ ہی معنی ہیں۔

www.katibewahi.com

امیر مُعاویہؓ کی ولادت

امیر معاویہ کی پیدائش کی صریح روایت دیکھنے میں نہیں آئی مگر حساب سے پتہ لگتا ہے کہ آپ کی پیدائش حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ظہور نبوّت سے آٹھ سال پہلے مکّہ میں ہوئی۔ کیونکہ آپ کی وفات ۶۰ھ میں ہوئی اور اُس وقت آپ کی عمر ۷۸ سال تھی اور حضور کی ہجرت نبوّت کے تیرہ سال بعد ہُوئی اور ۱۱ھ میں سرکار صلّی اللہ علیہ وسلّم کی وفات شریف ہے اس حساب سے امیر معاویہ کی پیدائش نبوّت کے ظہور سے ۸ سال پہلے ہونی چاہیئے۔

امیر معاویہؓ کا اسلام

صحیح یہ ہے کہ امیر معاویہؓ خاص صلح حدیبیہ کے دن ۶ھ میں اسلام لائے مگر مکّہ والوں کے خوف سے اپنا اسلام چھپائے رہے پھر فتح مکّہ کے دن اپنا اسلام ظاہر فرمایا۔ جن لوگوں نے کہا ہے کہ وہ فتح مکّہ کے دن

ایمان لائے وُہ ظہورِ ایمان کے لحاظ سے کہا۔ جیسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ درپردہ جنگِ بدر کے دن ہی ایمان لا چکے تھے مگر احتیاطاً اپنا ایمان چھپائے رہے اور فتح مکّہ میں ظاہر فرمایا تو لوگوں نے انہیں بھی فتح مکّہ کے مومنوں میں شمار کر دیا۔ حالانکہ آپ قدیم الاسلام تھے۔ بلکہ بدر میں بھی کفّارِ مکّہ کے ساتھ مجبوراً تشریف لائے تھے اسی لیئے نبی صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرما دیا تھا کہ کوئی مسلمان عباسؓ کو قتل نہ کرے وہ مجبوراً لائے گئے ہیں۔

امیر معاویہ کے حدیبیہ میں ایمان لانے کی دلیل وہ حدیث ہے جو امام احمد نے امام باقر ابن امام زین العابدین ابن امام حسین رضی اللہ عنہم سے روایت فرمایا کہ امام باقر سے عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اُن سے امیر معاویہؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور کے احرام سے فارغ ہوتے وقت حضور کے سر شریف کے بال کاٹے مروہ پہاڑ کے پاس۔ نیز

www.katibewahi.com

وُہ حدیث بھی دلیل ہے جو بخاری شریف نے بروایت طاؤس عبداللہ ابنِ عباسؓ سے روایت فرمائی کہ حضور کی یہ حجامت کرنے والے امیر معاویہ ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حجامت عمرہ قضا میں واقع ہوئی جو صلح حدیبیہ سے ایک سال بعد ۷ھ میں ہُوا کیونکہ حجۃ الوداع میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے قران کیا تھا اور قارن مروہ پر حجامت نہیں کراتے بلکہ منیٰ میں دسویں ذی الحجہ کو کراتے ہیں۔ نیز حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حج وداع میں بال نہ کٹوائے تھے بلکہ سر منڈایا تھا۔ ابو طلحہ نے حجامت کی تھی تو لا محالہ امیر معاویہؓ کا یہ حضور کے سر شریف کے بال تراشنا عمرہ قضا میں فتح مکّہ سے پہلے ہُوا معلوم ہُوا کہ امیر معاویہ فتح مکّہ سے پہلے ایمان لا چکے تھے۔

اور عذر و مجبُوری اور ناواقفیّت کی حالت میں ایمان ظاہر نہ کرنا جُرم نہیں۔ کیونکہ حضرت

عباسؓ نے قریباً چھ برس اپنا ایمان ظاہر نہ کیا۔ مجبوری کی وجہ سے نیز اُس وقت اُن کو یہ نہ معلوم تھا کہ اسلام کا اعلان ضروری ہے لہٰذا اس ایمان کے مخفی رکھنے میں نہ امیر معاویہ پر اعتراض ہو سکتا ہے نہ حضرت عباس پر رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ہماری اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ امیر معاویہؓ نہ فتح مکہ کے مومنین میں سے ہیں نہ مؤلفۃ القلوب میں سے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ امیر معاویہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح ہونے پر امیر معاویہؓ کو سو اونٹ اور چالیس اوقیہ سونا عطا فرمائے اگر آپ مؤلفۃ القلوب میں سے نہ تھے تو یہ سرکاری عطیہ انہیں کیوں دیا گیا اور جب آپ مؤلفۃ القلوب میں سے ہیں تو آپ فتح مکہ کے مومنوں میں سے ہوئے نہ کہ پہلے اسلام والوں میں سے۔

جواب

یہ ہے کہ حضور کا امیر معاویہؓ کو یہ عطا شاہی عطیہ تھا نہ کہ تالیف قلوب کی بنا پر جیسے کہ حضور کے جبرئیل کے مال لانے پر حضرت عباسؓ کو اشارہ پر یہ عطا فرمایا کہ حضرت عباسؓ اٹھا بھی نہ سکے اس عطیہ خسروانہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت عباسؓ مؤلفۃ القلوب میں داخل ہوں۔ غرضکہ عطایا نبویہ اور ہیں اور تالیف قلب کچھ اور چیز۔ امیر معاویہ کو یہ عطیہ پہلی قسم سے ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ امیر معاویہؓ کو یہ عطیہ حضرت ابوسفیان کی زیادتی تالیف قلب کا باعث بن گیا ہو جیسے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اعلان فرما دیا تھا کہ جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے اُسے امان ہے گویا ابوسفیان کا گھر دارالامان بنا دیا۔ کیوں صرف ابوسفیان کے تالیف قلب کے لئے۔ (از تطہیر الجنان)

امیر معاویہؓ حاکم کیسے بنے؟

آپ کے دمشق کا حاکم بننے کا واقعہ یہ ہوا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ملک شام پر لشکر کشی کی تو

www.katibewahi.com

شام کا حاکم امیر معاویہ کے بھائی یزید ابن ابوسفیان کو مقرر فرمایا۔ اتفاقاً امیر معاویہ اپنے بھائی کے ساتھ شام گئے جب یزید ابن ابوسفیان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے امیر معاویہ کو اپنی جگہ حاکم مقرر کر دیا۔ یہ تقرر عہد فاروقی میں ہوا۔ عمر فاروق رضؓ نے اس تقرر کو جائز رکھا۔ چنانچہ امیر معاویہ خلافت فاروقی میں اور پورے عہد عثمان میں اس گورنری کے عہدے پر بیس سال تک فائز رہے پھر عہد علی مرتضیٰ میں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے خون عثمان کے بدلہ کا مطالبہ کیا اور عرض کیا کہ سب سے پہلے اُن کے خون کا بدلہ لیا جائے۔ آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ امیر معاویہ نے حضرت علی مرتضیٰ سے بغاوت کر دی اور شام کے مستقل امیر بن گئے پھر امام حسن رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ خلافت فرما کر امیر معاویہ کے حق میں خلافت سے دستبرداری فرمالی اور امیر معاویہ تمام مملکت اسلامیہ کے امیر ہو گئے غرضکہ آپ عہد فاروقی و عثمانی میں بیس سال تک حاکم رہے اور بعد میں بیس سال تک امیر کل چالیس سال حکومت کی اس کا کچھ ذکر دوسرے باب میں آئے گا۔

www.katibewahi.com

امیر معاویہؓ کی وفات

امیر معاویہ کی وفات ۴ رجب سنہ ۶۰ھ میں مقام دمشق میں لقوہ کی بیماری سے ہوئی۔ صحیح یہ ہے کہ اس وقت آپ کی عمر ۷۸ سال تھی بعض مؤرخین نے ۸۰ بعض نے ۸۸ بعض نے ۸۲ برس بھی لکھی ہے مگر قول اوّل زیادہ قوی ہے الکمال فی اسماء الرجال مصنفہ صاحب مشکوٰۃ میں جو آپ کی عمر ۴۸ سال لکھی ہے وہ کاتب کی غلطی ہے۔ کہ کاتب بجائے ثمان وسبعون کے ثمان و اربعون لکھ گیا ہے یا اس سے حکومت کی مدت مراد ہے۔ واللہ اعلم۔

امیر معاویہ مرض وفات میں بار بار کہتے تھے کہ کاش میں قریش کا معمولی انسان ہوتا جو ذی طوی گاؤں میں رہتا اور ان جھگڑوں میں نہ پڑتا جن میں پڑ گیا اور بوقت وفات وصیت

فرمائی کہ میرے پاس نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے کچھ ناخن شریف ہیں وہ بعد غسل کفن کے اندر میری آنکھوں میں رکھ دیئے جائیں اور کچھ بال مبارک اور حضورؐ کا تہبند حضورؐ کی چادر اور قمیض شریف ہے۔ مجھے حضورؐ کی قمیض میں کفن دینا۔ حضورؐ کی چادر میں لپٹنا۔ حضورؐ کا تہبند مجھے باندھ دینا اور میری ناک کان وغیرہ پر حضورؐ کے بال شریف رکھ دینا پھر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کر دینا۔

امیر معاویہ کی لیاقت و قابلیت

امیر معاویہ نہایت دیانت دار، سخی، سیاستدان قابل حکمران وجیہہ صحابی تھے آپ نے عہدِ فاروقی و عہدِ عثمانی میں نہایت قابلیت سے حکمرانی کی آپ کی حکومت میں نہایت آسانی سے مالیہ وصول ہو جاتا تھا جو مدینہ منورہ پہنچا دیا جاتا تھا۔ عمر فاروق و عثمان غنی آپ سے نہایت خوش رہے۔ عمر فاروقؓ نہایت محتاط اور سخت گیر تھے ذرا سے قصور پر حکام کو معزول فرما دیتے تھے معمولی سی گرفت پر حضرت خالد ابن ولید جیسے جرنیل کو معزول فرما دیا مگر اس کے باوجود امیر معاویہ کو برقرار رکھا جس سے معلوم ہوا کہ آپ سے اتنی دراز مدّت حکومت میں کوئی لغزش سرزد نہ ہوئی۔

www.katibewahi.com

امیرِ معاویہ کے فضائل

امیر معاویہ کے فضائل دو طرح کے ہیں ایک عمومی دوسرے خصوصی۔ عمومی فضائل یہ ہیں کہ وہ جلیل الشان عظیم المرتبت صحابی رسول ہیں لہٰذا صحابہ کے جس قدر فضائل و درجات اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بیان فرمائے اُن سب میں امیر معاویہ داخل ہیں۔ ربّ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کُل صحابہ سے جنّت کا وعدہ فرما چکا۔ ان کیلئے تقویٰ طہارت لازم فرما دی۔

وُہ سب سچے ہیں۔ اللہ اُن سے راضی ہو چکا وہ اللہ سے راضی ہو چکے۔ وہ بڑے کامیاب ہیں اُن سے جلنے والے عناد رکھنے والے کفار ہیں وغیرہ وغیرہ جن کی آیات مقدمہ میں گذر چکیں اُن سب میں امیر معاویہ یقیناً داخل ہیں۔

نیز امیر معاویہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نسبی عزیز اور سسرالی قرابت دار ہیں لہٰذا جو آیات حضورؐ کے اہلِ قرابت کے متعلق نازل ہوئیں اُن سب میں امیر معاویہ شامل ہیں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جس قدر مراتب و درجات صحابہ کرام یا اپنے اہلِ قرابت کے بیان فرمائے اُن سب میں بھی امیر معاویہ شامل ہیں۔ فرمایا میرے سارے صحابہ تارے ہیں تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ میرے صحابہ کا سوا سیر جو خیرات کرنا تمہارے پہاڑ بھر سونا خیرات کرنے سے افضل ہے۔ میرے صحابہ سے جس نے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے محبت کی وغیرہ وغیرہ یہ احادیث بھی مقدمہ میں گزر چکیں ان سب میں امیر معاویہ شامل ہیں۔ اگر امیر معاویہؓ کے اور کوئی خصوصی فضائل نہ بھی ہوتے تب بھی یہ فضائل بہت شاندار تھے۔ جیسے جن انبیاء کرام کے خصوصی فضائل حدیث و قرآن میں نہیں وارد ہوئے وُہ بھی عظمت والے اور واجب احترام ہیں۔ اُن پر ہمارا ایمان ہے کہ خود نبوت عظیم الشان درجہ ہے۔ ایسے ہی صحابہ کے متعلق عقیدہ رکھنا چاہیئے۔

ضروری نوٹ: پیغمبر کی قرابت داری مومن کے لئے درجات کا باعث ہے۔ لہٰذا ابولہب، ابوجہل وغیرہ اس سے علیحدہ ہیں کہ اگرچہ یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نسب سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر کافر ہیں جیسے کنعان نوح علیہ السلام کا بیٹا ہونے کے باوجود ہلاک ہو گیا۔ امیر معاویہ مومن، عادل، ثقہ صحابی ہیں لہٰذا اُن کے لئے حضور کی قرابت بڑے درجات

www.katibewahi.com

کا باعث ہے۔

امیر معاویہؓ کے خصوصی فضائل

صحابیت اور قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ امیر معاویہ میں بیشمار خصوصی فضائل ہیں جن میں سے کچھ عرض کئے جاتے ہیں۔

نمبر ۱ : امیر معاویہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبِ وحی بھی اور کاتبِ خطوط بھی تھے یعنی جو نامہ و پیام سلاطین وغیرہ سے حضور فرماتے تھے وہ امیر معاویہؓ سے لکھواتے تھے۔ چنانچہ مسلم شریف وغیرہ میں ہے کہ امیر معاویہؓ حضور کے سامنے لکھا کرتے تھے۔ ابو نعیم نے فرمایا کہ امیر معاویہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبین میں سے تھے۔ نہایت خوشخط فصیح۔ بلیغ۔ حلم وقار والے، امام مدائنی نے فرمایا کہ زید ابن ثابت وحی لکھتے تھے اور امیر معاویہ حضور کے دیگر خطوط جو اہل عرب و سلاطین کو لکھے جاتے تھے وہ لکھتے تھے

www.katibewahi.com

(یعنی اکثر) امیر معاویہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے امین تھے امام مفتی حرمین احمد ابن محمد ملبری نے خلاصۃ السیر میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کل کاتب تیرہ[13] تھے۔ خلفاء راشدین[4]۔ عامر ابن فہیرہ[5]۔ عبداللہ ابن ارقم[6]۔ ابی ابن کعب[7]۔ ثابت ابن قیس ابن شماس[8]۔ خالد ابن سعید ابن العاص[9]۔ حنظلہ ابن ربیع[10] السلمی۔ زید ابن ثابت[11]۔ معاویہ ابن ابی سفیان[12]۔ شرجیل[13] ابن حسنہ۔ لیکن ان سب میں معاویہ اور زید زیادہ یہ کام کرتے تھے، امام احمد ابن محمد قسطلانی نے شرح بخاری میں فرمایا کہ معاویہ ابن ابوسفیان حضورؐ کے کاتب وحی رہے۔

نمبر ۲ : امیر معاویہ مجتہدین صحابہ میں سے ہیں اور عالم خصوصاً مجتہد صحابی بڑے اشرف و اعلیٰ مانے جاتے ہیں چنانچہ امام بخاری نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی کہ سیدنا عبداللہ ابن عباس سے کہا گیا کہ امیر معاویہ کو کیا ہو گیا کہ وہ ایک رکعت ہی وتر پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا

وُہ ٹھیک کرتے ہیں وُہ فقیہہ ہیں یعنی مجتہد' اسی بخاری میں دُوسری روایت میں ہے کہ امیر معاویہ نے ایک رکعت وتر پڑھی اُس وقت امیر معاویہ کے پاس عبداللہ ابن عباس کے ایک غلام حاضر تھے اُنہوں نے حضرت عبداللہ ابن عباس سے یہ شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ معاویہ کو کچھ نہ کہو وہ عظیم المرتبہ صحابی رسُول ہیں۔

خیال رہے کہ عبداللہ ابن عباس علوم کے دریا حبر الامہ ترجمان قرآن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاص اصحاب میں سے ہیں انہیں کو علی رضی اللہ عنہ نے خوارج سے مناظرہ کے لئے بھیجا تھا۔ جب ایسے جلیل القدر صحابی رسول امیر معاویہ کو مجتہد اور فقیہہ فرما رہے ہیں تو اب انکار کی کیا گنجائش ہو سکتی ہے۔

نوٹ : یہ احادیث امام ابو حنیفہ کی قوی دلیل ہیں کہ وتر ایک رکعت نہیں تین رکعت ہیں کیونکہ امیر معاویہ صحابی رسول اور صحابہ کرام تین رکعت پڑھتے تھے ورنہ امیر معاویہ کے ایک رکعت پڑھنے پر تعجب نہ ہوتا یہ تعجب ہماری دلیل ہے (فافہم)

www.katibewahi.com

نمبر ۳ : امیر معاویہ کے فضائل میں بہت سی احادیث شریفہ وارد ہیں' امام احمد ابن حنبل نے اپنے مسند شریف میں عرباض ابن ساریہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدایا معاویہ کو کتاب (قرآن) اور حساب کا علم عطا فرما اور اُنہیں عذاب سے بچا۔

ترمذی شریف میں عبدالرحمٰن ابن ابی عمیرہ مدنی سے روایت کی۔ کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اللہ معاویہ کو ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنا (ہادی مہدی) اور معاویہ کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔ ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

حافظ حارث ابن اسامہ نے ایک بہت لمبی حدیث روایت فرمائی۔ جس میں

خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کے فضائل ہیں اس میں یہ بھی ہے۔ و معاویۃ ابن ابی سفیان اعلم امتی و اجودھا یعنی معاویہ میری امّت کے بڑے علم حلم اور سخاوت والے ہیں (تطہیر الجنان) محب طبری نے اپنی سیر میں ایک بہت طویل حدیث نقل فرمائی جس میں خلفاء راشدین اور عشرہ مبشرہ کے فضائل مروی ہیں اُس کے آخر میں یہ بھی ہے وَصَاحِبُ سِرِّیْ مُعَاوِیَۃُ ابْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَقَدْ نَجَا وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَقَدْ ھَلَکَ یعنی میرے صاحب اسرار میں سے معاویہ ابن ابی سفیان ہیں جس نے ان تمام سے محبّت کی وہ نجات پاگیا اور جس نے ان سے بغض رکھا ہلاک ہوگیا۔ (تطہیر الجنان)

حافظ امام ہیثمی نے عبداللہ ابن عباس سے روایت کی کہ ایک بار جبریل امین حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم اپنی [illegible] ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو ملاحظہ فرمایا کہ آپ معاویہ کا سر اپنی گود میں لئے بیٹھی ہیں اور اُن کو بار بار چوم رہی ہیں تو سرکار نے فرمایا کہ اے ام حبیبہ کیا تم معاویہ سے محبت کرتی ہو انہوں نے عرض کیا کہ کیوں نہ محبت کروں کہ یہ میرا بھائی ہے حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ و رسول بھی معاویہ سے محبت کرتے ہیں۔ (تطہیر الجنان)

ابو بکر ابن ابی شیبہ نے امیر معاویہ سے روایت کی کہ فرمایا کہ مجھے ایک بار حضور نے ارشاد فرمایا کہ اے معاویہ اگر تم بادشاہ ہو تو بھلائی کرنا جب سے مجھے یقین ہو گیا تھا کہ مجھے سلطنت ملے گی (کیونکہ حضورؐ کی زبان کُن کی کُنجی ہے)

ابو یعلی نے امیر معاویہ سے روایت کی کہ مجھ سے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اے معاویہ اگر تم حاکم بنو تو اللہ سے ڈرنا اور عدل و انصاف کرنا۔ اسی کے قریب

www.katibewahi.com

قریب کچھ فرق سے یہ ہی روایت مسند امام احمد میں بھی ہے۔

طبرانی نے اوسط میں امیر معاویہ سے روایت کی کہ حضور نے مجھ سے فرمایا اے معاویہ اگر تم حاکم بنو تو مجرموں کو حتی الامکان معافی دینا نیک کاروں سے نیکی قبول کرنا غرضکہ یہ روایت مختلف طریق سے سب کتابوں میں ہے۔ اگر کوئی روایت ان میں سے ضعیف بھی ہو تو حرج نہیں کہ فضائل میں حدیث شریف ضعیف بھی قبول ہے۔

نمبر ۴: تمام علماء محدثین اور صحابہ نے امیر معاویہ کی ثنا وصفت فرمائی چنانچہ امام قسطلانی نے شرح بخاری میں فرمایا معاویہ بڑے مناقب اور بڑی خوبیوں والے ہیں شرح مسلم میں ہے کہ امیر معاویہ اعدل فضلاء اور بہترین صحابہ میں سے ہیں۔ امام یافعی نے فرمایا کہ معاویہ حلیم کریم، عاقل کامل بہت رائے سلیم والے تھے۔ گویا انہیں قدرت نے ملک رانی کے لیئے پیدا فرمایا تھا۔ تمام محدثین اُن کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھتے رہے۔ عبداللہ ابن عباس نے انہیں مجتہد وفقیہہ صحابی فرمایا جیسا کہ بخاری کی روایت سے گزر گیا۔ نہایہ جزریہ میں عبداللہ ابن عمر سے روایت کیا کہ آپ فرماتے تھے کہ میں نے معاویہ کی طرح سمجھ دار اور سخی نہ دیکھا۔ قاضی عیاض نے روایت کی کہ کسی نے معافی ابن عمران سے کہا کہ کیا عمر ابن عبدالعزیز معاویہؓ سے بہتر ہیں تو آپ غصہ ہو گئے اور فرمانے لگے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی پر کسی کو قیاس نہ کیا جائے معاویہ حضور کے صحابی حضور کے سالے کاتب وحی اور حضور کے امین ہیں۔

کسی نے عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابو عبدالرحمٰن معاویہ اور عمر ابن عبدالعزیز میں سے کون افضل ہے تو آپ نے فرمایا کہ معاویہ کے گھوڑے کی ناک کا غبار جو حضور کے ساتھ جہاد کے موقعہ پر واقع ہوا وہ عمر ابن عبدالعزیز سے

www.katibewahi.com

ہزار گنا زیادہ اچھا ہے کیوں نہ ہو کہ معاویہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں۔ خیال رہے کہ عبداللہ ابن مبارک وہ بزرگ ہیں جن کے علم زہد، تقوٰے امانت پر تمام امت رسول متفق ہے اور اُن سے خضر علیہ السلام ملاقات فرماتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ کی بہت موقعہ پر تعریفیں فرمائیں۔ انہیں دمشق کا حاکم مقرر کیا اور کبھی معزول نہ فرمایا۔ اگر آپ تھوڑی سی لغزش بھی ملاحظہ فرماتے تو فوراً معزول فرما دیتے جیسے کہ معمولی شکایت پر سعد ابن ابی وقاص یا خالد ابن ولید جیسی بزرگ ہستیوں کو معزول فرما دیا۔ اسی طرح عثمان غنی نے اپنے پورے زمانہ خلافت میں امیر معاویہ کو حکومت کے عہدے پر بحال رکھا۔ یہ ان دو بزرگ صحابہ کی طرف سے امیر معاویہ کی انتہائی عظمت و امانت کا اقرار و اعلان ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بہت سے موقعہ پر امیر معاویہؓ کی تعریف فرمائی

www.katibewahi.com

چنانچہ طبرانی نے بسند صحیح روایت فرمائی کہ کسی نے علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے جنگ صفین کے زمانہ میں امیر معاویہؓ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا قُتلانا وَقَتلا مُعاوِیَۃَ فِی الْجَنَّۃِ ہمارے اور معاویہ کے مقتولین سب جنتی ہیں نیز سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہؓ کے متعلق ارشاد فرمایا اخواننا بغوا علینا یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں ہم سے بغاوت کر بیٹھے رضی اللہ عنہم اجمعین۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے معاویہ سے بہتر کوئی حکومت کے لائق نہ دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب شام میں داخل ہوئے اور امیر معاویہؓ کی شان و شوکت اور بڑا جرار لشکر دیکھا تو فرمایا کہ معاویہؓ عرب کے کسریٰ ہیں۔ (تطہیر الجنان)

امام اعمش جو اجلہ تابعین میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ اگر تم امیر معاویہؓ کو دیکھتے تو کہتے کہ وہ امام مہدی ہیں (تطہیر الجنان)

امام حسن رضی اللہ عنہ نے ۷ ماہ خلافت فرما کر امیر معاویہؓ کے حق میں خلافت سے دستبرداری فرمائی اور اُن کا سالانہ وظیفہ اور نذرانے قبول فرمائے اگر امیر معاویہ میں معمولی فسق بھی ہوتا تو امام حسنؓ سر دے دیتے مگر اُن کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دیتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی امام حسنؓ کے اس فعل شریف کی تعریف فرمائی تھی کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح فرمائے گا۔

امام حسین رضی اللہ عنہ اس صلح کے وقت عاقل، بالغ سمجھدار تھے مگر اُن سرکار رضی اللہ عنہ نے بھی اس صلح پر اعتراض نہ فرمایا بلکہ اس میں خود بھی داخل ہو گئے اگر امیر معاویہؓ امام حسینؓ کی نگاہ میں کچھ عیب کچھ [illegible] کے طور پر آپ اس وقت امیر معاویہؓ کے مقابلہ میں آجاتے معلوم ہوتا ہے کہ نگاہ امام حسینؓ میں یزید فاسق فاجر ظالم وغیرہ تھا۔ امیر معاویہؓ عادل۔ ثقہ۔ متقی۔ لائق بیعت امارت تھے۔ اب کسی کو کیا حق ہے کہ اُن پر زبان طعن دراز کرے

نمبر ۵: امیر معاویہؓ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ نے بڑے جلیل القدر صحابہ سے احادیث روایت کیں جو تمام محدثین نے قبول کیں اور اپنی کتب میں لکھیں اور بڑے بڑے صحابہ کرام نے امیر معاویہؓ سے روایات لیں اور احادیث نقل کیں۔ خیال رہے کہ فاسق کی روایت ضعیف ہوتی ہے یعنی قابل قبول نہیں ہوتی۔

امیر معاویہؓ نے ابوبکر صدیقؓ۔ عمر فاروقؓ۔ ام حبیبہ وغیرہم سے احادیث نقل کیں اور عبداللہ ابن عباسؓ۔ عبداللہ ابن عمرؓ۔ عبداللہ ابن زبیرؓ۔ جریر ابن عبداللہ بجلیؓ معاویہ

www.katibewahi.com

ابن خدیج رضؓ۔ سائب ابن یزید رضؓ۔ نعمان ابن بشیر رضؓ۔ ابوسعید خدری رضؓ ابولامہ ابن سہل رضؓ جیسے بزرگ وفقیہہ و مجتہدین صحابہ نے امیر معاویہ رضؓ سے احادیث روایت کیں۔ اسی طرح امیر معاویہ رضؓ سے جبیر۔ ابوادریس خولانی۔ سعید ابن مسیب۔ خالد ابن معدان۔ ابوصالح سمّان۔ ہمام ابن عتبہ۔ عبداللہ ابن حارث۔ قیس ابن ابی حازم جیسے جلیل القدر تابعین علماء وفقہا نے روایات حدیث لیں اور قبول کیں۔ اگر امیر معاویہ رضؓ میں فسق وظلم وغیرہ کا شائبہ بھی ہوتا۔ تو یہ حضرات اُن سے روایت حدیث نہ کرتے۔

نمبر ۶: امیر معاویہ کی (۱۶۳) احادیث ہیں جن میں چار وہ ہیں جنہیں مسلم و بخاری دونوں نے روایت فرمایا اور چار صرف بخاری نے اور پانچ صرف مسلم نے باقی احمد ابوداؤد نسائی بیہقی۔ طبرانی۔ ترمذی۔ مالک وغیرہم محدثین نے روایت فرمائیں۔ اگر ہم کو اس رسالہ کے طویل ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہم وہ تمام روایات یہاں نقل کر دیتے شائقین کتب احادیث کا مطالعہ کریں۔ خیال کرنا چاہیے کہ امام بخاری و مسلم وہ بزرگ ہستیاں ہیں جو ذرا سے شبہ فسق کی بنا پر روایت نہیں لیتے ان بزرگوں کا امیر معاویہ کی روایت قبول فرما لینا باعلان تبارہا ہے کہ امیر معاویہ ان کی نگاہ میں متقی۔ عادل۔ ثقہ۔ قابل روایت ہیں۔ مولانا جلال الدین رومی نے امیر معاویہ کو تمام مومنوں کا مامول فرمایا ان کے بڑے کارنامے مثنوی میں بیان کئے۔

نمبر ۷: امیر معاویہ رضؓ اسلام کے پہلے شاندار سلطان ہیں جیسے ابوبکر صدیق رضؓ اسلام کے پہلے خلیفہ ہیں اس لیئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ میرے بعد خلافت راشدہ (یعنی خلافت علی منہاج النبوۃ) تیس سال تک رہے گی۔ پھر سلطنت ہو گی امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت اس مدت میں قریباً سات ماہ باقی تھے

www.katibewahi.com

چنانچہ یہ ہی بقیہ مدت امام حسن رضی اللہ عنہ نے پوری فرما کر خلافت سے دستبرداری فرمالی کیونکہ مدت خلافت پوری ہو چکی تھی اُس وقت سے امیر معاویہؓ سلطان اسلام مقرر ہوئے۔

اس کی خبر مخبر صادق صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اشارۃً ارشاد فرمائی تھی چنانچہ بخاری شریف میں کتاب الرویا کتاب الجہاد میں بہت جگہ حضرت انس وغیرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک دفعہ ام حرام بنت ملحان کے گھر آرام فرما تھے جو کہ عبادہ ابن صامت کی زوجہ ہیں کہ اچانک خوش خوش مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے ام ملحان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس مسرّت و شادمانی کا کیا سبب ہے فرمایا کہ ابھی خواب میں ہم پر ہماری اُمت کے غازی پیش کئے گئے جو اس سمندر سے ایسی شان و شوکت سے گزر رہے ہیں جیسے تخت پر سلاطین اور جہاد کرنے جارہے ہیں، ام ملحان نے عرض کی کہ حضور دُعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی اُن کے ساتھ اس جہاد میں شرکت کی توفیق دے فرمایا تم بھی اُن میں ہوگی۔ یہ فرما کر پھر سو گئے پھر اُسی طرح خوش خوش بیدار ہوئے اور پھر اُسی طرح کی خواب ارشاد فرمائی۔ ام ملحان نے پھر عرض کیا کہ دُعا فرمائیں کہ میں اس جہاد میں بھی ان غازیوں کے ساتھ ہوں تو فرمایا کہ نہیں تم پہلوں کے ساتھ ہوگی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ یہ جہاد امیر معاویہ کے زمانہ حکومت میں ہوا ام ملحان امیر معاویہ کے ہمراہ سمندر پر سے گزریں اور پار نکل کر اپنے اُونٹ سے گر کر شہید ہوگئیں۔

حدیث پاک کے آخری الفاظ یہ ہیں:

فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ ابْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَصَرِعَتْ عَنْ	پس سوار ہوئیں ام ملحان معاویہ ابن ابی سفیان کے زمانہ میں پھر جب سمندر پار

www.katibewahi.com

بُدْنُهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ (بخاری شریف)	ہوئیں تو اُونٹ سے گر گئیں اور انتقال فرما گئیں۔

اس حدیث سے اشارۃً معلوم ہُوا کہ امیر معاویہؓ اسلام کے سلطان غازی ہونگے یہ بھی معلوم ہُوا کہ اس جہاد میں شرکت کرنے والے بڑے درجہ والے ہوں گے۔ اسی لیئے اُم ملحان نے اپنے لیئے دُعا کرائی جو قبول ہُوئی۔ یہ بھی معلوم ہُوا کہ امیر معاویہ بہت شان کے مالک ہوں گے سادگی نہ ہوگی۔ یہ بھی معلوم ہُوا کہ حضورؐ صلّی اللہ علیہ وسلم امیر معاویہ وغیرہ کی یہ شان دیکھ کر بہت خوش ہُوئے۔ خوش وخرم مسکراتے ہُوئے بیدار ہوئے کیوں نہ ہو بیٹے کی شان دیکھ کر باپ خوش ہوتا ہے، اُمت کی شان دیکھ کر نبی خوش ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر اقبال نے کیا خوب کہا ؎

بوریا ممنون خواب راحتش　　تاج کسریٰ زیر پائے امتش

www.katibewahi.com

یہ بھی معلوم ہُوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلم کو اگلی پچھلی تمام چیزیں بتا دیں بلکہ دکھا دیں۔ یہ بھی معلوم ہُوا کہ حضورؐ لوگوں کی موت کے وقت موت کی نوعیت سے خبردار ہیں کہ کون کب مرے گا کہاں مرے گا کیسے مرے گا کہ ام ملحان سے فرمادیا کہ تم صرف پہلوں کے ساتھ ہو گی پھر تمہیں اس دُوسرے غزوہ میں شرکت کا موقعہ نہ ملے گا کیونکہ تم اُسی غزوہ میں شہید ہو جاؤ گے۔ یہ بھی معلوم ہُوا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم امیر معاویہؓ کی حکومت اور اُن کے ساتھیوں سے بہت خوش ہیں۔ بہر حال یہ حدیث بہت سے احکام کی جامع ہے۔

نوٹ ضروری: خیال رہے کہ خلافت راشدہ حضرت امام حسنؓ پر ختم ہو گئی۔ اس خلافت میں خلیفہ مسلمانوں کے حاکم اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سچے جانشین ہوتے تھے کہ وہ علمی

بیعت سلطنت کی بیعت بھی تھی اور ارادت کی بیعت بھی۔ اسی لئے اُس وقت تک مسلمانوں میں پیروں کی مشائخ کی بیعت کا رواج نہ تھا کیونکہ یہ بیعت ہی کافی تھی۔ خلیفہ اسلام کے حاکم بھی تھے مسلمانوں کے شیخ بھی تھے اور رسول اللہ کے جانشین بھی رضی اللہ عنہم۔ اس کے بعد سلطان میں صرف سلطنت اسلام رہ گئی وہ جانشینی جناب مصطفٰے صلّے اللہ علیہ وسلّم علی وجہ الکمال نہ رہی اس لیئے پھر بادشاہوں سے صرف سلطنت کی بیعت ہونے لگی اور ارادت کی بیعت مشائخ عظام سے اُن میں پہلے سلطان اسلام امیر معاویہ ہُوئے مگر شریعت میں کہیں پر سلطان اسلام کو بھی خلیفہ کہہ دیا جاتا ہے جیسے کہ حدیث میں وارد ہُوا کہ بارہ خلفاء تک اسلام بہت غالب رہے گا۔ یہاں خلیفہ بمعنے سلطان ہے جن لوگوں نے امیر معاویہ کو خلیفہ لکھا یا کہا وہ خلیفہ بمعنی سلطان اسلام ہے۔

نوٹ ضروری: تمام خلفاء راشدین رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے خلفاء تھے بعد والے اپنے سے پہلے والے کے خلیفہ نہ تھے یعنی حضرت عمر فاروق خلیفہ رسُول تھے خلیفہ ابوبکر الصدیق رضؓ نہ تھے سب نائبین مصطفٰے اور جانشین جناب حبیب کبریا تھے۔ اسی لیئے وہ تمام حضرات حضورؐ کے خلفاء ہیں۔

www.katibewahi.com

یہ بھی خیال رہے کہ چہارم خلیفہ ہونا یا آخری خلیفہ ہونا معاذ اللہ کوئی اہانت یا بے تعظیمی نہیں۔ ہمارے نبی صلّے اللہ علیہ وسلّم آخری نبی ہیں بلکہ حضرت علی رضؓ کو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے چار بار بیعت میسّر ہوئی ایک بار بلاواسطہ اور پھر ابوبکر صدیق رضؓ کے واسطہ سے پھر عمر فاروق رضؓ کے ذریعہ سے پھر عثمان غنی کی معرفت سے کیونکہ یہ تمام بیعتیں بالواسطہ حضور صلّے اللہ علیہ وسلم سے بیعت تھی۔

نمبر ۵: امیر معاویہ رضؓ نہایت نیک دل۔ سخی بہت حلیم و کریم تھے جیسا کہ اُن کے

متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی چنانچہ آپ کی سخاوت حسب ذیل واقعات سے ظاہر ہوتی ہے۔

الف : ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرمایا کہ ایک بار امیر معاویہؓ نے امام حسنؓ کو چار لاکھ روپیہ نذرانہ پیش کئے جو امام حسنؓ نے قبول فرمائے (کتاب النہایہ)

ب : حاکم نے بہ روایت ہشام بن محمد روایت کی کہ امیر معاویہؓ نے امام حسنؓ کے لئے ایک لاکھ روپیہ سالانہ وظیفہ مقرر کیا تھا اتفاقاً ایک سال یہ وظیفہ امام حسنؓ کو نہ پہنچا آپ نے چاہا کہ امیر معاویہؓ کو یاد دہانی کے لئے خط لکھیں، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب میں امام حسنؓ کو فرمایا کہ اپنے جیسے مخلوق کو نہ لکھو رب سے عرض کرو اور فرمایا یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اَقْذِفْ فِیْ قَلْبِیْ رِجَاءَکَ وَاقْطَعْ رَجَآءِیْ عَمَّنْ سِوَاکَ حَتّٰی لَا اَرْجُوْا اَحَدًا غَیْرَکَ اَللّٰھُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ عَنْہُ قُوَّتِیْ وَقَصَرَ عَنْہُ عَمَلِیْ وَلَمْ تَنْتَہِہِ اِلَیْہِ رَغْبَتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ مَسْاَلَتِیْ وَلَمْ یَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مِمَّا اَعْطَیْتَ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْیَقِیْنِ فَخُصَّنِیْ بِہٖ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔	اے اللہ میرے دل میں اپنی امید بھر دے اور اپنے ماسوا سے امید منقطع فرما دے یہاں تک کہ تیرے سوا کسی سے امید نہ رکھوں۔ اے اللہ جس چیز سے میری طاقت کمزور ہے اور میرے عمل کوتاہ ہیں اور میری رغبت وہاں تک نہ پہنچی اور میرا سوال وہاں تک نہ پہنچا اور وہ میری زبان پر جاری نہ ہوا جو کہ تو نے اگلوں اور پچھلوں کو یقین عطا فرمایا ہے پس مجھے اس سے خاص کر اے جہانوں کے پالنے والے!

چنانچہ یہ وظیفہ امام حسنؓ نے شروع کر دیا ابھی ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ امیر معاویہؓ نے

www.katibewahi.com

پندرہ لاکھ روپیہ بھیجا یا یعنی دو لاکھ وظیفہ اور تیرہ لاکھ نذرانہ (نہایہ وغیرہ)

مُسلمان یہ دُعا یاد کرلیں رفع حاجات کے لئے بہترین دُعا ہے۔

(ج) ایک بار امیر معاویہؓ نے حاضرین سے فرمایا کہ جو کوئی علیؓ کی شان میں قصیدہ پڑھے تو میں اُسے فی شعر ایک ہزار دینار دُوں گا۔ چنانچہ حاضرین شعراء نے اشعار پڑھے اور انعام لیا۔ امیر معاویہ ہر شعر پر کہتے تھے کہ علیؓ اس سے بھی افضل ہیں۔ عمرو ابن عاص شاعر نے ایک قصیدہ علی مرتضیٰ کی شان میں پڑھا جس کا ایک شعر یہ تھا ؎

هُوَ النَّبَأُ الْعَظِيمُ وَ ذٰلِكَ نُوحٍ

وَبَابُ اللّٰهِ وَ انْقَطَعَ الْخِطَابُ

حضرت علی بڑی خبر والے ہیں نُوح علیہ السّلام کی کشتی ہیں۔ اللہ کا دروازہ ہیں۔ اُن کے بغیر اللہ سے کوئی کلام نہیں کرسکتا۔ امیر معاویہ نے اس شعر پر اس شاعر کو سات ہزار دینار دیئے۔ (کتاب النہایہ)

www.katibewahi.com

(د) ابن عساکر نے روایت کی کہ جنگ کے زمانہ میں حضرت عقیل نے (حضرت علی کے بھائی) علی رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے کچھ روپیہ کی ضرورت ہے دیجئے۔ فرمایا ابھی نہیں ہے آپ نے عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ امیر معاویہ کے پاس چلا جاؤں حضرت علی نے فرمایا جاؤ حضرت عقیل امیر معاویہ کے پاس پہنچے امیر معاویہ نے آپ کا بڑا احترام کیا اور ایک لاکھ روپیہ نذرانہ پیش کیا۔ (صواعق محرقہ)

یہ نمونہ کے طور پر چند واقعات پیش کئے گئے ورنہ امیر معاویہؓ کی بے مثل سخاوت کے واقعات بہت ہیں۔

نمبر ۹: امیر معاویہؓ کے دل میں اللہ کا خوف حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی عظمت

اہلبیت اطہار کی محبت کمال درجہ تھی۔ آپ اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ امیر معاویہ اپنی وفات کے وقت بار بار فرماتے تھے کہ کاش میں ایک گاؤں میں خاموش زندگی گذارتا اور ان جھگڑوں میں نہ پڑتا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ناخن شریف، بال، قمیض مبارک، تہبند شریف کے متعلق وصیت فرمائی کہ مجھے غسل دے کر میرے کفن میں یہ چیزیں رکھ دی جائیں اس واقعہ سے امیر معاویہؓ کے خوف الٰہی عظمت محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کا بخوبی پتہ لگتا ہے نیز تواریخ سے ثابت ہے کہ امیر معاویہؓ امام حسن رضی اللہ عنہ کا انتہائی ادب واحترام کرتے تھے اور اہل بیت اطہار کے فضائل کی متعدد روایات آپ سے مروی ہیں۔

امام احمدؒ ابن حنبل نے اپنے مسند میں امیر معاویہؓ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امام حسنؓ کے زبان اور ہونٹ چوستے تھے پھر امیر معاویہؓ نے فرمایا کہ ایسی زبان اور ہونٹ جسے جناب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چوسیں آگ لوگ نہیں پہنچ سکتی۔

(کتاب النہایہ)

اسی مسند احمد ابن حنبل میں ہے کہ ایک شخص نے امیر معاویہؓ سے کوئی مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا کہ یہ مسئلہ علی مرتضیٰؓ سے پوچھو وہ مجھ سے بڑے عالم ہیں اس نے کہا آپ ہی فرمادیں مجھے آپ کا جواب زیادہ پسند ہے امیر معاویہؓ نے فرمایا کہ تو نے یہ بہت بری بات کی کیا تو اُن سے نفرت کرتا ہے جن کی توقیر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، اُن کے کمال علم کی بنا پر اور جن کے بارے میں سرکارؐ نے فرمایا کہ اے علی تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارونؑ۔ مگر میرے بعد نبی نہیں، اور جن علیؓ کی عظمت علم کا یہ حال ہے کہ جب حضرت عمر فاروقؓ کو کوئی مشکل درپیش آتی

تھی تو حضرت علیؓ سے حل کراتے تھے' امیر معاویہؓ نے یہ فرما کر اُس شخص سے فرمایا میرے پاس سے اُٹھ جا اور اُس کا نام وظیفہ والوں کے دفتر سے خارج کر دیا (کتاب النا ہیہ) ان روایات کو دیکھو اور غور کرو۔

امام محمد ابن محمود آملی نے نفائس فنون میں روایت کی کہ ایک بار امیر معاویہؓ کے دربار میں علی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہُوا تو امیر معاویہؓ نے فرمایا کہ علی شیر تھے علی چودھویں رات کے چاند تھے علی رحمت خُدا کی بارش تھے' حاضرین میں سے کسی نے پُوچھا کہ آپ افضل ہیں یا علی تو آپ نے فرمایا کہ علی کے قدم ابو سفیان کی آل سے افضل ہیں تو اُن سے کہا گیا کہ آپ نے حضرت علیؓ سے جنگ کیوں کی تو فرمایا الملک عقیم یعنی ملکی جنگ تھی۔

(کتاب النا ہیہ)

امیر معاویہؓ نے ایک بار ضرار ابن حمزہ سے کہا کہ مجھے علی ابن ابی طالب کے اوصاف سناؤ۔ اُنہوں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے معاف رکھو امیر معاویہؓ نے کہا تمہیں خدا کی قسم ضرور سناؤ۔ ضرار ابن حمزہ نے نہایت فصیح و بلیغ طور پر علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی منقبت سنائی جس کا خلاصہ ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"علیؓ بڑی سخاوت والے سخت قوت والے تھے فیصلہ کُن بات کہتے تھے عدل کا فیصلہ کرتے تھے اُن کی جوانب سے علم کی نہریں بہتی تھیں اُن کی زبان پر علم بولتا تھا۔ دُنیا اور دُنیا کی ٹیپ ٹاپ سے متنفر تھے' رات کی تنہائی اور وحشت پر مائل تھے' راتوں کو روتے تھے۔ اکثر آخرت کی فکر میں رہتے تھے' موٹا لباس معمولی کھانا پسند فرماتے تھے لوگوں میں عام شخص کی طرح رہتے تھے جب اُن سے کچھ پُوچھتے تو

فوراً جواب دیتے جب ہم انہیں بُلاتے تو فوراً آجاتے تھے، اس بے تکلفی کے باوجود اُن کی خداداد ہیبت کا یہ حال تھا کہ ہم اُن سے گفتگو نہ کرسکتے تھے دینداروں کی تعظیم فرماتے مسکینوں کو اپنے سے قریب رکھتے تھے، علیؓ کے دربار شریف میں کمزور مایوس نہ تھا۔ قوی دلیر نہ تھا۔ قسم خدا کی مَیں نے علی کو بہت دفعہ ایسا دیکھا کہ رات کے تارے غائب ہوجاتے تھے اس حال میں کہ آپ ایسا روتے تھے جیسے کسی کو بچھو کاٹ لے اور رو رو کر فرماتے تھے کہ افسوس افسوس عمر تھوڑی ہے۔ سفر لمبا ہے۔ سامان تھوڑا ہے راستہ خطرناک ہے، اور آپ کی داڑھی سے آنسوؤں کے قطرے ٹپکتے تھے اور فرماتے تھے افسوس! افسوس!

امیر معاویہ یہ سُنکر زار زار رونے لگے اور فرماتے تھے کہ قسم خدا کی ابوالحسن (علیؓ) ایسے ہی تھے، ایسے ہی تھے، ایسے ہی تھے۔ (صواعق محرقہ)

www.katibewahi.com

سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان ہی صفات کو ایک شاعر نے اس طرح بیان کیا ؎

هُوَ الْبَكَّاءُ فِي الْمِحْرَابِ لَيْلًا ۔۔۔ هُوَ الضَّحَّاكُ فِي يَوْمِ الضِّرَابِ

"محراب مسجد میں رونے۔ میدانِ جہاد میں ہنسنے والے" میدانِ جہاد میں تشریف لاتے تو ہنستے ہوئے فرماتے ع اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرْ

"مَیں وہ بہادر ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر کرار رکھا" (حیدر بمعنی شیر) کرار کے معنی پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والا)

اور جب تہجد کے وقت محراب مسجد میں آتے تو رب سے عرض کرتے ؎

اِلٰهِیْ عَبْدُكَ الْعَاصِیْ اَتَاكَ ۔۔۔ مُقِرًّا بِالذُّنُوْبِ وَقَدْ دَعَاكَ

"خدایا تیرا گنہگار بندہ حاضر ہے اپنی خطاؤں کا اقرار کرتے ہوئے تجھ سے دعا مانگ رہا ہے"۔ غرضکہ خلق کے سامنے ہنسنے والے خالق کی بارگاہ میں رونے والے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

نمبر ۱۰: امیر معاویہؓ کی بہت سی کرامات ثابت ہیں۔ آپ صاحب کرامت صحابی رسول ہیں۔ چنانچہ کتاب تطہیر الجنان میں فرمایا کہ سند صحیح سے روایت ہے کہ جب امیر معاویہ کو حضرت عثمان غنی کی شہادت کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ مکہ والوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے علیحدہ کیا لہٰذا وہاں خلافت کبھی نہ ہوگی۔ مدینہ والوں نے خلیفۃ المسلمین عثمان غنیؓ کو شہید کیا وہاں سے خلافت نکل گئی، اب کبھی وہاں خلافت نہ ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ پھر حرمین شریفین آج تک دار الخلافہ نہ بنے، مکہ معظمہ میں تو عبداللہ ابن زبیر نے خلافت کا دعویٰ کیا بھی مگر وہ صورتاً خلافت تھی حقیقت خلافت نہ تھی لیکن مدینہ منورہ میں صورۃً خلافت بھی نہ رہی، سیدنا علی مرتضیٰ نے کوفہ کو اپنا دار الخلافہ بنایا اور اُن کے بعد کسی خلیفہ نے مدینہ منورہ کو دار الخلافہ نہ بنایا یہ امیر معاویہؓ کی کرامت ہے۔

امیر معاویہؓ نے جب یزید کو اپنا ولی عہد کیا تو دعا کی کہ مولیٰ اگر یزید اس کا اہل نہ ہو تو اُس کی سلطنت کامل نہ فرما پھر ایسا ہی ہوا کہ یزید مردود امیر معاویہؓ کے بعد دو سال کچھ ماہ زندہ رہا اور اُس کی سلطنت پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکی۔

امیر معاویہؓ کا یہ واقعہ تو مشہور ہی ہے کہ آپ ایک دفعہ اپنے محل میں سو رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی نے آپ کو جگایا۔ تو آپ نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے اور اس محل میں کیسے پہنچ گیا وہ بولا کہ میں ابلیس ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا کام نماز کے لئے جگانا نہیں ہے بلکہ نماز سے سلانا ہے اولاً اُس نے بہانے بنائے مگر جب

www.katibewahi.com

امیر معاویہؓ نے اُسے ڈرایا دھمکایا تو آخر بولا کہ اس سے پہلے ایک دفعہ میں نے آپ کو فجر کے وقت سلا دیا تھا جس سے آپ کی نماز قضا ہو گئی تھی آپ اُس کے غم میں اتنا روئے کہ میں نے فرشتوں کو آپس میں کلام کرتے سُنا کہ امیر معاویہؓ کو اُس رنج و غم کی وجہ سے پانچ سو نمازوں کا ثواب دیا گیا۔ میں نے خیال کیا کہ اگر آج پھر آپ فجر نہ پڑھ سکے تو آج پھر روئیں گے اور ایسا نہ ہو کہ ایک ہزار نمازوں کا ثواب حاصل کر لیں اس لئے جگا دیا کہ ایک ہی نماز کا ثواب حاصل کریں مثنوی شریف دفتر دوم صفحہ ۲۳ میں مولانا رُوم قدس سرہٗ نے اسی قصّہ کو بہت تفصیل سے چودہ صفحہ میں کچھ فرق سے یُوں فرمایا جس کی سُرخی یُوں باندھی

"بیدار کردن ابلیس حضرت امیر المومنین معاویہ را کہ برخیز کہ وقت نماز است"۔ اور اس طرح اس قصّہ کو شروع فرمایا ؎

درخبر آمد کہ ابلیس لعین ۔۔۔ در قصور خفتہ شبانگہ شباں

قصر را از اندروں در بستہ بُود ؎ کز زیارتہار مردم خستہ بُود

ناگہاں مردے ورا بیدار کرد ؎ چشم چُوں بگشاد پنہاں گشت فرد

اس واقعہ سے معلوم ہُوا کہ امیر معاویہؓ بہت عابد و زاہد مقبول بارگاہ الٰہی تھے اور ابلیس جیسا خبیث جو کسی کے قبضہ میں نہ آوے وہ آپ کے قبضہ اور گرفت سے نہ چھوٹ سکتا تھا کیوں نہ ہو جس کا ہاتھ جناب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پکڑ لیں اُس کے ہاتھ کی گرفت سے کون چھُوٹ سکتا ہے اور جو نگاہ جمال مصطفوی دیکھ لے اُس سے کون سی چیز چھپ سکتی ہے۔

یہی واقعہ ایک دفعہ حضرت ابوہریرہؓ کو بھی پیش آیا تھا کہ آپ نے ابلیس کو پکڑ لیا تو چھُوٹ نہ سکا۔

www.katibewahi.com

دُوسرا باب

اُمیر معاویہؓ پر اعتراضات و جوابات

امیر معاویہؓ پر اب تک جس قدر اعتراضات ہم کو معلوم ہو سکے ہیں اُنہیں ہم تفصیل وار عرض کرتے ہیں، ہر اعتراض کے ساتھ اُس کا مدلّل جواب منصفانہ اور محقّقانہ طور پر عرض کریں گے ناظرین سے انصاف کی اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم سے قبول کی اُمید ہے وُہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

اعتراض ۱: تُم نے کہا کہ حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم کی ازواج پاک بھی اہلبیت ہیں حالانکہ قرآن کریم میں یُوں ہے کہ آیت تطہیر اُترنے پر نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے امام حسن و حسین، علی، فاطمہ زہرا کو کمبل شریف میں داخل فرما کر دُعا کی کہ مولیٰ یہ میرے اہلبیت ہیں تو انہیں پاک فرما دے۔ حضرت ام سلمہ زوجہ رسول اللہ نے عرض کیا کہ مجھے داخل فرمالیا جائے تو اُن سے فرمادیا کہ تم خیر پر ہو تم وہاں ہی رہو۔ اگر ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل ہوتیں تو اُنہیں کمبل شریف میں لے لیا جاتا۔

جواب: یہ شُبہ جب درست ہوتا کہ اس حدیث میں کوئی حصر کا لفظ ہوتا یعنی یہ ہی اہلبیت ہیں یا یہ فرمایا جاتا کہ ان کے سوا اور کوئی اہلبیت نہیں۔ جب ان دونوں میں سے کچھ نہیں تو دوسروں کی نفی کیسے ہو گئی۔ اگر ہم کہیں کہ حضرت موسیٰ و عیسیٰ و داؤد علیہم السّلام نبی ہیں تو اس کے معنی یہ نہیں کہ دیگر انبیاء کرام نبی نہیں۔ اور اس فرمانے میں بھی ایک حکمت ہے وہ یہ کہ عُرف میں لڑکی شادی کے بعد اپنے خاوند کے اہلبیت

www.katibewahi.com

اور اُس کے اہل خانہ میں شمار ہونے لگتی ہے تو شاید یہ سمجھا جاتا کہ حضرت فاطمہ زہرا حضورؐ کے اہلبیت نہیں بلکہ حضرت علی کے اہلبیت میں ہیں اس وہم کو دفع فرمانے کے لئے حضورؐ نے کمبل شریف کا یہ عمل فرمایا جب اُم سلمہؓ نے اس میں داخلہ کی اجازت چاہی تو اُن سے فرما دیا کہ اَنْتِ عَلٰی خَیْرٍ تم تو خیر پر ہو ہی یعنی تم تو اس آیت میں یقیناً داخل ہو تمہارے متعلق تو شبہ ہو سکتا ہی نہیں۔ تم وہاں ہی رہو جن کے متعلق شبہ ہو سکتا ہے اُن کو داخل فرما کر شبہ دُور فرمانا ہے۔ اس کی تفصیل تحقیق تحفہ اثنا عشریہ۔ اشعۃ اللمعات اور اُس کے حاشیہ امیر علی میں ملاحظہ کرنا چاہیئے۔ اگر آیت تطہیر میں صرف یہ چار حضرات داخل ہوں اور ازواج پاک داخل نہ ہوں تو آیات قرآنیہ میں نہایت سخت بے ربطی ہوگی کیونکہ اس سے آگے اور پیچھے تمام آیات میں ازواج پاک سے خطاب ہے اور ربط آیات ضروری ہے۔

www.katibewahi.com

اعتراض ۲: آیت تطہیر کے پہلے اور اس کے بعد تمام ضمیریں جمع مؤنث ہیں مگر اس آیت میں ضمیر جمع مذکر ہے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا دونوں جگہ کُمْ ہے جو مذکر ہے، اگر اس خطاب میں ازواج مطہرات شامل ہوتیں تو دیگر آیات کی طرح اس میں بھی ھُنَّ کُنَّ وغیرہ ضمیریں ہوتیں۔

جواب: چونکہ اگلی پچھلی آیتوں میں صرف ازواج پاک سے خطاب تھا لیکن اس آیت کے خطاب میں حضرت علی و حسنین کریمین بھی شامل تھے اس لئے اُن میں ضمیریں مؤنث اور اس آیت میں ضمیر مذکر آئی۔ نیز پہلے فرمایا گیا یا نساء النّبی اور لفظ نساء مؤنث ہے یہاں فرمایا گیا اہل البیت اور یہ لفظ مذکر ہے اگرچہ اس سے مُراد بیویاں ہوں اور عربی ترکیب میں لفظ کا اعتبار ہوتا ہے نہ کہ معنی کا دیکھو طلحۃ لفظ مؤنث ہے اور نام مذکر کا ہے

مگر لفظ کا لحاظ کرتے ہوئے اسے غیر منصرف مانا گیا تانیث و علم کے لحاظ سے اس کی دلیل وہ آیت ہے جو سورۂ ہود میں ہے کہ فرشتوں نے حضرت سارہ زوجۂ ابراہیم علیہ السلام سے عرض کیا۔

قَالُوْا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ رَحْمَتُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

فرشتے بولے کہ اے سارہ کیا تم اللہ کے حکم سے تعجب کرتی ہو اے نبی کے گھر والو تم پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہیں وہ اللہ سراہا ہوا بزرگی والا ہے۔

دیکھو اس آیت میں حضرت سارہ سے خطاب ہے جو بی بی صاحبہ ہیں۔ مگر تعجبین صیغہ مؤنث ہے اور علیکم میں ضمیر مذکر کیونکہ انہیں لفظ اہلبیت سے تعبیر کیا جو کہ مذکر ہے ایسے ہی ان آیات میں ہے غرضکہ لفظ کا اعتبار ہے۔

www.katibewahi.com

اعتراض ۳: امیر معاویہؓ نے ہزارہا مسلمانوں کا خون کیا اور کرایا۔ نہ یہ حضرت علیؓ سے جنگ کرتے نہ مسلمانوں کا اتنا خون ہوتا اور مومن کو قتل کرنے والا دائمی جہنمی ہے رب فرماتا ہے:

وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ خَالِدًا فِیْھَا وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ لَعَنَہٗ وَ اَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیْمًا (نساء)

اور جو کوئی کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ دوزخ ہے اس میں ہمیشہ رہے گا اور اللہ اس پر غضب اور لعنت کریگا اور اس کے لیئے بڑا عذاب تیار کیا ہے[1]

جواب: اس کے دو جواب ہیں ایک الزامی دوسرا تحقیقی، جواب الزامی تو یہ ہے کہ پھر تو عائشہ صدیقہؓ۔ حضرت طلحہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین پر بھی یہ ہی الزام عائد

[1] لہٰذا امیر معاویہ اس آیت میں داخل ہیں اور اس کے تمام خطابات کے مستحق ہیں۔

ہو سکتا ہے کیونکہ یہ تمام حضرات علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مقابل ہوئے اور جنگِ جمل وغیرہ میں ہزار ہا مسلمان شہید ہوئے حالانکہ حضرت عائشہؓ کا جنتی ہونا ایسا ہی یقینی ہے جیسے اللہ کا ایک ہونا۔ کیونکہ قرآن کریم میں ان کے جنتی ہونے کی نص قطعی وارد ہو چکی اور حضرت طلحہ و زبیر بھی قطعاً جنتی ہیں عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں۔

جواب تحقیقی یہ ہے کہ مومن کے قتل کی تین صورتیں ہیں ایک تو اس لئے اُسے قتل کرنا کہ یہ مسلمان کیوں ہو گیا یہ کفر ہے کہ اس میں ایمان سے ہمیشہ ناراضی ہے۔ اس آیت مذکورہ میں یہ ہی مُراد ہے کیونکہ جہنّم میں ہمیشہ رہنا صرف کافر کے لئے ہے، دُوسرے کسی مُسلمان کو دنیاوی عناد اور ذاتی دشمنی کی وجہ سے قتل کرنا جیسے دن رات ہوتا رہتا ہے۔ یہ فسق اور گناہ ہے۔ تیسرے غلط فہمی کی بنا پر مسلمانوں میں جنگ ہو جائے اور مسلمان مارے جائیں یہ غلط فہمی ہے نہ فسق ہے نہ کفر۔ یہ تیسری قسم کے [illegible]

www.katibewahi.com

وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا (حجرات)	اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں جنگ کر بیٹھیں تو ان میں صُلح کرا دو۔

دیکھ یہاں قتال اور جنگ کرنے والی دونوں جماعتوں کو مومن فرمایا گیا۔ اور ان میں صُلح کرا دینے کا حکم دیا گیا۔ امیر معاویہؓ و علی مرتضیٰ کی جنگ اس تیسری قسم میں داخل ہے بلکہ تمہارا یہ الزام خود امیر المومنین علی مرتضیٰ پر بھی پڑتا ہے کیونکہ جیسے امیر معاویہ کے ہاتھوں علی مرتضیٰ کے ساتھی مومن شہید ہوئے ویسے ہی علی مرتضیٰ کے ہاتھوں امیر معاویہ اور حضرت عائشہ صدیقہ کے ساتھی حضرت طلحہ و زبیر وغیرہم شہید ہوئے (اللہ سمجھ دے)

اعتراض ۴: امیر معاویہ کے دل میں اہلبیت کا کینہ تھا انہوں نے اہلِ بیت کو ستایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے علی کو ستایا اُس نے مجھے ستایا نیز امیر معاویہ

نے اہلبیت سے جنگ کی حالانکہ حضور نے فرمایا تھا کہ جس نے ان سے جنگ کی اُس نے مجھ سے جنگ کی اور جو حضورؐ سے جنگ کرے وہ مومن نہیں۔

جواب: اس کے بھی دو جواب ہیں ایک الزامی دُوسرا تحقیقی۔ جواب الزامی تو یہ ہے کہ اس سوال کی زد میں معاذ اللہ خود حضرت علی بھی داخل ہو جاویں گے۔ کیونکہ مخالف کہہ سکتا ہے کہ حضرت علی کے دل میں حضرت عائشہ۔ طلحہ۔ زبیر۔ محمد ابن طلحہ جیسے مقدس صحابہ کا کینہ تھا اور حضور نے تمام صحابہ کے متعلق فرمایا کہ فَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ جس نے صحابہ سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا۔ نیز یہ الزام حضرت عائشہ صدیقہ وطلحہ زبیر وغیرہ پر بھی وارد ہوگا غرضکہ ایک امیر معاویہ کے بغض کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام صحابہ واہلبیت کی غلامی سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔

جواب تحقیقی یہ ہے کہ حضور کے اہلبیت طاہرین کی مخالفت کی تین صُورتیں ہیں ایک تو اُن سے اس لئے جلنا کہ یہ حضور کے اہلبیت ہیں یہ کُفر ہے کہ اس میں درپردہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جلنا ہے، دُوسرے کسی دُنیاوی وجہ سے ناراضی اس میں اگر نفسانیت شامل ہے تو فسق ہے ورنہ نہیں۔ بہت دفعہ علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا میں خانگی معاملات میں شکر رنجی ہو جاتی تھی۔ شہادت عثمان کے دن حضرت علیؓ نے امام حسینؓ کے رُخ شریف پر طمانچہ مارا کہ تم نے حفاظت میں سُستی کیوں کی۔ ایک بار حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ میں سخت رنجش ہو گئی جو حضرت عمرؓ نے دُور کی (مسلم شریف) حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ کے لئے بہت سخت الفاظ استعمال کئے۔ یہ چیزیں دن رات آپس میں ہوتی رہتی ہیں یہ فسق وگناہ بھی نہیں۔

تیسرے کسی غلط فہمی کی بنا پر اہل بیت سے نااتفاقی ہو جانا یہ نہ فسق ہے

نہ گناہ محض ایک غلط فہمی ہے ان حضرات کی یہ تمام جنگیں اس تیسری قسم کی تھیں ان کے سینے کینہ سے پاک تھے جو ہم بہت تفصیل کے ساتھ پہلے باب میں بیان کر چکے۔ لڑتے بھی تھے اور ایک دُوسرے کی تعریف و توصیف بھی کرتے تھے ایک دُوسرے کو تحفہ و ہدایا بھی دیتے تھے۔

حکایت: استیعاب میں ہے کہ جنگ جمل کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ محمد ابن طلحہ رضی اللہ عنہ کی نعش پر سے گزرے جو حضرت عائشہ کے ساتھ تھے اُنہیں علی مرتضیٰ کے ایک سپاہی عمرو ابن جرموز نے قتل کیا تھا۔ ان کی نعش دیکھ کر علی مرتضیٰ رونے لگے اور انا للہ پڑھی اور فرمایا کہ اے محمد ابن طلحہ تم بڑے متقی نمازی راکع ساجد تھے اور اُن کی تلوار دیکھ کر فرمایا کہ قسم خدا کی اس تلوار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت مدد کی ہے۔ پھر فرمایا کہ انہیں کس نے قتل کیا عمرو ابن جرموز انعام پانے کے لالچ میں سامنے آیا اور فخریہ کہا کہ میں نے قتل کیا اور قتل کی تمام کیفیت بیان کی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دوزخی ہے، میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ محمد ابن طلحہ کا قاتل دوزخی ہے عمرو ابن جرموز غصہ میں بھر گیا اور بولا کہ اے علی تمہارا کیا اعتبار اگر تم سے لڑوں تو دوزخی اور تمہاری طرف سے لڑوں تو دوزخی یہ کہہ کر اُسی خنجر سے جس سے محمد ابن طلحہ کو شہید کیا تھا اپنے پیٹ میں گھونپ کر خودکشی کر لی یعنی کافر ہو کر خودکشی کی۔ (کتاب النہایہ ص)

ضروری نوٹ: خیال رہے کہ امیر معاویہؓ اہلبیت اطہار یا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین کے دشمن نہ تھے بلکہ اُن کے مخالف تھے، دشمنی اور مخالفت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ دشمن تو اپنے مدمقابل کی جان یا مال یا آبرو

www.katibewahi.com

یا دین کا ہی سرے سے دشمن ہوتا ہے کہ ان چیزوں کو فنا کرنا چاہتا ہے، مگر مخالف وہ ہے جو کسی مسئلہ میں اختلاف رائے کر بیٹھے اگرچہ یہ اختلاف لڑائی جھگڑے تک پہنچ جائے مگر اس کی بنیاد اسی رائے کا اختلاف ہے، دن رات باپ بیٹے، شوہر بیوی بھائی بھائی اختلاف رائے کی بنا پر لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں سلطان غازی محی الدین اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے بھائیوں خصوصاً داراشکوہ سے بڑی معرکہ کی جنگیں رہی ہیں مگر اس کے باوجود وہ دشمن نہ تھے بھائی تھے

انہیں سلطان اورنگ زیب نے اختلاف رائے کی بنا پر اپنے والد شاہجہان کو نظر بند کر دیا۔ مگر اس کے باوجود آپس میں دشمن نہ تھے باپ بیٹے تھے۔ قرآن کریم نے بھی اختلاف اور دشمنی میں فرق فرمایا لڑنے جھگڑنے والے مسلمانوں کے بارے میں ارشاد ہوا

www.katibewahi.com

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ۔	سارے مسلمان آپس میں بھائی ہیں پس صلح کراؤ اپنے بھائیوں میں۔

جانی یا ایمانی دشمنوں کے بارے میں فرمایا۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ۔	اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض اولاد تمہارے دشمن ہیں پس تم ان سے بچو۔

دیکھو وہاں لڑائی بھڑائی کے باوجود اجنبی مسلمانوں کو بھائی بتایا اور یہاں دینی مخالف اولاد اور بیویوں کو دشمن قرار دے کر ان سے پرہیز کا حکم دیا یہ فرق کرنا بہت ضروری ہے۔

یوسف علیہ السّلام کے بھائیوں نے ان پر انتہائی زیادتیاں کیں مگر اس کے باوجود یعقوب علیہ السّلام نے یا قرآن کریم نے انہیں یُوسف علیہ السّلام کے دشمنوں کی صف میں کھڑا نہ کیا۔ یہ حضرات یُوسفؑ کے جان یا ایمان کے دشمن نہ تھے۔ بلکہ یعقوب علیہ السّلام کے اس طریقہ کے مخالف تھے کہ وُہ یوسف علیہ السلام سے زیادہ محبت کرتے تھے اور ہم سے کم۔ اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ قرآن کریم نے اُن ہی مخالف بھائیوں کو آسمان ہدایت کا تارا فرمایا کہ ارشاد ہُوا۔

یٰٓاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُھُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ (یُوسف)	اے اباجان میں نے گیارہ تارے اور چاند وسُورج کو اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا۔

دیکھو برادران یوسف علیہ السّلام اس انتہائی زیادتیوں اور ظلم کے باوجود تاروں کی شکل میں دکھائے گئے یعنی ہادی اور مہدی حضور فرمائے ہیں میرے صحابہ تارے ہیں جس کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے اسی طرح امیر معاویہؓ اس قدر مخالفت کے باوجود صحابی رسُول اور آسمان ہدایت کے تارے ہیں نیز یعقوب علیہ السّلام نے اس فراق یُوسفی کے زمانہ میں ان برادران یُوسف علیہ السّلام کو اپنایا یُوسف علیہ السّلام کا دُشمن نہ جانا ورنہ اُن کے کُفر کا فتوٰی دیتے اور اپنے گھر سے باہر نکال دیتے کیونکہ نبی کی دشمنی کُفر ہے اور کافر سے میل جول حرام۔ یُوسف علیہ السّلام نے بھی اُنہیں اپنا دشمن نہ قرار دیا بلکہ اوّل بار جب یہ حضرات غلّہ لینے گئے تو ان کا احترام فرمایا اور عزّت سے مہمان بنایا۔ کہیئے دشمن نبی تو کافر ہوتا ہے پھر اُس کی مہمان نوازی کیسی۔

پھر جب یُوسف علیہ السّلام سے معافی مانگی تو یہ الفاظ عرض کئے۔

www.katibewahi.com

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ ۝	بولے خُدا کی قسم اللہ نے آپ کو ہم پر بزرگی دی اور ہم خطاوار تھے۔

اس میں ان حضرات نے اپنے کفر وغیرہ کا اقرار نہ کیا بلکہ اپنے کو صرف خطاکار کیا یُوسف علیہ السّلام نے اُن کو توبہ کا حُکم نہ دیا بلکہ صرف یہ فرمایا۔

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ	آج تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے۔

اگر کفر ہوتا تو انہیں دوبارہ مسلمان کیا جاتا نکاح کی تجدید کرائی جاتی۔ حضرت سارا زوجہ ابراہیم علیہ السّلام نے حضرت ہاجرہ اور اُن کے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو بے دانہ پانی بے سایہ والے جنگل میں ڈلوا دیا مگر اس جوش مخالفت سے جناب سارہ کو نہ کافر قرار دیا نہ فاسق۔ کہ یہ سب اختلاف کی بنا پر ہوا بلکہ وہ انبیاء بنی اسرائیل کی والدہ محترمہ ہیں۔ یہی معاملہ یہاں ہوا کہ جن بزرگوں نے حضرت علی کی مخالفت پر ندامت کی جیسے حضرت عائشہ صدیقہ اُن کے ساتھ علی مرتضیٰ نے وُہ برتاؤ کیا جو پیارا پیارے سے کرتا ہے۔ جو اُن کی مخالفت کرتے ہُوئے شہید ہوئے جیسے حضرت محمد ابن طلحہ، زبیر، طلحہ اُن کے جنتی ہونے کی علی مرتضیٰ نے خبر دی اور جو آخر تک آپ سے لڑتے رہے، جیسے امیر معاویہ وغیرہ اُن کو فرمایا کہ ہمارے بھائی ہیں۔ ہم سے باغی ہو گئے اُن کے مال نہ لُوٹے انہیں قید نہ کیا اُن پر دشمنوں کے احکام جاری نہ فرمائے۔

امیر معاویہؓ کی وجہ مخالفت

یہ بھی معلوم ہونا ضروری ہے کہ آخر امیر معاویہ کو علی مرتضیٰ سے کیا اختلاف

www.katibewahi.com

ہُوا اور کیوں ہُوا۔ حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے گھر کا مصریوں نے محاصرہ کیا۔ تین دن یا زیادہ تک پانی نہ پہنچنے دیا۔ اور پھر گھر میں داخل ہو کر محمد ابن ابوبکر الصدیق اور تیرہ دیگر آدمیوں نے انہیں نہایت بے دردی سے شہید کیا۔ آپ کی شہادت کے بعد امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مہاجرین و انصار کے اتفاق رائے سے خلیفہ برحق مقرر ہُوئے لیکن چند وجوہات کی بنا پر قاتلین عثمان غنی سے قصاص نہ لیا جا سکا۔ یہ خبریں شام میں امیر معاویہ کو پہنچیں انہوں نے پیغام بھیجا کہ خلیفتہ المسلمین کا خاص مدینہ شریف میں شہید کر دیا جانا بہت ہی اہم معاملہ ہے از راہ کرم سب سے پہلے قاتلین پر قصاص جاری کیا جائے، لیکن کچھ مجبوریوں کی بنا پر قصاص نہ لیا جا سکا۔ اُدھر امیر معاویہ کے دل میں یہ بات ذہن نشین کرائی گئی کہ علی مرتضیٰ معاذ اللہ دیدہ دانستہ قصاص لینے میں کوتاہی فرما رہے ہیں، اور اس

www.katibewahi.com

قتل میں نعوذ باللہ منہ اُن کا ہاتھ ہے بلکہ خود اُن کے قاتلین کو پولیس یا فوج میں بھرتی کر لیا گیا ہے غرضکہ بیچ کے بعض مفسدوں نے امیر معاویہ کے دل میں یہ بات جانشین کر دی کہ علی مرتضیٰ دیدہ دانستہ قصاص جاری کرنے میں چشم پوشی فرما رہے ہیں، امیر معاویہ کی طرف سے برابر قصاص کا مطالبہ رہا۔ ابھی تک نہ آپ کی خلافت کا انکار تھا نہ اپنی حکومت علیحدہ کرنے کا خیال صرف خون عثمانؓ کے قصاص کا مطالبہ تھا۔

آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ امیر معاویہ کے دل میں یہ بات جاگزیں ہو گئی کہ علی مرتضیٰ خلافت کے لائق نہیں، اور وہ خلافت کی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اتنے بڑے اہم خون کا قصاص نہ لیا جا سکا تو دیگر انتظامی

امور کیا ادا ہو سکیں گے۔ اختلاف کی اصل بنیاد یہ تھی۔ باقی سارے اختلافات اسی جڑ کی شاخیں تھیں۔ دیگر تمام حضرات کی وجہ مخالفت بھی یہ ہی قتل عثمانی تھا اب صحابہ کرام کی تین جماعتیں ہو گئیں ایک وہ جو غیر جانبدار رہے کسی طرف جنگ میں شریک نہ ہوتے جیسے عبداللہ ابن عباس۔ عبداللہ ابن عمر۔ عبداللہ ابن سلام وغیرہم بعض وہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخالف رہے، جیسے حضرت عائشہ۔ حضرت طلحہ، حضرت زبیر۔ حضرت محمد ابن طلحہ۔ امیر معاویہ بعض وہ جو حضرت علی مرتضیٰ کے معاون ہوئے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تمام حق پرست ساتھی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

خیال تو کرو کہ حضرت عائشہ صدیقہ حضرت علی کے خلاف اور حضرت عائشہ صدیقہ کے حقیقی بھائی حضرت عبدالرحمٰن حضرت علی کی فوج کے سپاہی تھے۔ خود حضرت علی کے بھائی عقیل اصل جنگ کے زمانہ میں غیر جانبدار رہے اور حضرت علی کی اجازت سے امیر معاویہ کے گھر مہمان بن کر رہے جس کے حوالے پہلے گزر چکے۔

اعتراض ۵: امیر معاویہ کو حضرت عثمان کے قصاص کے مطالبہ کا کیا حق تھا خون کا بدلہ ہر شخص تو نہیں مانگتا۔ صرف مقتول کے ولی کو حق ہے

جواب: عثمان غنی خلیفۃ المسلمین تھے اور خلیفہ عام رعایا کا ولی ہوتا ہے۔ بادشاہ اسلام کے خون کے قصاص کا مطالبہ ہر مسلمان کر سکتا ہے ورنہ پھر کسی بادشاہ کی جان بلکہ کسی حاکم کا خون بھی محفوظ نہ ہو گا اور امیر معاویہؓ تو حضرت عثمان غنی کے نسبی لحاظ سے بھی ولی تھے کیونکہ آپ حضرت عثمانؓ کے قریب ترین

رشتہ دار تھے، اسلیئے کہ اُمیّہ ابن عبد شمس میں عثمان غنیؓ اور امیر معاویہؓ ملتے ہیں، امیر معاویہؓ کا نسب نامہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ عثمان غنیؓ کا شجرہ نسب یہ ہے:۔

عثمان ابن عفان۔ ابن ابی العاص ابن اُمیّہ ابن عبد شمس ابن عبد مناف تو حضرت امیر معاویہؓ حضرت عثمانؓ سے اُمیّہ میں مل جاتے ہیں۔

نیز حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے علی مرتضیٰؓ سے فرمایا کہ اے امیر المومنین امیر معاویہؓ کو قصاص عثمان کے مطالبہ کا حق ہے کیونکہ وُہ اُن کے ولی ہیں اور آپ نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ اگر آپ نے قصاص نہ لیا تو تمام ملک کے امیر معاویہؓ مالک ہو جائیں گے۔

وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا۔	اور جو ناحق مارا جائے تو بیشک ہم نے اُس کے وارث کو قابو دیا ہے۔ تو وُہ قتل میں حد سے نہ بڑھے۔ ضرور اُس کی مدد ہو گی۔

www.katibewahi.com

دیکھو عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علیؓ کی خدمت میں امیر معاویہؓ کے اس مطالبہ کی حمایت کی اور اس آیت سے استدلال فرمایا (کتاب تطہیر الجنان صـ۱۱۱)۔

اعتراض ۶ امیر معاویہ نے یزید کو اپنے حیاۃ میں اپنا خلیفہ مقرر کر دیا۔ اس میں امیر معاویہ نے تین قصور کئے ایک یہ کہ خلیفہ کا انتخاب رائے عامہ سے ہونا چاہیئے انہوں نے خود کیوں اُسے خلیفہ بنا دیا دُوسرے یہ کہ اپنے بیٹے کو اپنا جانشین کرنا اسلامی قانون کے خلاف ہے، تیسرے فاسق و فاجر کمینہ بیٹے کے ہاتھ میں حکومت کی ڈور دے دینا بڑا جرم ہے۔ کربلا کے تمام مظالم کی ذمہ داری

امیر معاویہ پر ہے۔ جب فاسق و فاجر کو نماز کا امام نہیں بنا سکتے تو اسے امام المسلمین بنانا کیسے درست ہو سکتا ہے۔

نوٹ ضروری: تعجب ہے کہ یہ اعتراض وہ شیعہ بھی کرتے ہیں جن کے نزدیک خلافت الٰہیہ موروثی جائداد کی طرح صرف علی مرتضیٰ کے خاندان کے بارہ افراد میں بطور میراث محدود ہے اور لطف یہ کہ اس موروثیت پر نہ کوئی قرآنی آیت گواہ نہ کوئی حدیث صرف اپنی ذاتی رائے ہے جب ان کی ذاتی رائے سے خلافت الٰہیہ موروثی جائداد بن سکتی ہے تو امیر معاویہ بھی اپنا ولی عہد اپنے بیٹے کو کر سکتے ہیں۔

جواب: یہ تینوں اعتراضات مکڑی کے جالے کی طرح کمزور ہیں۔ پہلے خلیفہ کا دوسرے کو اپنی زندگی میں خلیفہ کرنا درست ہے خلافت کے چند طریق ہیں۔ ۱ رائے عامہ سے خلیفہ بننا جیسے صدیق اکبرؓ کی خلافت ۲ پہلے خلیفہ کے انتخاب سے جیسے عمر فاروقؓ کی خلافت کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خود اپنی حیات شریف میں آپ کو خلیفہ بنا گئے۔ ۳ خاص اہل حل و عقد کے انتخاب سے جیسے خلافت عثمانی و مرتضوی اگر امیر معاویہ اس انتخاب کی وجہ سے قصوروار ہیں تو ابو بکر صدیقؓ پر بھی یہ ہی اعتراض ہوگا۔

www.katibewahi.com

اپنے بیٹے کو اپنا جانشین کرنا کسی آیت یا حدیث کی رُو سے ممنوع نہیں اگر ممنوع ہے تو وہ آیت یا حدیث پیش کرو۔ آج عام طور پر صوفیاء مشائخ سلاطین اپنی اولاد کو گدی نشین اپنا جانشین بنا جاتے ہیں کیا ان مشائخ صوفیاء کرام کو فاسق و فاجر کہو گے غرضکہ اپنی اولاد کو اپنا جانشین کرنا کسی آیت و حدیث کی رُو سے جُرم نہیں۔ اس سے پہلے امام حسن حضرت علی کے خلیفہ بن چکے تھے۔ بیٹے کا خلیفہ بننا حضرت حسن سے

شروع ہُوا۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے دعا کی کہ مولیٰ میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا دے

وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَھْلِیْ ھٰرُوْنَ اَخِی اشْدُدْ بِہٖ اَزْرِیْ وَاَشْرِکْہُ فِیْ اَمْرِیْ۔ (طٰہٰ)	اور میرے لئے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کر دے یعنی میرے بھائی ہارون کو اُن سے میری کمر مضبوط کر اور انہیں میرے کام میں شریک فرما دے۔

آپ کی یہ دُعا قبول فرمائی گئی رب نے آپ پر ناراضی نہ فرمائی کہ تم اپنوں کے لیئے کوشش کیوں کرتے ہو۔

زکریا علیہ السّلام نے ربّ العالمین سے فرزند مانگا اور دُعا کی کہ وہ میرا بیٹا میرا جانشین ہو۔ یہ دُعا قبول ہوئی ارشاد فرمایا

www.katibewahi.com

فَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ۔ (مریم)	پس مجھے اپنی طرف سے ایک وارث دے جو میرا اور آلِ یعقوب کا وارث ہو۔

غرضکہ اپنے فرزند اپنے بھائی اپنے اہلِ قرابت کو اپنا نائب کرنا نہ حرام ہے نہ مکروہ بلکہ اس کی کوشش کرنا اس کی دُعا کرنا انبیاء سے ثابت ہے۔

کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ امیر معاویہ کی حیات میں یزید فاسق وفاجر تھا اور امیر معاویہ نے اُس کو فاسق وفاجر جانتے ہوئے اپنا جانشین کیا۔ یزید کا فسق وفجور امیر معاویہ کے بعد ظاہر ہُوا آئندہ کا فسق فی الحال فاسق نہ بناتے گا۔

دیکھو ربّ تعالیٰ نے شیطان کو اُس کے کفر ظاہر ہونے کے بعد جنّت اور

جماعت ملائکہ سے نکالا اس سے پہلے اُسے ہر جگہ رہنے کی اجازت دی گئی اُس کی عظمت و حرمت فرمائی گئی جب شیطان کفر و عناد کے ظاہر ہونے سے پہلے کافر قرار نہ دیا گیا تو یزید فسق و فجور کے ظہور سے پہلے کیسے فاسق و فاجر کے زُمرہ میں آسکتا ہے اور امیر معاویہ کیسے موردِ الزام بن سکتے ہیں۔

اور اگر کوئی روایت ایسی مل بھی جاوے جس سے معلوم ہو کہ امیر معاویہ نے یزید کے فسق و فجور سے خبردار ہوتے ہُوئے اُسے اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تو وہ روایت جھوٹی ہے اور راوی یا شیعہ ہے یا کوئی اور دشمن اصحاب جو روایت امیر معاویہ یا کسی صحابی کا فسق ثابت کرے وہ مردود ہے کیونکہ قرآن کے خلاف ہے تمام صحابہ بحکم قرآنی متقی ہیں۔

یہ تمام گفتگو اس صورت میں ہے کہ ہم امیر معاویہ کے یزید کو خلیفہ بنانا مان لیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ تاریخی روایات سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ امیر معاویہ نے یزید کے لئے لوگوں سے بیعت لینے کی کوشش کی خبر نہیں کہ یہ روایات بھی کہاں تک درست ہیں اگر یزید باقاعدہ خلیفہ پہلے ہی بن چکا ہوتا تو امیر معاویہ کی وفات کے بعد اپنی بیعت کے لئے کیوں کوشش کرتا اور پھر بیعت کے جھگڑے اب کیوں پیدا ہوتے لہٰذا یہ اعتراض اصل سے ہی غلط ہے۔

نوٹ ضروری: امیر معاویہ اور امام حسن کی صلح کے موقعہ پر امیر معاویہ نے امام حسن کی خدمت میں سادہ کاغذ بھیج دیا تھا کہ آپ جو شرط چاہیں لکھ لیں مجھے منظور ہے (کتب السیر۔ صواعق محرقہ۔ کتاب النہایہ) شرائط صلح میں سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ امیر معاویہ کے بعد امام حسن خلیفہ ہوں گے جسے امیر معاویہ نے قبول کر لیا تھا۔

www.katibewahi.com

(کتاب النا ہیہ وصواعق) بخاری شریف میں بروایت حسن بصری ہے کہ امام حسن بیشمار لشکر لے کر امیر معاویہ کے مقابلہ میں آئے امیر معاویہ نے عمرو ابن عاص سے کہا کہ ان دونوں لشکروں میں سے جو بھی جسے قتل کرے مسلمان ہی شہید ہوں گے اُن کی بیوی بچے ہم کو ہی سنبھالنے پڑیں گے۔ کوئی صورت ہو کہ صلح ہو جائے، چنانچہ امیر معاویہ نے عبدالرحمٰن ابن سمرہ اور عبدالرحمٰن ابن عامر قرشی کو صلح کے لئے بھیجا انہیں اپنا مختار عام کر دیا۔ امام حسن نے جو بھی شرط پیش کی ان دونوں بزرگوں نے کہا ہم کو منظور ہے آخر صلح ہو گئی الخ۔ یہ صلح ماہ ربیع الاوّل ۴۱ھ میں ہوئی۔ اس صلح کے بعد امام حسن کے ساتھیوں میں سے ایک ساتھی نے امام حسن سے کہا کہ اے مسلمان کے ذلیل کرنے والے امام حسن نے فرمایا کہ میں مسلمانوں کو ذلیل کرنے والا نہیں بلکہ اُن کی عزّت وجان ومال محفوظ کرنے والا ہوں، میں نے اپنے والد علی مرتضیٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ امیر معاویہ کی امارت کو بُرا نہ سمجھو۔ کیونکہ میرے بعد امیر معاویہ مستقل امیر ہو جائینگے اور امیر معاویہ کے بعد ایسے فتنہ ہوں گے کہ تم سروں کو نیزوں پر دیکھو گے۔ (کتاب النا ہیہ) پھر آپ کوفہ سے مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور وہاں ہی آخر دم تک مقیم رہے (صواعق) اس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کمال علم معلوم ہُوا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہو کر رہا۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ اگر امیر معاویہ کی وفات کے وقت امام حسن زندہ ہوتے تو وہ ہی خلیفہ مستقل ہوتے نیز اگر امیر معاویہ کو یزید کا ہی خلیفہ بنانا مقصود تھا تو یہ شرط ہرگز قبول نہ فرماتے۔ اور اگر امیر معاویہ اہلبیت کے دشمن ہوتے تو امام حسن کی خلافت پر اپنے بعد کبھی راضی نہ ہوتے، علّامہ ابو اسحاق نے اپنی کتاب نور العین فی مسجد الحسین میں مبادیات شہادت میں لکھا کہ امیر معاویہ نے امام حسین کو حاکم مدینہ

www.katibewahi.com

مقرر فرمایا پھر آپ کو تمام شاہی خزانہ کا مہتمم و مالک بنا دیا۔ بلکہ کچھ عرصہ بعد امیر معاویہ مدینہ منورہ تشریف لائے اور آپ کو اپنے ہمراہ دمشق لے گئے مع تمام اولاد کے اور وہاں آپ کو ہی سلطنت کا مختار عام بنایا۔

اسی کتاب نور العین فی مشہد الحسین میں امیر معاویہ کی وصیتیں بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیں جن میں سے کچھ کا ترجمہ ہم پیش کرتے ہیں۔

جب امیر معاویہ کا وقت وفات قریب آیا تو یزید نے پوچھا کہ ابّا جان! آپ کے بعد خلیفہ کون ہوگا تو آپ نے کہا کہ خلیفہ تو تُو ہی بنے گا۔ مگر جو کچھ میں کہتا ہوں اُسے غور سے سُن۔ کوئی کام امام حسین کے مشورہ کے بغیر نہ کرنا (یعنی وہ تیرے وزیر اعظم ہیں) اُنہیں کھلائے بغیر نہ کھانا انہیں پلائے بغیر نہ پینا سب سے پہلے ان پر خرچ کرنا پھر کسی اور پر پہلے اُنہیں پہنانا پھر خود پہننا۔ میں تجھے امام حسین اُن کے گھر والوں اُن کے کُنبے بلکہ سارے بنی ہاشم کے لیئے اچھے سلوک کی وصیّت کرتا ہوں۔

اے بیٹے! خلافت میں ہمارا حق نہیں وہ امام حسین اُن کے والد اور اُن کے اہلبیت کا حق ہے تو چند روز خلیفہ رہنا پھر جب امام حسین پُورے کمال کو پہنچ جاویں تو پھر وُہ ہی خلیفہ ہوں گے یا جسے وہ چاہیں تاکہ خلافت اپنی جگہ پہنچ جائے۔ ہم سب امام حسین اور اُن کے نانا کے غلام ہیں انہیں ناراض نہ کرنا ورنہ تجھ پر اللہ و رسول ناراض ہوں گے اور پھر تیری شفاعت کون کرے گا۔

یہ وصیّت نامہ بہت دراز ہے۔ اب غور کیجئے کہ دیگر تواریخ کیا کہہ رہی ہیں اور یہ تاریخ کیا بتا رہی ہے۔

اعتراض ۷: امیر معاویہ نے امام حسن کو زہر دلوایا جس سے آپ کی شہادت

www.katibewahi.com

ہوتی یہ کام بھی یزید کی خلافت کے لئے کیا گیا۔

جواب : جی ہاں آپ کو بذریعہ وحی یہ غیب کا علم ہو گیا ہو گا وہ بھی چودہ سو برس کے بعد یا آپ عالم غیب سے دیکھ رہے ہوں گے خود اُس زمانہ میں تو امام حسین رضی اللہ عنہ تک کو زہر دینے والے کا پتہ نہ لگ سکا اس لئے آپ کسی کو سزا نہ دے سکے بلکہ جب امام حسین نے امام حسن سے دریافت فرمایا تو امام حسن نے جواب دیا کہ جس کے متعلق میرا خیال ہے اگر اُس نے مجھے زہر دیا ہے تو اللہ اُس کو سزا دے گا۔ اور اگر وہ نہیں ہے تو تم کیوں کسی کو بے قصور سزا دو۔ اب کہیئے آپ کو کونسا الہام ہو گیا اسی کا نام بدگمانی ہے جو سخت جرم ہے، ربّ فرماتا ہے۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ جب مسلمان پر بدگمانی گناہ ہے تو صحابی رسول پر بدگمانی بدترین گناہ۔

www.katibewahi.com

اعتراض ۸ [illegible] دلواتے بھی تھے چنانچہ مسلم شریف میں حضرت سعد ابن ابی وقاص سے روایت ہے کہ مجھ سے امیر معاویہ نے ایک دفعہ کہا مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ۔ تم علی کو گالی کیوں نہیں دیتے حضرت سعد نے کہا کہ میں نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے حضرت علی کے متعلق تین باتیں سُنی ہیں میں کبھی اُنہیں گالی نہ دوں گا۔ ایک یہ کہ حضورؐ نے علی سے فرمایا تم میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کیلئے حضرت ہارون دُوسرے یہ کہ حضورؐ نے خیبر کے دن فرمایا کہ میں اُسے جھنڈا دوں گا جو اللہ رسُول کو پیارا ہے اور اللہ و رسُول اُسے پیارے ہیں تیسرے یہ کہ جب مباہلہ کی آیت اُتری تو حضور علی، فاطمہ، حسن و حسین کو اپنے ہمراہ لے گئے۔

اور ظاہر ہے کہ اہلبیت کو گالیاں دینا بھی فسق ہے اور گالی دلوانا بھی فسق لہٰذا یہ

معاویہ فاسق ہیں۔

جواب: آپ نے حدیث کو صحیح سمجھا نہیں، عربی زبان میں سَبٌّ صرف گالی کو نہیں کہتے بلکہ برا کہنے کو بھی سبّ کہتے ہیں رب فرماتا ہے:۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (مَائِدَہ)	تم اُنہیں بُرا نہ کہو جن کی یہ مشرکین خُدا کے سوا پُوجا کرتے ہیں ورنہ یہ خدا کو بے علم بُرا کہیں گے۔

یہاں سب کے معنی گالیاں نہیں کیونکہ صحابہ کرام فحش گالی نہیں دیا کرتے تھے بہت بڑے مہذّب بزرگ تھے، یہاں سبّ کے معنی بُرا کہنا ہے۔ سرکار فرماتے ہیں:

فَاَيُّ مُسْلِمٍ لَعَنْتُهٗ اَوْ سَبَبْتُهٗ فَاجْعَلْ لَهٗ زَكٰوةً وَّرَحْمَةً	پس جس مسلمان کو میں لعنت کردوں یا بُرا کہہ لوں تو اُسکے لئے پاکی اور رحمت بنادے۔

www.katibewahi.com

یہاں سَبٌّ کے معنی گالی دینا نہیں کیونکہ آقائے دوجہان صلی اللہ علیہ وسلّم کی زبان مبارک پر کبھی گالی نہ آئی نہ آسکتی تھی۔ امیر معاویہ نے حضرت سعد کو سیدنا علی کو گالی دینے کا حکم نہ دیا بلکہ وجہ پُوچھی کہ تم علی مرتضیٰ کی کوئی غلطی یا خطا کیوں نہیں بیان کرتے اور منشا یہ تھا کہ حضرت سعد حضرت علی کے فضائل بیان کریں اور حضرت علی کو بُرا کہنے والے لوگ سنیں اور آئندہ اس بُرا کہنے سے باز رہیں۔ اسی لئے حضرت سعد نے جب حضرت علی کے فضائل بیان کئے تو امیر معاویہ خاموش رہے۔ اگر بُرا کہلوانا مقصود ہوتا تو کچھ عیوب سچے جھوٹے بنا کر آپ ہی بیان کر دیتے۔ مگر ایسا نہ کیا۔ صحابہ کرام کے ساتھ نیک گمان کرنا چاہیئے، اور اس قسم کی روایات میں تاویل کرنا چاہیئے اگر آیات و احادیث کے ظاہری معنی ہر جگہ کئے جائیں تو ہزارہا اعتراضات خود اللہ تعالیٰ پر اور تمام پیغمبروں پر ایسے وارد

ہوں گے کہ مسلمان کے ایمان کا ہی خاتمہ ہو جاتے گا۔ اس کی تحقیق ہماری کتاب قہر کبریا بر منکرین عصمت انبیاء میں دیکھو۔

اعتراض ۹: امیر معاویہ کو حضور نے بد دُعا دی۔ چنانچہ مسلم شریف میں عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک بار مجھے حضور نے حکم دیا کہ معاویہ کو بلاؤ میں بلانے گیا تو وہ کھانا کھا رہے تھے، میں نے آکر یہ عرض کر دیا۔ پھر حضور نے فرمایا کہ معاویہ کو بلاؤ جب میں گیا تو وہ کھانا ہی کھا رہے تھے، میں نے عرض کیا حضور وہ کھانا کھا رہے ہیں تو فرمایا لا اَشْبَعَ اللّٰہُ بَطْنَہٗ اللہ اُن کا پیٹ نہ بھرے اور حضور کی دعا بھی قبول ہے اور بد دعا بھی امیر معاویہ کو حضور کی بد دعا لگی ہے۔

جواب: معترض نے اس حدیث کے سمجھنے میں غلطی کی کم از کم یہ ہی سمجھ لیا ہوتا کہ جو اخلاق مجسم صلی اللہ علیہ وسلم گالی دینے والے کو بھی بد دعا نہیں دیتے وُہ محبوب رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم اس موقعہ پر امیر معاویہ کو بلا قصور کیوں بد دُعا دیتے کھانا دیر تک کھانا نہ شرعی جُرم ہے نہ قانونی پھر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ سے یہ کہا بھی نہیں کہ آپ کو سرکار بلا رہے ہیں صرف دیکھ کر خاموش واپس آئے اور حضور سے واقعہ عرض کر دیا۔ پھر امیر معاویہ کا نہ قصور نہ خطا اور حضور یہ بد دُعا دیں یہ ناممکن ہے، اتنا غور کر لینے سے ہی اعتراض کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔

اب اپنے اعتراض کا جواب سنو محاورۃ عرب میں اس قسم کے الفاظ پیار و محبت کے موقعہ پر بھی بولے جاتے ہیں ان سے بد دعا مقصود نہیں ہوتی ربّ کریم فرماتا ہے۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ	ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش فرمایا تو انہوں نے اس کے اُٹھانے

www.katibewahi.com

يَحْمِلَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (احزاب)	سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور اُسے انسان نے اُٹھا لیا بیشک انسان ظالم و جاہل ہے

کہئے انسان نے امانت الٰہیہ کا وہ بوجھ اٹھایا جسے آسمان و زمین اور پہاڑ نہ اُٹھا سکے اور ربّ نے انسان کو ظالم و جاہل کا خطاب دیا۔ معلوم ہوا کہ یہاں یہ کلمات غضب کے لئے نہیں بلکہ کرم کیلئے ارشاد ہوئے ہیں۔ حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے حضرت ابو ذر کو ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ ابو ذر کی ناک خاک آلود ہو جائے۔ کسی سے سرکار نے فرمایا۔ ثکلتك اُمّك تجھے تیری ماں رووے کسی کے لئے فرمایا قاتلہ اللہ اُسے خدا غارت کرے۔ اپنی بیوی مطہرہ کے متعلق جب حج میں پتہ لگا کہ انہیں ماہواری آگئی ہے وہ طواف وداع نہیں کر سکتیں تو فرمایا۔ عَقْرٰی۔ حَلْقٰی۔ منڈی۔ بانجھ وغیرہ ان سب موقعہ پر اظہار پیار ہے۔ نہ کہ بد دُعا۔ جیسے ہماری اُردو میں بھی بچّوں کو پیار میں کہہ دیتے ہیں۔ ارے پاگل۔ اے تو مر جائے۔ اے تجھے موت کو دے دوں یہ بنجاب میں بچوں سے پیار میں کہتے ہیں "اے رُڑ جانیے۔ اے اُڈ پُڈ جانیے" ایسے ہی یہ ہے۔

اور اگر مان بھی لیا جائے کہ حضور نے امیر معاویہ کو بد دُعا ہی دی تو بھی یہ بد دعا امیر معاویہ کے لئے دُعا بن کر لگی۔ اسی دُعا کا نتیجہ یہ ہُوا کہ اللہ تعالیٰ نے امیر معاویہ کو اتنا بھرا اور اتنا مال دیا کہ انہوں نے سینکڑوں کا پیٹ

بھر دیا ایک ایک شخص کو بات بات پر لاکھوں روپیہ انعام دیئے کیونکہ حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اپنے ربّ سے عہد لے لیا تھا کہ مولیٰ اگر میں کسی مسلمان کو بلا وجہ لعنت یا بد دُعا کر دُوں تو اُسے رحمت، اجر اور پاکی کا ذریعہ بنا دینا۔ یہ حدیث مسلم شریف نے حضرت عائشہ صدیقہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کتاب الدعوات میں حدیث ہے کہ فرمایا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ اے مولیٰ جس کسی کو بُرا کہہ دوں تو قیامت میں اُس کے لئے اس بد دُعا کو قرب کا ذریعہ بنا۔

اعتراض ۱۰۔ امیر معاویہ اور یزید میں کیا فرق ہے جو یزید نے کیا۔ وہ امیر معاویہ نے کیا۔ گھر ایک خاندان ایک۔ کام ایک۔ یزید نے بھی اہلبیت کو ستایا اور امیر معاویہ نے بھی تم یزید کو مردود اور پلید کہتے ہو امیر معاویہ کو رضی اللہ عنہ یا تو یزید کی بھی تعظیم کرو یا امیر معاویہ کی بھی مخالفت۔

www.katibewahi.com

جواب۔ یہ فرق تو امام الشہداء شہید کربلا امام حسین رضی اللہ عنہ سے پوچھو کہ اُس جناب نے امیر معاویہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا اور امام حسن رضی اللہ عنہ کی صلح پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ لیکن یزید کے مقابلہ میں سر دیدیا۔ ہاتھ نہ دیا حالانکہ امیر معاویہ کے مقابلہ کے موقعہ پر بہت بڑا لشکر جرّار آپ کے ہمراہ تھا اور یزید کے مقابلہ کے موقعہ پر مسافرت بے کسی۔ بے یاری تھی اتنی مجبوریوں کے باوجود اس مردُود سے صلح نہ فرمائی اسی فرق کے ہم قائل ہیں۔ اور اگر ہم سے ہی پوچھنا ہے تو سنو:۔

ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ یزید پلید صرف اپنی حکومت اور تخت و تاج

کی خاطر ہوائے نفس کے لئے اہل بیت اطہار کے مقابل آیا۔ شرعی قانون کے لحاظ سے اُسے خلیفہ بنانا جائز نہ تھا کیونکہ فاسق و فاجر تھا اور امیر معاویہ کی یہ مخالفت ایک شرعی مسئلہ کے متعلق غلط فہمی کی بنا پر تھی۔ اور آپ شرعی حیثیت سے مسلمانوں کے امیر بن سکتے تھے۔ کیونکہ وہ صحابی رسُول متقی، عادل، ثقہ تھے یزید کے مقابلہ میں امام کو شرعی مجبوری تھی یہاں نہ تھی۔ لہٰذا فرق ظاہر ہے۔

جیسے برادران یوسف علیہ السّلام اور قابیل کہ ان دونوں نے اپنے بھائی کو ستایا۔ والد کو دُکھ پہنچایا۔ مگر برادران یوسف علیہ السّلام نے یعقوب علیہ السّلام کا قرب حاصل کرنے کے لئے کہ جب یوسف علیہ السّلام یہاں نہ رہیں گے۔ تو پھر آپ لامحالہ ہم سے ہی محبت فرمائیں گے، اور قابیل نے خواہش نفسانی کے ماتحت۔ اقلیما لڑکی حاصل کرنے کیلئے کام قربانی یکساں تھے مگر نیت و ارادے میں فرق ہونیکی وجہ سے برادران یوسف علیہ السّلام محبوب رہے اور قابیل مردُود۔ مصرع۔

گر فرقِ مراتب نہ کنی زندیقی

اعتراض ۱۱: ہم امیر معاویہ کو صحابی رسُول نہیں مانتے۔ کیونکہ صحابی میں شرط یہ ہے کہ وہ آخر دم تک ایمان پر قائم رہیں امیر معاویہؓ مُرتد ہو گئے تھے۔ (نعوذ باللہ) کیونکہ اہلبیت کی توہین و عداوت کفر ہے لہٰذا امیر معاویہ صحابی نہیں اور نہ اُن پر صحابہ کرام کے فضائل کی آیات واحادیث چسپاں ہو سکتی ہیں اور نہ انہیں متقی۔ عادل۔ ثقہ وغیرہ کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ تمام صفات صحابیت پر موقوف تھے۔

www.katibewahi.com

جواب: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایمان کے انکار سے تم اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ کیونکہ اب سوال یہ ہوگا۔ کہ شریعت میں مرتد کا حکم قتل ہے اور اگر مرتد کو قوت حاصل ہے تو اُس کا حکم جنگ ہے۔ یہاں تک کہ یا وہ مارے جاویں یا اسلام لے آویں۔ مرتد کا مال غنیمت ہوگا۔ مرتد کے قیدی لونڈی غلام بنائے جائیں گے۔ مرتد سے جزیہ نہ لیا جائے گا۔ مرتد سے صلح ہو نہیں سکتی۔ مرتد کے ہاتھ پر بیعت نہیں ہو سکتی۔

مسیلمہ کذاب مرتد نے حضور کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ اگر آپ اپنے بعد مجھے اپنا خلیفہ بنا دیں تو میں دعویٰ نبوت چھوڑ دوں سرکار نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ تر مسواک بھی مانگے تو میں تجھے نہ دوں گا۔ خلافت کیسی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منکرین زکوٰۃ پر بلا دغدغہ لشکر کشی فرمائی جب وہ بغیر لڑے بھڑے فوراً تائب ہوئے تب چھوڑا۔ پھر انہیں خلیفۃ المسلمین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب مرتد پر حملہ کیا بڑے معرکہ کا رن پڑا بہت مسلمان شہید ہوئے اور آخر کار مسیلمہ جہنم میں پہنچا۔ مسیلمہ کا مال غنیمت میں تقسیم ہوا۔ اور اُن کے قیدی لونڈی غلام بنائے گئے چنانچہ خولہ بنت جعفر حنفیہ جو اسی جنگ میں گرفتار ہو کر آئی تھیں علی مرتضیٰ کو لونڈی بنا کر دی گئیں جن کے بطن سے محمد ابن حنفیہ پیدا ہوئے۔ ابوبکر صدیق نے اُن مرتدین سے صلح فرمانے کا خیال بھی نہ فرمایا۔ قرآن کریم نے اسی جنگ صدیقی کی پیشگوئی اس طرح فرمائی تھی۔

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ	فرما دیجئے پیچھے رہنے والے دیہاتیوں سے
سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ	کہ عنقریب تم سخت جنگجو قوم کیطرف بلائے

www.katibewahi.com

شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۔ (فتح)	جاؤ گے کہ اُن سے جنگ کرو یا وہ اسلام لے آویں پس اگر تم نے اطاعت کی تو تم کو اللہ اچھا ثواب دے گا اور اگر تم نے ایسے ہی رُوگردانی کی جیسی اس سے پہلے کی تھی تو تم کو دردناک عذاب دیگا۔

اس آیت سے تین مسئلہ معلوم ہوتے ایک یہ کہ خلافت صدیقی برحق ہے اور اس دور خلافت میں ان مرتدین سے یہ جنگ برحق ہے، دوسرے یہ کہ مرتد سے جزیہ لینا۔ صلح کرنا وغیرہ ناممکن ہے صرف جنگ یا اسلام۔ تیسرے یہ کہ ابوبکر صدیق کی اطاعت فرض ہے اور ان سے روگردانی کرنا عذابِ الٰہی کا باعث ہے۔

خیال رہے کہ یہ آیت فتح مکہ کے بعد نازل ہوئی جبکہ خیبر بھی فتح ہو چکا تھا اس آیت کے نزول کے بعد حضور نے صرف جنگ حنین کی مگر اس میں مختلفین کو شرکت کی دعوت نہیں دی گئی۔ لہٰذا اس آیت میں جنگ یمامہ ہی مراد ہے جو صدیق اکبر کے زمانہ میں واقع ہوئی اور وہ لوگ مرتدین تھے اس لئے حکم ہوا تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ اُن سے یہاں تک جنگ کرو کہ وہ دوبارہ اسلام قبول کرلیں۔ نہ صلح کا ذکر نہ جزیہ کا بہرحال مرتدین کا حکم صرف قتال یا اسلام ہے۔

امیر معاویہ کے مقابلہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے جنگ کی۔ مگر اُن کے مال پر قبضہ نہ کیا اُن کو قیدی نہ بنایا بلکہ حکم دیا تھا کہ امیر معاویہ کا کوئی سپاہی بھاگ جائے تو اس کا پیچھا نہ کرو۔ اُن کے مال پر قبضہ نہ کیا۔ اُن کے سپاہیوں کو غلام یا قیدی نہ بنایا۔ اُنکے ساتھ خوارج یا کفار کا سا سلوک نہ کیا۔ امام حسن رضی

www.katibewahi.com

اللہ عنہ نے پھر اس پر صلح فرمائی کہ خلافت سے بالکل ہی دست بردار ہو گئے اور تمام ممالک اسلامیہ کے امیر معاویہ واحد خلیفہ ہو گئے۔ امام حسن امام حسین تمام اہلبیت اطہار ازواج مطہرات تمام صحابہ کرام نے امیر معاویہ کی بیعت قبول کر لی۔

کہو کیا ان حضرات کو قرآن کے اس حکم کا انکار تھا کیا ان بزرگوں کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ مسیلمہ کذاب سے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا برتاؤ مسیلمہ والوں سے موجود نہ تھا۔ بتاؤ پھر قرآن کے انکار اور حضور کی مخالفت کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ جنگ صفین وغیرہ بغاوت کی جنگ تھی ارتداد کی جنگ نہ تھی۔ ذرا ہوش کرو امیر معاویہ کی دشمنی میں اہلبیت سے دشمنی نہ کرو۔ اپنا ایمان سنبھالو۔

www.katibewahi.com

اعتراض ۱۲: بعض محدثین نے کہا کہ حدیث میں امیر معاویہؓ کی کوئی فضیلت ثابت نہیں چنانچہ علامہ مجد شیرازی نے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اسکی تصریح کی ہے امام بخاری نے دیگر صحابہ کرام کے متعلق فرمایا مناقب فلاں یا فضل فلاں مگر امیر معاویہ کے متعلق فرمایا ذکر معاویہ معلوم ہوا کہ امیر معاویہ کی کوئی فضیلت ثابت نہیں۔

جواب: ہم پہلے باب میں امیر معاویہ کے فضائل کی احادیث ترمذی شریف مسند امام احمد ابن حنبل وغیرہ معتبر کتب احادیث سے بیان کر چکے ہیں۔ ممکن ہے شیخ مجد یا حضرت شیخ محدث دہلوی قدس سرہ کو یہ روایات نہ ملی ہوں کسی محدث کا حدیث سے بے خبر رہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حدیث موجود ہی نہ ہو۔

امام بخاری نے سیدنا اسامہ ابن زید۔ عبداللہ ابن سلام۔ جبیر ابن مطعم وغیرھم جلیلۃ الشان صحابہ کے مناقب کے باب باندھے تو یہی فرمایا یا باب ذکر فلاں یہ عبارت کا تفنن ہے کہ کہیں فضائل فرمادیا اور کہیں ذکر فرمایا نیز ذکر سے مراد ذکر بالخیر ہے۔ ذکر بالخیر بھی فضیلت ہی ہوتی ہے۔

اعتراض ۱۳: حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ عمار کو جماعت باغیہ قتل کرے گی۔ عمار انہیں جنت کی طرف بلاتے ہوں گے مگر وہ جماعت عمار کو دوزخ کی طرف بلائے گی۔ اس جنگ صفین میں حضرت عمار علی مرتضیٰ کے ساتھ تھے اور لشکر امیر معاویہ کے ہاتھوں شہید ہوئے معلوم ہوا کہ حضرت علی اور ان کے ہمراہی جنتی ہیں اور امیر معاویہ اور اُن کے ہمراہی دوزخی۔

جواب: واقعی امیر معاویہ اور ان کے تمام ساتھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں باغی تھے حضرت علی امام برحق کا یہ ہی عقیدہ ہے جو شخص غلطی میں مبتلا ہو کر امام برحق کا مقابلہ کرے وہ باغی ہے انشاء اللہ اُس کی معافی ہو جائے گی۔ لیکن جو امام برحق کی حقانیت جانتا ہو پھر امام برحق کے مقابل آجائے یا مقابلین کے ساتھ مل جائے وہ خارجی ہے اور خارجی دوزخی حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو حضرت علیؓ کی حقانیت پر یقین تھا۔ اب اگر وہ اس یقین کے باوجود امیر معاویہ کیساتھ ہوتے تو وہ باغی نہ ہوتے بلکہ خارجی ہوتے اور خارجی جہنمی ہیں۔ ورنہ بتاؤ کہ حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت محمد ابن طلحہ جو تمام مبشرین میں داخل ہیں یقیناً جنتی ہیں۔ مگر وہ حضرات بھی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے مقابل ہوئے اور شہید ہوئے۔

www.katibewahi.com

اگر حنفی حنفی ہوتے ہوئے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھے تو اُس کی نماز لوٹانے کے قابل ہے اور اگر شافعی یہ ہی کرے تو اُسکی نماز درست ہے۔ فرق یہ ہی ہے۔ کہ حنفی نے سورۃ فاتحہ پڑھی اُسے ناجائز سمجھتے ہوتے لہٰذا مجرم ہوا۔ شافعی نے سورۃ فاتحہ پڑھی اُسے واجب سمجھتے ہوئے، لہٰذا اُسکی نماز درست ہوئی۔ تمام اجتہادی مسائل کا یہی حکم ہے جیسے جنگل میں سمت قبلہ معلوم نہ ہو وہ غور وخوض کر کے اپنی رائے پر عمل کر کے نماز پڑھے۔ اُسکی نماز درست ہے اگرچہ غیر قبلہ کی طرف پڑھی ہو۔ لیکن جو اپنی رائے کے خلاف نماز پڑھے اس کی نماز فاسد ہے۔ اگرچہ صحیح قبلہ کیطرف ہی پڑھی ہو۔

اعتراض ۱۴: ایک دفعہ امیر معاویہ اپنے کندھے پر یزید مردود کو لئے جا رہے تھے تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنمی جہنمی معلوم ہوا کہ یزید بھی دوزخی ہے اور امیر معاویہ بھی (نعوذ باللہ)

جواب: ماشاء اللہ یہ ہے آپ کی تاریخ دانی اور یہ ہے تواریخ کا حال جناب یزید پلید کی پیدائش خلافت عثمانی میں ہوتی دیکھو جامع ابن اثیر اور کتاب النا ہیہ وغیرہ۔ حضور کے زمانہ شریف میں یزید امیر معاویہ کے کندھے پر کیا عالم ارواح سے کود کر آ گیا لاحول ولا قوۃ۔

لطیفہ: عام لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردان ابن حکم کو مدینہ سے طائف نکل جانے کا حکم دیا اور عثمان غنی نے اپنے عہد خلافت میں مردان کو مدینہ شریف واپس آنے کی اجازت دے دی لہٰذا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور کی مخالفت کی۔

www.katibewahi.com

ان بھلے آدمیوں کو یہ بھی خبر نہیں کہ مردان حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت چار برس کچھ ماہ کا تھا۔ کیونکہ اس کی پیدائش غزوہ خندق کے سال ہوئی پھر اس کے نکالے جانے کے کیا معنی۔ اس کے باپ حکم کو نکالا گیا یہ اُس کے ساتھ گیا۔ اِسلیئے مردان صحابی نہیں۔ حکم نے عہد عثمان میں اُس جرم سے توبہ کر لی جس کی وجہ سے اُسے نکالا گیا توبہ کے بعد تو کافر پر بھی مومن کے احکام جاری ہو جاتے ہیں غرضیکہ بعض صحابہ عجیب تماشہ دکھاتا ہے۔

اعتراض ۱۵: ترمذی شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین قبیلوں کو ناپسند فرماتے تھے۔ ثقیف۔ بنی حنیفہ بنی اُمیہ، اور امیر معاویہ بنی امیہ میں سے ہیں تو یہ بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہوئے۔

جواب: [illegible] تحقیقی الزامی جواب تو یہ ہے کہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور عمر ابن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی بنی اُمیہ میں سے ہیں تو اگر معاذ اللہ قبیلہ بنی امیہ کا ہر فرد بشر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہو۔ تو ان حضرات کے متعلق کیا کہو گے حضرت عثمان غنی جلیل القدر عظیم الشان صحابی اور دو صاحبزادیاں حضور کی آپ کے نکاح میں آئیں کسی شخص کو کبھی پیغمبر کی دو صاحبزادیاں نکاح میں میسر نہ ہوئیں۔ اسی لئے آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔ اور عمر ابن عبدالعزیز جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ جن کی عظمت پر دنیائے اسلام متفق ہے۔ جواب تحقیقی یہ ہے کہ کسی قبیلہ یا کسی شہر کے ناپسند ہونیکا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اُس کا ہر فرد بشر ناپسندیدہ ہے اور کسی شہر یا قبیلہ کے محبوب ہونے کے معنی یہ نہیں ہوتے کہ اُس کا ہر فرد بشر

محبوب ہے حضور کو مکہ مکرمہ پیارا تھا تو یہ مطلب نہیں کہ ابوجہل ابولہب وغیرہ کفار مکہ بھی حضور کو پیارے تھے یا حضور کو مدینہ منورہ محبوب تھا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ مدینہ کے سارے منافق عبداللہ ابن اُبی وغیرہ بھی محبوب تھے اسی طرح نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نجد کا علاقہ ناپسند تھا۔ کہ اُس کے لئے دعا نہ فرمائی تو یہ مطلب نہیں کہ علاقہ نجد کے مخلص مومن بھی مبغوض تھے۔

چونکہ ان تینوں قبیلوں میں بعض بڑے مفسد پیدا ہوئے اُن کی وجہ سے اس قبیلہ کو ناپسندیدگی کا تمغہ ملا۔ چنانچہ قبیلہ بنی ثقیف میں مختار ابن عبید اور حجاج ابن یوسف جیسے ظالم ہوئے۔ قبیلہ بنی حنیفہ میں مسیلمہ کذاب اور اس کے متبعین مرتدین ہوئے۔ بنی امیہ میں یزید پلید اور عبیداللہ ابن زیاد جیسے فاسق فاجر ظالم مردود ہوئے۔ چونکہ یہ لوگ مبغوض بارگاہ اور مردود تھے اور ان قبیلوں میں تھے اسلئے ان قبائل کو ناپسند فرمایا اسی کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جو ترمذی شریف میں اسی جگہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قبیلہ ثقیف میں ایک جھوٹا اور ایک مہلک ہوگا۔ چنانچہ جھوٹا تو مختار ابن ابی عبید ہوا اور مہلک ظالم حجاج ابن یوسف ہوا۔

آج ہم ایک خواجہ غریب نواز کی وجہ سے اجمیر کو اجمیر شریف کہتے ہیں۔ اور بعض بے وفاؤں کی وجہ سے کوفہ کو بُری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اجمیر شریف کے ہندو بھی اشرف ہوں اور کوفہ کے ابراہیم علیہ السلام یا نوح علیہ السلام یا حضرت علی مرتضیٰ پر زبان طعنہ دراز کی جائے۔ غرضیکہ یہ اعتراض بہت لچر اور پوچ ہے۔

www.katibewahi.com

اعتراض ۱۶: حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے بعد خلافت تیس سال تک ہو گی۔ پھر ملوکیت ہو گی۔ (ترمذی۔ احمد۔ ابوداؤد) یہ تیس سال امام حسن پر پورے ہو گئے چنانچہ صدیق اکبر کی خلافت قریباً دو سال۔ عمر فاروق کی دس سال۔ عثمان غنی کی بارہ سال۔ حضرت علی کی قریباً چھ سال۔ بقیہ چھ امام حسن نے پورے فرمائے اس سے معلوم ہوا۔ کہ امیر معاویہ کی خلافت برحق نہیں۔

جواب: ہم مقدمہ میں عرض کر چکے ہیں کہ خلافت کبھی تو خلافت راشدہ کو کہتے ہیں جو علی منہاج النبوت ہو۔ اور کبھی مطلق، سلطنت اور حکومت کو کہتے ہیں یہی خلیفہ کا حال بھی ہے۔ اس حدیث میں خلافت سے مراد خلافت راشدہ ہے ہم سب اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے کہ خلافت راشدہ کی مدت تیس سال تھی جو حضرت امام حسن پر پوری ہو گئی پھر امیر معاویہ اسلام کے پہلے سلطان ہوئے اور قیامت تک تمام سلاطین اسلام سلطان ہی ہوں گے۔ کوئی خلیفہ راشد نہ ہو گا۔ اور دوسرے معنی سے یہ اسلامی سلطان خلیفہ ہے جیسے کہ حدیث پاک میں ارشاد ہوا کہ بارہ خلفاء تک اسلام عزیز رہے گا۔ تمہارا یہ اعتراض تب ہو سکتا تھا جب ہم امیر معاویہ کو خلفاء راشدین میں شمار کرتے ہوتے۔ لہٰذا یہ اعتراض ہم پر وارد نہیں۔

www.katibewahi.com

اعتراض ۱۷: حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم معاویہ کو میرے ممبر پر دیکھو تو انہیں قتل کر دو۔ اس حدیث کو امام ذہبی نے نقل کیا اور صحیح بتایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ امیر معاویہ لائق گردن زدنی تھے۔

جواب : اس کا جواب اس کے سوا کیا دیا جائے کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔ کسی جھوٹے نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان باندھا اور امام ذہبی پر افترا کیا۔ سرکار فرماتے ہیں کہ جو مجھ پر دیدہ دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بناتے۔ خُدا کا خوف چاہئے امام ذہبی نے تردید کے لئے یہ حدیث اپنی تاریخ میں نقل فرمائی۔ اور وہاں ساتھ ہی فرمادیا۔ کہ یہ موضوع یعنی گھڑی ہوئی ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

سوچنے کی بات ہے۔ کہ حضور کو یہ فرمانے کی کیا ضرورت تھی۔ خود ہی اپنے زمانہ میں قتل کرا دیا ہوتا۔ پھر تمام صحابہ اور تابعین اور اہل بیعت نے یہ حدیث سُنی مگر عمل کسی نے نہ کیا۔ بلکہ امام حسن نے امیر معاویہ کے حق میں خلافت سے دستبرداری کر کے کیا منشا رسول کے خلاف کیا۔ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ کے علم و عمل کی تعریفیں فرمائیں انہیں مجتہد فی الدین قرار دیا انہیں کسی کو یہ حدیث نہ پہنچی چودہ سو برس کے بعد تمہیں پہنچ گئی۔

www.katibewahi.com

خاتمہ

آخر میں ہم اپنے سنی بھائیوں کی خدمت میں چند ہدایات عرض کرتے ہیں۔ اگر ان کا خیال رکھا گیا۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ دولت ایمان محفوظ رہے گی۔ اس زمانہ میں بہت خوش نصیب وہ ہے جو دُنیا سے ایمان سلامت لے جائے۔

پہلی ہدایت : ایمان کے لئے محبت اہل بیت اطہار اور اطاعت صحابہ کبار ایسی ہی ضروری ہے جیسے پرندے کے لئے دو بازو یا گاڑی کے لئے دو پہیے۔

اگر ان دونوں میں سے ایک سے محروم رہا ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے سارے صحابہ تارے ہیں۔ جن کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ اور فرمایا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے اہلبیت کشتی نوح کی طرح ہیں جو اس میں سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس سے علیحدہ رہا ڈوب گیا۔ جیسے سمندر میں سفر کرنے والے کو جہاز کی بھی ضرورت ہے اور قطب نما تارے وغیرہ کی بھی۔ ایسے ہی مسافر آخرت کو اہل بیت کی کشتی اور صحابہ تاروں دونوں کی ضرورت ہے۔ انشاء اللہ اہلسنت کا بیڑا پار ہے کہ یہ اہلبیت کی کشتی پر سوار ہیں۔ اور صحابہ کے تابعدار ہیں رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ عَلٰى سُنَّتِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

www.katibewahi.com

دوسری ہدایت

اہلبیت کی محبت اور صحابہ کرام کی اطاعت کے یہ معنی ہیں کہ حضور کے سارے اہلبیت سے محبت کرے اور سارے صحابہ کرام سے عقیدت رکھے۔ یاد رکھو۔ کہ ان دو مقدس جماعتوں میں سے ایک سے دشمنی درپردہ سب سے دشمنی ہے جیسے کہ سارے پیغمبروں پر ایمان لانا فرض ہے۔ ایک کا انکار گویا سب کا انکار ہے۔ مومن ہونے کے لئے سب کو ماننا ضروری ہے ایسے ہی ایمان کے لئے حضورؐ کے سارے صحابہ و اہلبیت پر قربان ہونا لازم ہے۔ جو کوئی کہے کہ میں اہلبیت اطہار میں حضور کی چار صاحبزادیوں میں سے صرف ایک صاحبزادی فاطمۃ الزہرا کو مانتا ہوں۔ نو ازواج پاک میں سے صرف ایک بیوی حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو مانتا ہوں تین دامادوں میں سے صرف ایک داماد حضرت علیؓ کو مانتا ہوں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ

میں سے صرف پانچ چھ صحابہ کو مانتا ہوں۔ باقی کی برائیاں کرے وہ اصل میں حضور کو نہیں مانتا۔ بلکہ اس فہرست بنانے والے کو مانتا ہے جس نے لیسٹ اپنی رائے سے مرتّب کی کوئی بارہ پر ایمان لایا۔ کوئی صرف چھ اماموں پر کوئی صرف تین پر یہ گنتی اور تعداد کیسی جس مومن نے ایمان کے ساتھ اُس جمال جہاں آرا کی ایک بار زیارت کر لی وہ ہماری آنکھوں کا تارا ہے۔ دل کا سہارا ہے۔

اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ صحابہ کبار اہلسنّت اطہار کی شان کا تو کیا پوچھنا مدینہ پاک کا غبار زخمی دل کا مرحم بیچین دل کا چین ہے۔ ہمارے لئے جیسے حضرت عائشہ صدیقہ کی نعلین شریف سر کا تاج ایسے ہی حضرت فاطمہ زہرا کے قدم کی خاک شریف ہر آنکھوں کا سرمہ ہے جیسے ابوبکر صدیق تاج العلماء اول خلفاء ہیں ویسے ہی حضرت علی مرتضیٰ خاتم الخلفاء قاسم ولایت اولیاء ہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت کے یہ معنی ہیں۔ کہ جس چیز کو اُس ذات کریم سے نسبت ہو۔ اُس سے ہم کو محبت اور وارفتگی ہو۔ مجنوں کو لیلیٰ کی گلی کا کُتا پیارا۔ مومن کو جناب مصطفےٰ کے مدینہ کے کانٹے پیارے۔ مومن کو فہرست اور لسٹ سے کیا کام ؎

عاشقاں را چہ کار با تحقیق
ہر کجا نامِ اوست قربانم

تیسری ہدایت

صحابہ کرام سے قبل اسلام جو کچھ صادر ہوا یا بعد اسلام جو خطائیں واقع ہوئیں اور رب تعالیٰ نے ان کی معافی کا اعلان

www.katibewahi.com

فرمادیا اب اُن کا ذکر کرنا بہ نیت توہین ایمان کے خلاف ہے۔ حضرت ابوسفیان نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانے سے پہلے بہت جنگیں کیں۔ حضرت وحشی نے قبل ایمان حضرت حمزہ کو شہید کیا۔ ہند وزوجہ ابوسفیان نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش شریف کی بے حرمتی کی بعد میں یہ لوگ مومن ہو گئے خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان بزرگوں کو معافی دے دی اور ان کو عزت و مال عطا فرمائے۔ تو ہم کلیجہ پھاڑنے والے کون۔ کیا ہمارے دل میں حضور سے زیادہ اُن کا درد ہے۔ جیسے کہ انبیاء کرام سے لغزشیں ہوئیں۔ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں سے خطائیں ہوئیں۔ لیکن اُن کی معافی کا اعلان قرآن وحدیث میں ہو گیا۔ حضرت زلیخا سے جو واقعہ ہوا تھا اُن کی توبہ کا اعلان بھی ہو گیا۔ اب ہم کو یہ حق نہیں کہ اُن مقدس بزرگوں کی خطائیں اہانتہ بیان کر کے اپنا ایمان خراب کریں۔ ہماری نگاہ اُن خطاؤں پر نہ ہونی چاہیئے۔ بلکہ انکی نسبتوں پر ہونی چاہیئے۔ ہم یہ نہ دیکھیں کہ برادران یوسف علیہ السلام یا حضرت زلیخا نے کیا کیا۔ ابوسفیان۔ وحشی و امیر معاویہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے کیا کیا۔ ہماری نظر اس پر ہونی چاہیئے۔ کہ برادران یوسف علیہ السلام نبی زادے نبی کے بھائی ہیں۔ زلیخا پیغمبر کی زوجہ ہیں۔ ابوسفیان اور وحشی سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی تمام اولیاء وعلماء امت سے بہتر ہیں ساری امت کے سردار ہیں۔

چوتھی ہدایت | بہتر یہ ہے کہ ہم صحابہ کرام کی آپس کی شکر رنجیوں

www.katibewahi.com

اور خانہ جنگیوں کا ذکر ہی نہ کریں اور اگر ضرور کرنا پڑ جائے تو تمام کا ذکر خیر سے کریں کہ اُن سب کی خیریت کی گواہی قرآن کریم نے دی ہے۔ ہم خدا تعالیٰ اور اُس کے رسُول صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خبردار نہیں ہیں رب نے ان تمام باتوں کو جانتے ہوئے ان کے ایمان دار ہونے اُن کے جنتی ہونے کی گواہی دی۔

اگر ہمارے والد اور چچا میں شکر رنجی یا جنگ ہو جائے تو ہماری سعادت مندی یہ ہے کہ اُن دونوں کا احترام کریں وہ آپس میں پھر مل جائیں گے لیکن ہم بے ادبی کر کے دونوں طرف سے مارے جائیں گے، امیر معاویہ اور حضرت علی مرتضیٰ دونوں بھائی بھائی کی طرح جنت میں ہوں گے ہم اُن میں سے کسی کو ایک کو کم نہ کہیں۔ ایمان کا آخری فیصلہ یہ ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ کی بڑائی۔ امیر معاویہ کی معافی۔ اسی پر تمام اہلسنت کا اتفاق ہے۔

www.katibewahi.com

پانچویں ہدایت

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ تا قیامت سادات کرام کا ادب و احترام کرے اور یہ سمجھے کہ یہ حضرات ہمارے اُن پیغمبر کی اولاد ہیں جن سے ہم کو کلمہ ملا۔ ایمان ملا۔ قرآن ملا۔ بلکہ یوں کہو کہ اُن سے ہمیں رحمٰن ملا۔ ہم کبھی بھی اُن کے حق سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ اس مقدس اور شریف نسب میں بہت سی خصوصیات ہیں: یہ سید الانبیاء کی اولاد ہیں اور ربّ تعالےٰ نیک باپ دادوں کی طفیل اولاد پر کرم فرماتا ہے ربّ نے فرمایا:۔

وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ان دونچوں کا باپ نیک تھا۔

ان حضرات پر زکوٰۃ اور صدقہ واجبہ حرام ہے کیونکہ یہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل ہے۔ ساری قومیں گمراہ ہو سکتی ہیں۔ مگر سارے سید کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے یہ دعا فرمائی تھی۔

وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَكَ۔ اور ہماری اولاد میں اپنی اطاعت شعار جماعت رکھ۔

امام مہدی سید ہی ہوں گے جن کے پیچھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نماز پڑھیں گے اور جو دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ اُن سادات پر ہم ہر نماز میں درود پڑھتے ہیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

www.katibewahi.com

صواعق محرقہ میں فرمایا۔ کہ خلافت ظاہری اگرچہ اہلبیت اطہار سے منتقل ہو گئی۔ مگر خلافت باطنی تاقیامت سادات میں رہے گی۔ چنانچہ ہر زمانہ میں قطب الاقطاب سید ہی ہوگا۔ سید حضرات حبل اللہ المتین ہیں جیسا کہ امام جعفر صادق نے فرمایا۔ غرضکہ سادات کرام کا ادب و احترام ایمان کا رکن اوّل ہے حتیٰ کہ اگر سید سے کوئی گناہ ہو جائے تو ہم اُس گناہ کو بُرا سمجھیں سید کو بُرا نہ سمجھیں اگر حاکم اسلام کے پاس کوئی سید ایسے جرم میں ماخوذ ہو کر آئے جس سے شرعی سزا قائم کرنا لازم ہے تو حاکم وقت یہ سمجھ کر حد شرعی اُس پر جاری کرے کہ شاہزادہ کے پاؤں میں کیچڑ لگ گئی ہے میں اُسے صاف کر رہا ہوں غرضکہ سادات کرام کا انتہائی ادب چاہیئے۔ اَللّٰهُمَّ

رَبَّنَا اٰمَنَّا بِحُبِّ اٰلِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم نے سادات کرام کے طیب و طاہر نسب شریف کے فضائل میں مستقل رسالہ لکھا ہے۔ جس کا نام ہے الکلام المقبول فی شرافتِ نسب الرسول۔ اُس کا مطالعہ کرو۔

چھٹی ہدایت

خیال رہے کہ سادات کرام کی دادھیال اہلبیت اطہار سے ملتی ہے یعنی امام حسن اور حضرت علی رضؓ سے اور ان کی نانہیال ابوبکر صدیق رضؓ تک پہنچتی ہے۔ کیونکہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ حضرت فردہ بنت قاسم ابن محمد ابن ابوبکر الصدیق ہیں (دیکھو صواعق محرقہ صفحہ ۱۲۰) اسی لئے کسی نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ آپ ابوبکر صدیق کو کیا فرماتے ہیں تو آپ فرمانے لگے کہ میں اس کو کیونکر برا نہ جانوں جس کو میرا نانا کبھی برا کہہ سکتا ہے۔ ابوبکر میرے نانا ہیں جو اُن سے بغض رکھے اللہ اُسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ کرے۔ دیکھو صواعق محرقہ صفحہ ۳۲۔ اس لحاظ سے تمام مسلمانوں کو سادات کرام کے دادھیال اور نانہیال کا ادب چاہیئے۔

امام جعفر صادق کا شجرہ نسب والد کی طرف سے یہ ہے:۔

امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر ابن امام زین العابدین ابن امام حسین ابن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم۔

اور آپ کا نسب نامہ والدہ کی طرف سے یوں ہے۔

امام جعفر صادق ابن فردہ بنت قاسم ابن محمد ابن ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہم۔ تو آپ حضرت علی کے چوتھے پوتے اور حضرت ابوبکر صدیق کے

www.katibewahi.com

چوتھے نواسے ہوئے یہ بات خوب یاد رکھنی چاہیئے۔

ساتویں ہدایت

بعض حضرات بے خبری میں کہہ دیتے ہیں کہ ہم حضور کی آل ہیں تم لوگ حضور کی امت ہو تمہیں نیک اعمال کرنے چاہئیں ہم کو چنداں ضرورت نہیں۔ یہ بہت ہی بُری بات ہے اوّلاً تو اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ ہم حضورؐ کی امّت نہیں یہ اپنے کفر کا اقرار ہے۔ اور اقرار کفر بھی کفر ہے ہر مومن حضور کا امتِ اجابت ہے۔ اور ہر مخلوق حضور کا امت دعوت ہے۔ امت نہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ میں مسلمان نہیں۔ تمام صحابہ تمام ازواج اولاد بلکہ خود حضور کے والدین کریمین حضور کی امت ہیں۔ اور سب کے لئے حضور کا اُمتی ہونا فخر ہے۔

www.katibewahi.com

نیز کوئی شخص اور کسی کے لئے اعمال سے مستغنی نہیں ہو سکتا خود آقائے دوجہاں صلے اللہ علیہ وسلم اعمال کرتے تھے اور خود حضرت علی و فاطمہ زہرا حضرات حسنین نیک اعمال کے سختی سے پابند تھے۔ سرکار صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا سے فرمایا تھا کہ اے فاطمہ ایسا نہ ہو کہ لوگ قیامت میں اعمال لے کر آئیں اور تم صرف نسب۔ حضرت حسین نے شہادت کے وقت تک نماز پڑھی حتیٰ کہ سجدہ میں سر دیا۔ اب اُن سے بڑھ کر کون ہے جسے اعمال کی ضرورت نہ رہی۔

بلکہ حضور کی اولاد کو نیک اعمال زیادہ چاہئیں تاکہ اُن کا عمل اُن کے آباؤ اجداد کی زندگی شریف کا نمونہ ہو۔ دیکھنے والے کہیں کہ جن کی اولاد ایسی پاکباز ہے وہ خود کیسے ہوں گے۔ یاد رہے کہ ریل کا مسافر خواہ فسٹ کا

ہو یا تھرڈ کلاس۔ انجن کی اور ریلوے لائن پر رہنے کی سب کو ضرورت ہے بلکہ فسٹ کا مسافر زیادہ کرایہ ادا کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں تو فسٹ کا مسافر ہوں نہ ریلوے لائن کا محتاج نہ مجھے انجن کی ضرورت نہ میں کرایہ ادا کروں حضور صلے اللہ علیہ وسلم اسلام کے چلانے والے ہیں اسلام لائن ہے اور اعمال گویا کرایہ ہے۔

آٹھویں ہدایت

اہل بیت کی محبت دو طرح کی ہے سچی اور جھوٹی سچی محبت نجات کا ذریعہ ہے۔ جھوٹی محبت ہلاکت کا پیش خیمہ۔ عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے اور یہودیوں نے عزیر علیہ السلام سے جھوٹی محبت کی کہ عیسائیوں نے کہا عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں۔ ہم کو اعمال کی ضرورت نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] ہو چکا۔ یہود نے عزیر علیہ السلام کو رب کا بیٹا مانا یہ بھی جوش محبت میں ہی تھا۔ بتاؤ اس غلط محبت سے وہ مومن ہوئے۔ ہرگز نہیں۔

اہل بیت کی سچی محبت یہ ہے کہ دل اُن پر فدا ہو۔ اُن کی اتباع میں اُنکے اعمال کرنے کی کوشش ہو۔ نماز کی سخت پابندی کی جائے۔ صبر و شکر کا دامن کبھی نہ چھوڑے اُن کے نقش قدم کو اپنے لیے رہبر بنائے۔ عاشورہ کے دن رات کو نوافل پڑھے دن میں روزہ رکھے اُس دن صدقہ و خیرات کرے تلاوت قرآن میں دن گزارے۔ کفار سے جہاد کے لئے تیار رہے۔ نااہل کو کبھی ووٹ نہ دے۔ کہ حضرت حسینؓ نے یزید کو اپنا ووٹ نہ دیا۔ سر دے دیا۔ طاغوتی طاقت کے آگے کبھی نہ جھکے۔ قانون اسلامی کو ٹوٹتا ہوا دیکھے تو

جان دیدے مگر اسلام کی شان میں فرق نہ آنے دے مصیبت میں گھبرا نہ جائے بہر حال اُن کی سی زندگی گزارنے کی کوشش کرے اہلبیت اطہار کی یہ سچی محبت ہے خواہ زبان سے اس محبت کا اعلان ہو یا نہ اللہ یہ محبت نصیب کرے مگر جب نماز کا ذکر نہیں۔ اسلامی صورت نہیں۔ مسلمانوں کا سا لباس نہیں۔ اسلامی اخلاق نہیں۔ صرف عاشورہ کے دن سینہ یا سر پیٹ لیا۔ گھوڑا نکال لیا۔ ماتم کر لیا۔ زنجیر سے سینہ زخمی کر لیا اور سمجھے کہ سال بھر کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ جنت کا ٹکٹ مل گیا۔ دوستو یہ سچی محبت اہلبیت نہیں۔ یہ تو یزیدیوں کی نقل ہے۔

امام حسین رضؓ کے ہاتھ میں زنجیر زنی تلوار تھی۔ انہوں نے اپنا سینہ نہ کوٹا تھا۔ یزید یہ کہ کیا تھا کہ [illegible] بلکہ قرآن تھا۔ انہوں نے عاشورہ کے دن نماز نہ چھوڑی تھی کھانا پینا چھوڑا تھا کاش آج ہمارے ہاتھ میں بجائے زنجیر کے کفار کے مقابلہ میں تلوار ہوتی۔

www.katibewahi.com

لطیفہ کسی نے حضرت امیر ملت قطب الوقت سید جماعت علی شاہ صاحب قدس سرہٗ کی خدمت میں عرض کیا کہ بعض لوگ ہمارے ہاں امام حسین کا مصنوعی جنازہ بنا کر سینے پیٹتے ہیں تو آپ فرمانے لگے کہ اگر یہ عقل مند یزید کا جنازہ بناتے تو اُس پر چار جوتیاں ہم بھی مار آتے۔ پھر فرمایا کہ اس سے تو ہندو ہی عقل مند رہے کہ وہ دسہرے کے دن دشمن یعنی راون کا تابوت بنا کر اُسے گولی کا نشانہ بناتے ہیں۔ رامچندر کا جنازہ نہیں بناتے۔

نیز کسی نے حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضور سید دوزخ

میں جا سکتے ہیں یا نہیں۔ فرمایا رب تو نہیں چاہتا کہ سید دوزخ میں جاویں۔ اگر ان میں سے کوئی خود ہی دوزخ میں چھلانگ لگائے تو اُس کی مرضی۔

نویں ہدایت صحابیت وہ درجہ ہے جس کو کوئی غیر صحابی نہیں پہنچ سکتا۔ جس کے دلائل گذر چکے۔ پھر جو خوش نصیب لوگ صحابی بھی ہوں اور حضور کے اہلبیت بھی وہ تو نورٌ علیٰ نور ہیں۔ جیسے حضور کی ازواج پاک اور تمام صاحبزادیاں رضی اللہ عنہن اجمعین۔ لیکن وہ حضرات جو صحابی تو ہیں مگر اہل بیت نہیں، جیسے حضرات خلفاء ثلاثہ یا عام مہاجرین و انصار، وہ ان بزرگوں سے زیادہ درجہ والے ہوں گے جو اہلبیت تو ہیں مگر صحابی نہیں جیسے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ صاحبزادگان جو ہوش سنبھالنے سے پہلے ہی وفات پا گئے۔ کیونکہ صحابیت بڑی اعلیٰ نعمت ہے جس کو کوئی غیر صحابی نہیں پہنچ سکتا۔ کل بعض لوگ کہتے ہیں کہ اہلبیت تو صحابی نہیں اور کوئی صحابی اہلبیت نہیں وہ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ صحابی غیروں کو کہا جاتا ہے جو حضور کے اپنے ہیں وہ صحابہ نہیں۔

پھر کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضؓ تمام صحابہ میں افضل ہیں اور صحابہ سے اُن کی وہ ہی مراد ہوتی ہے جو ہم عرض کر چکے۔ مگر یہ غلط ہے۔ ابوبکر صدیق رضؓ بعد انبیاء افضل البشر ہیں۔ دیکھو نبی کریم صلے اللہ علیہ نے مرض وفات شریف میں ابوبکر صدیق رضؓ کو اپنے مصلے پر کھڑا کیا اور تمام مسلمانوں کا امام بنایا۔ اور یہ اتفاقاً نہ تھا۔ بلکہ فرمایا کہ جس قوم میں ابوبکر ہوں اُس میں کسی اور کو امام بننے کا حق ہی نہیں اور ظاہر ہے کہ قوم میں امام اُس کو بنایا جاتا ہے۔ جو سب سے علم و فضل میں زیادہ ہو۔ رب نے بھی ابوبکر صدیق رضؓ کو اولوالفضل یعنی سب سے

افضل فرمایا کر فرمایا وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ خیال رہے کہ فضل کے بعد منکم مذکور ہے لیکن سعۃ کے بعد منکم نہیں۔ معلوم ہوا کہ صدیق اکبر فضیلت میں تمام صحابہ واہلبیت سے زیادہ ہیں مگر مالداری میں نہیں۔

یہ بھی خیال رہے کہ یہ کلی فضیلت کا ذکر تھا ہی جزوی فضیلت اسمیں بعض اہلبیت اطہار صدیق اکبرؓ سے افضل ہیں جیسے لختِ جگر ہونے، نورِ نظر ہونے جزوِ بدن ہونیکی جو عظمت حضرت خاتون جنت کو حاصل ہے وہ صدیق اکبرؓ کو نہیں۔ اس کی مثال یوں سمجھو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے مطلقاً اور کلی طور پر افضل ہیں۔ لیکن بعض انبیاء کرام میں بعض جزوی خصوصیات علیٰحدہ موجود ہیں۔ جیسے حضرت آدم علیہ السلام کا مسجود ملائکہ ہونا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر والد پیدا ہونا

www.katibewahi.com

دسویں ہدایت

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات میں حضرت عائشہ صدیقہ اور بی بی خدیجۃ الکبریٰ افضل واعلیٰ ہیں بی بی عائشہ صدیقہ میں بہت خصوصیات ہیں۔ آپ ہی حضور کو کنواری ملیں، آپ ہی تمام ازواج سے زیادہ علم والی کہ بہت سی احادیث آپ سے مروی ہیں اور قرآن حکیم کی فہم بے مثل رکھتی تھیں۔ آپ کے بستر میں حضور پر وحی آتی تھی۔ آپکو روح الامین سلام عرض کرتے تھے۔ آپ کو کچھ لوگوں نے تہمت لگائی تو رب نے آپ کی عصمت کی گواہی قرآن میں دی۔ یعنی بی بی مریم کو تہمت لگی تو عیسیٰ علیہ السلام گواہ۔ یوسف علیہ السلام کو تہمت لگی تو ایک شیر خوار بچہ گواہ۔ محبوبۂ محبوب کو تہمت لگی تو خود رب تعالیٰ گواہ۔

آپ ہی کے سینہ شریف پر حضورؐ کی وفات ہوئی اور آپ کے ہی حجرہ میں حضورؐ تا قیامت جلوہ گر ہیں۔

بی بی خدیجۃ الکبریٰ کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کنوارے ملے حضورؐ نے آپ کی موجودگی میں کوئی اور نکاح نہ کیا۔ آپ نے ہی حضورؐ کے آڑے وقت میں نہایت وفادارنہ طور پر ساتھ دیا۔ آپ ہی کے مال سے اللہ نے حضورؐ کو غنی فرمایا کہ فرمایا وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنٰى۔ آپ ہی حضورؐ کی تمام اولاد کی ماں ہیں کہ سوا حضرت ابراہیم کے تمام اولاد آپ سے ہے۔ آپ ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل کی اصل اور تمام سادات کرام کی دادی صاحبہ ہیں ہیں کیا اور میرا منہ کیا۔ کہ ان سرکاروں کے مراتب بیان کرسکوں ان کی قبر اور رحمت کے مالک کے در کے سوالوں کے دل کے قبلہ اور جان کے کعبہ ہیں۔

www.katibewahi.com

تمام اولاد پاک میں حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا بہت افضل واعلیٰ ہیں۔ آپ سید الانبیا کی لاڈلی۔ سید الاولیاء شیرِ خدا کی بانو یعنی گھر کا اجالا ہیں اور سیدالشہداء کی ماں حضورؐ کے شجرِ اولاد کی اصل ہیں۔

حضورؐ کے والدین کریمین طیبین طاہرین حضورؐ کی نبوت کے ظہور سے پہلے وفات پا گئے وہ حضرات اپنی زندگی میں بے گناہ مومن اور اللہ کے مقبول تھے جنہیں ربّ نے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے نور کی امانت کے لئے چنا۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں دوبارہ زندہ فرما کر اپنے شرفِ دیدار سے مشرف فرمایا انہیں اپنا کلمہ پڑھا کر اپنی امت میں داخل

فرمایا۔ (شامی) اب وہ حضرات صحابی رسُول ہیں۔

چند نشستوں میں یہ چند اوراق سیاہ کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ اس سیاہی سے میری سیاہ کاری دُور فرمائے اور میرے نامہ اعمال کی سیاہی کو دھو دے مجھے قیامت کی رو سیاہی سے بچائے۔

میرا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ ایک صحابی رسولؐ کی ذات شریف سے لوگوں کے مطاعن دفع کر دوں۔ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کی اُس کے پس پشت عزت بچائے تو اللہ اُسے قیامت کی ذلت سے بچائے گا۔ تو جو کوئی حضور کے ایک صحابی کی عزت سے طعن دُور کرے تو حضور کے اس وعدے کیمطابق امید ہے کہ ربّ اُسے ذلّت وخواری سے دین و دنیا میں بچائے گا۔ میری یہ حقیر سی تحریر جسے پسند آئے وہ قبول فرمائے اور مجھے دعائے خیر سے یاد کرے اور جسے پسند نہ آئے وہ مجھے بُرا کہے جناب امیر معاویہؓ کو بُرا کہنے سے باز آئے تب بھی میری محنت ٹھکانہ لگی۔

www.katibewahi.com

تتمّہ

یہ رسالہ لکھ چکنے کے بعد میرے عزیز ترین شاگرد رشید الحاج سید محمود شاہ صاحب گجراتی سلمہ نے مجھے رائے دی کہ میں اس رسالہ میں حضرت قطب ربانی مجدّد الف ثانی سرہندی قدس سرہ العزیز اور حضرت محبوب سبحانی غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ کے ارشاداتِ گرامی

جو اُن بزرگوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام کے متعلق فرمائے ضرور یہاں نقل کر دوں۔ تاکہ برکت کے ساتھ ساتھ استدلال میں قوت بھی حاصل ہو۔ مجھے ان عزیز کی یہ رائے بہت پسند آئی میں نہایت فخر سے ان محبوبان بارگاہ الٰہی کے ارشادات نقل کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں ناظرین کرام بغور ملاحظہ کریں اور ایمان تازہ کریں اور سوچیں کہ ان بزرگوں کی عقیدت صحابہ کرام اور امیر معاویہ کے متعلق کیا تھی۔

قطب ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ جو اکابر اولیا امت میں سے ہیں اُن کے مکتوبات شریف مومنوں کی آنکھوں کا نور دل کا سرور ہیں۔ اس مکتوبات شریف جلد اوّل مکتوب پنجاہ و چہارم ۵۴ صفحہ ۸۶ جو شیخ فرید صاحب کو تحریر فرمایا گیا۔ جس میں بدمذہب کی صحبت سے بچنے کی تاکید فرمائی گئی اُس میں فرماتے ہیں۔

www.katibewahi.com

"بدترین جمیع فرق مبتدعان جماعت اند کہ با صحابت پیغمبر بغض دارند اللہ تعالیٰ در قرآن خود ایشاں را کافر می نامد لِیَغِیظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ قرآن و شریعت را اصحاب تبلیغ نمودند اگر ایشاں مطعون باشند طعن در قرآن شریف لازم آید"

تمام بدعتی فرقوں میں بدتر فرقہ وہ ہے جو حضور کے صحابہ سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس فرقہ کو کافر کہا ہے کہ قرآن میں فرمایا لیغیظ بہم الکفار قرآن اور شریعت کی تبلیغ صحابہ نے کی اگر خود صحابہ ہی مطعون ہوں تو قرآن اور ساری شریعت میں طعنہ ہوگا۔

حضرت مجدد صاحب اسی مکتوب شریف میں کچھ آگے ارشاد فرماتے ہیں:۔

"دخلافے ونزاع کہ درمیانِ اصحاب واقع شدہ بود محمول بر ہوائے نفسانی نیست درصحبت خیر البشر نفوس ایشاں تبزکیہ رسیدہ بودند واز آزادگی آزادگشتہ"

جو جھگڑے اور لڑائیاں صحابہ کرام میں ہوئیں وہ نفسانی خواہش کی بنا پر نہ تھیں کیونکہ صحابہ کے نفوس حضور کی صحبت کی برکت سے پاک ہو چکے تھے اور ستانے سے آزاد۔

"ایں قدر می دانم کہ حضرت امیر در آں باب برحق بودند ومخالف ایشاں برخطا بود اما ایں خطا خطاء اجتہادی است تا بحد فسق نمیرساند بلکہ ملامت را ہم دریں طور خطا کنندہ نیست زیرا کہ مجتہد را نیز یک درجہ است از ثواب"

میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ ان جنگوں میں علی مرتضیٰ حق پر تھے اور انکے مخالفین خطا پر لیکن یہ خطا اجتہادی ہے جو فسق کی حد تک نہیں پہنچاتی بلکہ یہاں ملامت بھی کی گنجائش نہیں کیونکہ خطا کار مجتہد کو بھی ثواب کا ایک درجہ مل جاتا ہے

حضرت مجدد الف ثانی اسی مکتوبات شریف جلد دوم مکتوبات سی و ششم ۳۶ صفحہ ۷۲ میں جو خواجہ محمد نقی صاحب کو حقیقت مذہب اہلسنت کے بارے میں لکھا گیا۔ اُس میں فرماتے ہیں۔

"ہر گاہ اصحاب کرام در بعض امور اجتہادیہ بآں سرور علیہ الصلوٰۃ و تسلیمات مخالفت کردہ اند بخلاف رائے آں سرور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات حکم نمودہ اند وآں اختلاف ایشاں

جبکہ صحابہ کرام بعض اجتہادی چیزوں میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رائے کی بھی مخالفت کرتے تھے اور حضورؐ کی رائے کے مخالف رائے دیتے تھے اور اُنکا یہ اختلاف نہ بُرا تھا نہ ملامت کے قابل

www.katibewahi.com

مذموم وملام نبود ومنع آں باوجود
نزول وحی نیامدہ،،

" مخالفت باامیر در امور اجتہادیہ چرا
کفر باشد ومخالفان چرا مطعون وملام
باشند محاربان امیر جم غفیر اند از اہل
اسلام واز اجلاء اصحاب
اند وبعضے از ایشاں مبشر بجنت تکفیر و
تشنیع ایشاں امر آسان نیست۔
کَبُرَتْ کَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ
اَفْوَاهِهِمْ"

اور اُنکے خلاف کوئی وحی نہ آئی تو حضرت
علی کی مخالفت اجتہادی امور میں کفر
کیسے ہوگئی۔ اور علی کے مخالفین پر
طعن وملامت کیوں ہے حضرت علی
سے جنگ کرنے والے اہلِ اسلام
کی بڑی جماعت اور جلیل القدر صحابہ
ہیں۔ اُن میں سے بعض وہ ہیں جنکے جنتی
ہونے کی بشارت آچکی ہے۔ اُنہیں
کافر کہنا یا ملامت کرنا آسان نہیں ہے
بہت سخت بات اُنکے منہ سے نکلتی ہے

www.katibewahi.com

حضرت مجدد صاحب قدس سرہ اس طویل مکتوب شریف میں کچھ آگے
ارشاد فرماتے ہیں۔ غور سے ملاحظہ فرمادیں۔

" صحیح بخاری کہ اصح کتب است بعد
کتاب اللہ وشیعہ نیز بآں اعتراف
دارند فقیر از احمد نینیتی کہ از اکابر شیعہ
بودہ است شنیدہ ام کہ می گفت کتاب
بخاری اصح کتب است بعد کتاب
اللہ آنجا روایت ہم از موافقان امیر است
وہم از مخالفان امیر وبموافقت و

صحیح بخاری جو قرآن کے بعد بڑی صحیح
کتاب ہے اور شیعہ بھی اس کا اقرار
کرتے ہیں یعنے شیعوں کے بڑے عالم احمد
نینیتی کو سنا کہ کہتا تھا قرآن کے بعد
بخاری تمام کتب میں صحیح تر کتاب ہے
اُس میں بھی حضرت علی کے مخالفین سے
روایات موجود ہیں۔ اور امام بخاری نے

مخالفت مرجوح در راجح نداشته اند۔	حضرت علی کی موافقت یا مخالفت کی
چنانچہ از امیر روایت کند از معاویہ نیز	وجہ سے حدیث کو راجح یا مرجوح نہ
روایت کند اگر شائبہ طعن در معاویہ و	فرمایا۔ امام بخاری جیسے کہ حضرت علی سے
در روایت معاویہ بودے ہرگز در کتاب	روایت کرتے ہیں ویسے ہی امیر معاویہ
روایت نہ کردے و او را درج	سے اگر امیر معاویہ میں طعنہ کا ادنیٰ شائبہ
نہ کرد ،،	ہوتا تو امام بخاری اُن سے ہرگز روایت
	نہ کرتے اور درج نہ فرماتے۔

نوٹ ضروری: حضرت مجدّد صاحب قدس سرہ اسی مکتوب شریف میں اپنا ایک عجیب واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میرا طریقہ تھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اولاد شریف حضرت علی رضی اللہ عنہم کی خانقاہ کھانا پکوا تا تھا۔ ایک بار میں نے خواب میں سرکار صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی دیکھا کہ میں سلام عرض کر رہا ہوں مگر جواب نہیں ملتا اور حضور میری طرف توجہ نہیں فرماتے کچھ دیر بعد مجھے ارشاد فرمایا کہ "من بخانۂ عائشہ میخورم ہر کہ مرا طعام فرستد بخانہ عائشہ فرستد" ہم عائشہ کے گھر کا کھانا کھاتے ہیں جو مجھے کھانا بھیجے وہ عائشہ کے گھر بھیجے میں سمجھ گیا کہ میں فاتحہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کا نام نہیں لیتا ہوں۔ اُس کے بعد سے میں تمام ازواج پاک خصوصاً حضرت صدیقہ کو فاتحہ میں شریک کر لیتا ہوں تمام ازواج حضور کی سچی اہل بیت ہیں۔ انتہیٰ صفحہ ۴۷۔

حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہ کے ان ارشادات گرامی سے بخوبی معلوم ہو گیا۔ کہ حضرت مجدد کا عقیدہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ازواج

www.katibewahi.com

پاک اور تمام صحابہ کرام کے متعلق کیا ہے۔ اب جس مسلمان کے دل میں حضرت مجدد صاحب کی محبّت ہو گی وہ امیر معاویہ کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی نہیں کر سکتا۔ اگر کرے گا تو حضرت مجدد صاحب کی جماعت سے خارج ہو گا۔

حضور غوث الاعظم کے ارشادات

قطب ربانی محبوب سبحانی شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی بغدادی قدّس سرہ العزیز نے اپنی کتاب مستطاب غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۷۱ پر اہلسنت کے عقائد کے بیان میں ایک فصل باندھی۔

فَصْلٌ وَ يَعْتَقِدُ اَهْلُ السُّنَّةِ اَنَّ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ خَيْرُ الْاُمَمِ وَ اَفْضَلُهُمْ اَهْلُ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ شَاهَدُوْهُ	اہلسنت کا یہ عقیدہ ہے کہ تمام امتوں میں بہتر حضور کی امّت ہے اور ان سب امّت میں اُس زمانہ والے بہتر ہیں جنہوں نے حضور کو دیکھا۔

www.katibewahi.com

اس فصل میں خلافت کے متعلق ارشاد فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:۔

ثُمَّ وَلِيَ مُعَاوِيَةُ تِسْعَ عَشَرَ سَنَةً وَكَانَ قَبْلَ ذَالِكَ وَلَّاهُ عُمَرُ الْاِمَارَةَ عَلٰى اَهْلِ الشَّامِ عِشْرِيْنَ سَنَةً۔	پھر خلافت کے والی امیر معاویہ رہے انیس سال تک اور اس سے پہلے انہیں عمر رضی اللہ عنہ نے شام کا حاکم رکھا تھا۔ بیس سال تک۔

حضور غوث پاک اسی غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۷۵ میں امیر معاویہ اور علی مرتضیٰ کی جنگ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔

وَاَمَّا قِتَالُهٗ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ	اور لیکن حضرت علی کا حضرت طلحہ زبیر

وَعَائِشَةَ وَمُعَاوِيَةَ فَقَدْ
نَصَّ الْإِمَامُ اَحْمَدُ عَلَى
الْاِمْسَاكِ عَنْ ذٰلِكَ وَجَمِيْعِ مَا شَجَرَ
بَيْنَهُمْ مِنْ مُنَازَعَةٍ وَمُنَافِرَةٍ وَ
خُصُوْمَةٍ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُزِيْلُ
ذٰلِكَ مِنْ بَيْنِهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَمَا قَالَ
عَزَّ وَجَلَّ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ
مِنْ غِلٍّ وَلِاَنَّ عَلِيًّا كَانَ عَلَى الْحَقِّ
فِيْ قِتَالِهِمْ فَمَنْ خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ
بَعْدُ وَنَاصَبَهٗ حَرْبًا كَانَ بَاغِيًا
خَارِجًا عَنِ الْاِمَامِ فَجَازَ قِتَالُهٗ
وَمَنْ قَاتَلَهٗ مِنْ مُعَاوِيَةَ وَطَلْحَةَ
وَالزُّبَيْرِ طَلَبُوْا اٰثَارَ عُثْمَانَ
خَلِيْفَةِ حَقٍّ الْمَقْتُوْلِ ظُلْمًا وَالَّذِيْنَ
قَتَلُوْا كَانُوْا فِيْ عَسْكَرِ عَلِيٍّ فَكُلٌّ
ذَهَبَ اِلٰى تَاْوِيْلٍ صَحِيْحٍ

وعائشہ صدیقہ اور امیر معاویہ سے اس
قتال کے متعلق امام احمد نے تصریح کی
ہے کہ اس میں اور صحابہ کے تمام جنگوں
میں بحث کرنے سے باز رہنا چاہیئے کیونکہ
اللہ تعالیٰ اُنکی تمام کدورتوں کو قیامت
میں دور فرمادیگا۔ جیسا کہ اس نے خود
فرمایا ہے کہ ہم جنتیوں کے سینوں سے
کینے نکال دینگے۔ اور اس لئے کہ علی مرتضیٰ
ان صحابہ سے جنگ کرنے میں حق پر
تھے اور جو کوئی اُنکی اطاعت سے
خارج ہوا اور اُنکے مقابل جنگ آزما
ہوا اُس سے جنگ جائز ہوئی۔ اور
جن بزرگوں نے علی مرتضیٰ سے جنگ
کی جیسے حضرت طلحہ زبیر امیر معاویہ انہوں نے
حضرت عثمان کے خون کے بدلہ کا مطالبہ
کیا جو کہ خلیفہ برحق اور مظلوم ہو کر شہید کئے
گئے اور عثمان کے قاتلین حضرت علی کی
فوج میں شامل تھے، لہٰذا ان میں سے ہر ایک صحیح تاویل کی طرف گئے۔

www.katibewahi.com

حضور غوث الثقلین سرکار بغداد اسی غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۷۶ میں امیر معاویہ

کی امارت و خلافت کے متعلق یوں ارشاد فرماتے ہیں:۔

وَ اَمَّا خِلَافَةُ مُعَاوِيَةَ ابْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَثَابِتَةٌ صَحِيْحَةٌ بَعْدَ مَوْتِ عَلِيٍّ وَ بَعْدَ خَلْعِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ نَفْسَهٗ عَنِ الْخِلَافَةِ وَ تَسْلِيْمِهَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ لِرَأْيٍ رَاٰهُ الْحَسَنُ وَ مَصْلَحَةٍ عَامَّةٍ تَحَقَّقَتْ لَهٗ وَ حَقْنِ دِمَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

اور رہی امیر معاویہ ابن ابی سفیان کی خلافت پس وُہ اس وقت سے دُرست ہوئی جبکہ حضرت علی کی وفات ہوگئی اور امام حسن نے اپنے کو خلافت سے علیٰحدہ کرلیا اور امیر معاویہ کے سپرد کردی ایک مصلحت کی بنا پر جو امام حسن نے دیکھی اور آپکو مصلحت عامہ اسی میں نظر آئی مسلمانوں کا خون بچانے کے لئے۔

حضور غوث پاک سرکار بغداد جیلانی اسی غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۷۸ میں اہل سنت کا عقیدہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

www.katibewahi.com

وَ اتَّفَقَ اَهْلُ السُّنَّةِ عَلٰى وُجُوْبِ الْكَفِّ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَ الْاِمْسَاكِ عَنْ مَسَاوِيْهِمْ وَ اِظْهَارِ فَضَائِلِهِمْ وَ مَحَاسِنِهِمْ وَ تَسْلِيْمِ اَمْرِهِمْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى مَا كَانَ وَ جَرٰى مِنْ اِخْتِلَافِ عَلِيٍّ وَ عَائِشَةَ وَ مُعَاوِيَةَ وَ طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلٰى مَا قَدَّمْنَا بَيَانَهٗ وَ

سارے اہلسنت اس پر متفق ہیں کہ صحابہ کرام کی لڑائیوں میں بحث سے باز رہا جائے اور انہیں بُرا کہنے سے پرہیز کیا جائے۔ اُن کے فضائل اور اُنکی خوبیاں ظاہر کی جائیں اور اُن بزرگوں کا معاملہ رب کے سپرد کیا جائے۔ جیسے وہ اختلافات جو حضرت علیؓ اور حضرت عائشہ، معاویہ، طلحہ، زبیر رضی اللہ

اِعْطَاءُ كُلِّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا الخ

عنہم میں واقع ہوئے جس کا بیان ہم پہلے کر چکے ہیں اور ہر عظمت والے کو اُس کی عظمت کا حق دیا جائے۔ کیونکہ ربّ تعالیٰ مومنوں کی شان میں ارشاد فرماتا ہے کہ جو مسلمان ان صحابہ کے بعد آئے وہ یُوں کہتے ہیں کہ اے رب ہمیں بخشدے الخ

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کو سُن کر سچا مسلمان اور کوئی بزرگوں کا ماننے والا امیر معاویہؓ پر زبان طعن دراز کر کے اپنا ایمان برباد نہ کریگا۔

حضور غوث اعظم کا یہ واقعہ تو مشہور ہی ہے جسے عام علماء و واعظین بیان فرماتے رہتے ہیں کہ کسی نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے امیر معاویہؓ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ امیر معاویہ کی تو بڑی شان ہے وہ حضور کے سالے حضور کے کاتب وحی اور جلیل القدر صحابی ہیں حضرت وحشی رضی اللہ عنہ اسلام لا کر صرف ایک نظر حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ سکے پھر سرکاری حکم سے ایسے گوشہ نشین ہوئے کہ حضور کے وصال کے بعد ہی باہر نکلے۔ کسی دلی کی محبوبیت حضرت وحشی تک نہیں پہنچ سکتی کیونکہ وہ صحابی رسُول ہیں اور صحابی تمام جہاں کے اولیاء سے اعلیٰ ہوتے ہیں۔

امام اعظمؒ

طریقت کے امام اعظم یعنی غوث اعظم کے ارشادات تو سُن چکے اب شریعت کے امام اعظم ابو حنیفہ نعمان ابن ثابت رضی اللہ عنہ کے ارشاد گرامی بھی سنو۔ وہ اپنی

www.katibewahi.com

کتاب فقہ اکبر میں صحابہ کے متعلق اہل سنت کا یہ عقیدہ بیان کرتے ہیں۔ صفحہ ۸۵

نَتَوَلَّاهُمْ جَمِيْعًا وَلَا نَذْكُرُ الصَّحَابَةَ اِلَّا بِخَيْرٍ۔	ہم اہلسنت تمام صحابہ سے محبت کرتے ہیں اور انہیں بھلائی سے ہی یاد کرتے ہیں

اس کی شرح میں مولانا علی قاری شرح فقہ اکبر میں یوں فرماتے ہیں۔

وَاِنْ صَدَرَ مِنْ بَعْضِهِمْ بَعْضُ مَاصَدَرَ فِيْ صُوْرَةِ شَرٍّ فَاِنَّهٗ كَانَ عَنْ اِجْتِهَادٍ وَلَمْ يَكُنْ عَلٰى وَجْهِ فَسَادٍ	اگرچہ بعض صحابہ سے وہ چیزیں صادر ہوئیں جو بظاہر صورت شر ہیں لیکن وہ سب اجتہاد سے تھیں فساد سے نہ تھیں۔

بتاؤ اب کون حنفی ہے جو اپنے کو حنفی کہتے ہوئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر زبان طعن کھولے اور اپنے امام کی مخالفت کرے۔

www.katibewahi.com

حضرت داتا گنج بخش رح

سرتاج اولیاء سند اصفیاء زینت پنجاب حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہ العزیز اپنی کتاب کشف المحجوب باب ذکر ائمہ اہلبیت میں صفحہ ۵۸ پر حضرت امیر معاویہ کا ایک واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں۔ سنو اور پتہ لگاؤ کہ داتا صاحب کی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا عقیدت و نیاز مندی ہے۔

"روزے مردے بنزدیک وے آمد وگفت یا پسر رسول اللہ من مرد درویشم اطفال دارم مرا از تو قوت امشب باید حسین رضی اللہ عنہ وے را گفت بنشیں	ایکدن ایک آدمی امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا کہ اے رسول کے فرزند میں فقیر بال بچہ دار ہوں۔ آج رات کی روٹی چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کہ ٹھہرو

که مرا رزقے در راہ است تا بیارند
بسے بر نیامد کہ پنج صرہ از دینار
بیاوردند از نزد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
اندر ہر صرہ ہزار دینار بود و گفتند کہ معاویہ
از تو عذر می خواہد و می گوید کہ ایں وجہ مقدار
اندر وجہ کہتراں خرچ کن تا بر اثر ایں
تیماری نیکوتریں داشتہ آید حسین رضی
اللہ عنہ اشارت بداں درویش کرد تا
آں پنج صرہ بدو دادند۔

ہمارا رزق راستہ میں ہے وہ پہنچ جانے
دو زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ امیر معاویہ
رضی اللہ عنہ کے پاس سے آپ کی خدمت
میں پانچ تھیلیاں پہنچیں ہر ایک میں ہزار
ہزار اشرفیاں تھیں اور لانے والوں نے
پیغام دیا کہ معاویہ معذرت کرتے ہیں اور
کہتے ہیں کہ یہ معمولی نذرانہ اپنی معمولی
ضرورتوں میں خرچ فرماویں، اس کے بعد
اس سے بہت زیادہ حاضر کیا جائے گا۔
حسین رضی اللہ عنہ نے اُس فقیر کی طرف
اشارہ فرمایا اور پانچوں تھیلیاں اُسے
بخش دیں۔

www.katibewahi.com

داتا صاحب قدس سرہٗ نے اس واقعہ میں چند باتیں بتائیں، امام حسین رضؓ کا غیب کا حال جاننا کہ آئندہ کی خبر دے دی۔ امیر معاویہ کی اہل بیت اطہار سے نیازمندی کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھاری نذرانہ پیش فرمایا کرتے تھے اپنے خزانہ کے منہ اہل بیت اطہار کے لیئے کھول دیئے تھے (خیال رہے کہ یہ ہدیہ خالص نذرانہ تھا۔ سالانہ وظیفہ امام حسنؓ کا مقرر ہُوا تھا نہ کہ امام حسینؓ کا رضی اللہ عنہ) امام حسینؓ کا اُس نذرانہ کو قبول فرما کر راہ خدا میں خیرات فرمانا (خیال رہے کہ نہایت طیّب و طاہر حلال چیز اللہ کی راہ میں خیرات دی جاتی ہے) آئندہ زیادہ

نذرانہ پیش کرنے کا وعدہ۔

اب کون عقیدت مند ہے کہ جو داتا صاحبؒ کو مان کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں بدگوئی کرے۔

مولانا جلال الدین رُومیؒ

ہم اس کتاب میں حضرت مولانا جلال الدین رُومی قدس سرہٗ کی مثنوی شریف کا حوالہ پیش کر چکے ہیں جس میں اُنہوں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانوں کا ماموں لکھا ہے نیز اُن کی کرامت مثنوی کے چودہ صفحات میں بیان فرمائی کہ انہیں ابلیس لعین نماز کے لیئے جگانے آیا پھر آپ کے پکڑ لینے پر وہ آپ کی گرفت سے چھوٹ نہ سکا اور نہ آپ کو فریب دے سکا۔

www.katibewahi.com

غرضکہ تمام علماء اہل سُنّت اور اولیاء امت کا متفقہ عقیدہ یہ ہی رہا اور یہ ہی ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام کا دل سے احترام کریں۔ اُنہیں تمام اُمّت سے افضل جانیں۔ لہٰذا یہ ہی صراط مستقیم ہے جو اولیاء اللہ کا راستہ ہے وُہ ہی سیدھا راستہ ہے۔ اُس پر رہنے کا ہم کو حکم خداوندی ہے۔ ربّ فرماتا ہے وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ سچّوں کے ساتھ رہو اور فرماتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اے خدا ہم کو سیدھے راستہ کی ہدایت دے اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ یہ اولیاء اللہ ہی انعام والے بندے ہیں۔ یہ ہی سچّے لوگ ہیں انہیں کا راستہ سیدھا راستہ ہے۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بُرا کہنے والے کون ملیں گے، یا رافضی یا وہ سُنّی جو روافض کی صحبت میں رہ کر یا اُن کی کتب دیکھ کر اپنے ایمان کی دولت برباد کر چکے۔ ربّ تعالیٰ ہر مسلمان کا ایمان اس زمانہ کی ہواؤں سے محفوظ رکھے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ۔

اَحْمَدْ یَارْ خَاںْ

خطیب جامع چوک پاکستان گجرات پنجاب

۹ر شعبان سنہ ۱۳۷۵ھ

یوم جمعۃ المبارک

www.katibewahi.com



www.katibewahi.com

ناشر

نعیمی کُتب خانہ

۵۔الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ ۴۰ اُردو بازار۔لاہور